



# بلوچستان صوبی اسمبلی

## کارروائی اجلاس

منعقد ۲۷ دو شنبہ مورخہ ۱۹ مارچ سال ۱۹۸۷ء

صفحہ	مندرجات	نمبر
۱	تلودت قرآن پاک اور ترجمہ۔	(۱) تلودت قرآن پاک اور ترجمہ۔
۲	اعلانات۔	(۲) اعلانات۔
۳	مسودہ قانون (منظور ہوا)	(۳) مسودہ قانون (منظور ہوا)
۴	بولان آبادی برائے غیر الکان اندر وون دہبی علاقہ جات مصدرہ ۱۹۸۶ء (مسودہ قانون نمبر I)	(۴) بولان آبادی برائے غیر الکان اندر وون دہبی علاقہ جات مصدرہ ۱۹۸۶ء (مسودہ قانون نمبر I)
۵	صوبہ میں ترقیاتی سرگرمیوں پر بحث۔	(۵) صوبہ میں ترقیاتی سرگرمیوں پر بحث۔
۶	قانونیوان کا خطاب۔	(۶) قانونیوان کا خطاب۔
شمارہ هشتم		جدول هشتم

# پلوچستان صوبائی اسمبلی

کا آئندہ اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز دو شنبہ سورہ ۱۴ مارچ ۱۹۸۶ء بوقت  
دوس بجے صبح نری صدارت آغا عبد الظاہر ڈپٹی اسپیکر صوبائی اسمبلی  
ہال کوٹھ میں منعقد ہوا۔

تلادوت قرآن پاک

و ترجمہ - از قاری سید حماد کاظمی

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَلَقَدْ كَرِرْتُ مَنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْمَرْجَ وَهُنَّ قُنْتَهُمْ  
مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلٰى كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِنَا تَفْفِيلًا۔  
يَوْمَ نَذِعُ عُوَالَمَنَّ أُنَاسٍ يَلِامُهُمْ هُنْ فِنْتُ أُوْقِيَتِبَهُ بِيَمِينِهِ  
فَأُولَئِكَ يَقْرَئُونَ كِتَابَهُمْ هُوَ لَا يُظْلِمُونَ فَتَبْلُغُ هُنْ بِنِي امْرِئِيَّ ایتہ  
ترجمہ - اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی۔ اور ہم نے ان کو خشکی اور تری میں سوارکریاہ  
اور نفیس چیزیں۔ انکو عطا فرمائیں۔ اور ہم نے ان کو اپنی بہت سی فلوقات  
پر فوکیت دی۔ جس روز ہم تمام آدمیوں کو ان کے نامہ اعمال سمیت بلا میں کے  
پھر جس کا نامہ اعمال اسکے دامنے ہاتھ میں دیا جائے گا، ایسے لوگ اپنا نامہ اعمال  
پڑھیں گے۔ اور ان کا ذرا بھی نقصان نہ کیا جائے گا۔  
وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبُلَاغُ

(۱۵۸ - ۱۵)

## مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-

چونکہ آج دریافت کرنے کے لئے کوئی سوال نہیں ہے لہذا  
وقتہ سوالات ختم کیا جاتا ہے۔  
اب سیکرٹری اسیبلی اعلانات کریں گے۔

## رخصت کی درخواستیں:-

مسٹر اختر حسین خان - سردار چاکر خان ڈمکی صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ طبیعت  
سیکرٹری اسیبلی خراب ہونے کے باعث وہ سولہ اور سترہ مارچ ۱۹۸۷ء کے  
اجلاسوں میں شرکی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے دولوم کی رخصت ان کے حق میں منظور  
کی جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے؟  
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسیبلی :- ڈاکٹر محمد حیدر بلوج صاحب کی درخواست کی گئی ہے میں  
طبیعت ناساز ہونے کے وجہ سے آج کے اجلاسوں میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا انکے حق میں  
آج کی رخصت منظور کی جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کی جائے؟  
(رخصت منظور کی گئی)

## بولان آبادی برائے غیر مالکان اندر ون ذہبی علاقہ جات کا مسوودہ قانون

مصدرہ ۱۹۸۰ء (مسوودہ قانون) نمبر ۱، مصدرہ ۵، ۱۹۸۰ء

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-** اب وزیر بلدیات بولان آباد کاری برائے غیر مالکان اندر ون ذہبی علاقہ جات کے مسوودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۰ء، مسوودہ قانون نمبر ۱ کی ہابت تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

**سردار احمد شاہ ھیئت ان وزیر بلدیات**  
جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بولان آبادی برائے غیر مالکان اندر ون ذہبی علاقہ جات کے مسوودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۰ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انفیاط کار مجریہ ۱۹۸۲ء کے قاعدہ نمبر ۸۳ اور قاعدہ نمبر ۸۵ کے ذیلی قاعدہ (۱۲) کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-** تحریک یہ ہے کہ: بولان آباد کاری برائے غیر مالکان اندر ون ذہبی علاقہ جات کے مسوودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۰ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انفیاط کار مجریہ ۱۹۸۲ء کے قاعدہ نمبر ۸۳ اور قاعدہ نمبر ۸۵ کے ذیلی قاعدہ (۱۲) کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔ (تحریکیے منتظر کی گئی)

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-** وزیر متعلقہ اب اگلی تحریک پیش کریں۔

**وزیر پلیس اسپیکر !** جناب اسپیکر ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بولان آبادی برائے غیر مالکان اندر وون دیہی علاقہ جات کے مسوودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء (مسوودہ قانون نمبر ۱) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر !** تحریک یہ ہے کہ بولان آبادی برائے غیر مالکان اندر وہ دیہی علاقہ جات کے مسوودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء (مسوودہ قانون نمبر ۱) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔ (تحریک منظور کی گئی)

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر !** کیا معزز ممبران میں سے کوئی اس پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

**وزیر اعلیٰ !** جناب والا ! میں اس کی وجہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ جناب کو ہم ہے کہ پرائم منسٹر صاحب نے اپنے پانچ نکات پر وکرام میں عوام سے وعدہ کیا تھا کہ سات مرلہ اسیکم کے تحت پکی آبادیوں میں جو غریب اور نادار لوگ ہیں زکوٰۃ کے مستحق ہیں ان کے لئے رہائش کا انتظام کیا جائے گا۔ جناب والا ! آپ جانتے ہیں کہ کسی قانون کے بغیر کبھی ممکن ہے کہ کسی کام پر عمل دار کر سکتا ہے۔ لہذا عوام کی سہولت کے پیش نظر حکومت نے یہ بہتر سمجھا کہ باقاعدہ ریگولر ائریشن کے ذریعہ کپی آبادیوں کو ضروری سہولیات بہم پہنچائی جائیں۔ کچھ آبادیوں کے مکین سہولت اور حقوق سے محروم ہیں۔ بعض لوگوں نے اپنی مرضی سے بغیر منصوبہ بندی کے اپنے مکان بنائے لیکن حکومت نے ان پر کوئی توجہ نہیں دی لہذا ایسی گنجان آبادیوں کے مکینوں کے سر پر کچے دھاگے سے بندہ ہی ہوئی تلوار لٹک رہی ہے کہ کب ان کو دہاں

اٹھا لیا جائے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ان کو مناسب طور پر مالکانہ حقوق اور سہولتیں فراہم کرے گیں۔ حکومت چاہتی ہے کہ جہاں سڑکیں نہیں ہیں وہ ٹرکیں بنائیں جہاں پانی نہیں وہاں پانی پہنچایا جائے۔ اسی طرح بھلی گیس اور دیگر نیادی ضروریات ان کو مہیا کی جائیں۔ مثلًاً وہاں شفا خالنے اسکوں وغیرہ نیائے جائیں تاکہ وہاں کے مکینوں کو آسانی ملیں۔ اسکے۔

جناب اسپیکر! یہ قانون اس مقصد کیلئے یہاں پیش کیا گیا ہے۔ اور یہ ایک بہتر قانون ہے اس کا مقصد خاص طور پر جو کافی غریب لوگ ہیں جنہیں سرچ چپانے کی جگہ دستیاب ہیں رہنے کیلئے بھی نہیں ان کو سات مرلے ایکم کے تحت گھر فراہم کئے جائیں لہذا میں ایوان سے سزاوارش کروں گا اس اچھے قانون کو منظور کیا جائے۔ جناب والا! ہم چاہتے ہیں کہ ایک اچھا سلام سے ابتداء کریں آپ بھی سبق کے دورہ پر تشریف لائے تھے آپنے ملاحظہ کیا ہو گا کہ لوگوں کو پلاٹ تقیم ہوتے ہیں۔ جناب والا! سات مرلو کے رقبہ میں ایک اچھا مکان تعییر ہو سکتا ہے اگرچہ میں ایک قیمتی گھر تو نہیں بن سکتا تاہم میں نے اسکی مثال پیش کی ہے۔ چاری کوشش ضرور ہونا چاہیے کہ غریب عوام کو پلاٹ مہیا کئے جائیں جن میں ایک ستا اور اچھا گھر بن سکے۔ جناب والا! بعض ایسے غریب ترین لوگ بھی ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہونے کے علاوہ بھی اولاد کے مستحق ہیں ان آبادیوں میں مکانات، سڑکیں، پر اُمری اور مدرسکوں کمبونٹی سنسٹریز اور ہال ہسپتال اور بچوں کے لئے کھلنے کے میدان ہم نبایں سکے اور ہم کوشش کریں گے یہ تمام سہولیات اس قسم کی آبادی میں دستیاب ہوں۔

آخر میں ایک بار اس مسودہ قانون کا مقصد تباہتے ہوئے عرض کروں گا کہ ہم ۱۹۹۰ء تک انشاء اللہ تعالیٰ کی آبادیوں کو روکیوں اور انہیں گے۔ اور سات مرلے ایکم کے تحت اس مسودہ قانون کو عوام کی بحصانی سے پیش نظر منظور کیا جائے۔

## مسٹر ڈبی اسپیکر ہم کوئی اور صاحب بل کے متعلق تقریر کرنا چاہتا ہے۔

میر محمد نصیر ملینگل۔

جناب ڈبی اسپیکر صاحب بالجی آبادیوں کا یہ

بل جو آج اس ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

وزیر صنعت و حرفت۔

اوہ ہمارے وزیر اعظم صاحب نے جو پانچ نکافی پر دگام دیا ہے یہ اس کا حقدہ ہے اس سے پہلے بھی اس ملک میں روٹی کپڑا اور مکان کا نعرو دیا گیا تھا۔ لیکن اس پر عملی طور پر کوئی علی اقتام نہیں کیا گیا لیکن پہلی دفعہ کریٹرٹ ہماری مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت کو حاصل ہو رہا ہے۔ کہ اس نے جوا علان کیا ہے وہ بہاہ ماست روٹی کپڑے اور مکان کا نہیں ہے۔ لیکن علمی اقسام ہے۔ جو کبی آبادیوں اور سات مرلے آیکم کے متعلق ہے تاکہ جو بے گھروگ، میں ان کو سایا جائے اور آباد کیا جائے یہ صرف اس پہلوتک محدود نہیں ہے اس میں دیہی ادیشہری علاقے بھی ہیں خانہ بدش بھی ہیں زراعت پیشہ بھی، میں۔ ہمارے ذریعہ اعلیٰ قائد ایوان صاحب آتے ہیں ایک اہم خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور بلوچستان کے اندر میں علاقوں سے خاص واقفیت رکھتے ہیں۔ میں صرف اس معزز ایوان میں یہ کہتا ہوں کہ اس کی آبادی کے بل سے بلوچستان میں انقلاب آجائے گا۔ یہاں ہمارے بلوچستان میں ایسے لوگ ہیں جو زراعت پیشہ ہیں۔ کسان ہیں کاشتکار ہیں جو مزدور ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ جندہ گزر کا ان کا اپنا گھر ہو وہ مستقل ہو وہ آباد ہوں اور ان کی اولاد وہاں پر رہ سکے۔ ان کو وہاں سے بے دخل نہ کیا جائے۔ ہمارے سامنے ایسے واقعات آئے ہیں اور ہم نے قائد ایوان صاحب کے گوش گزار کیے ہیں کسال ہاسال سے وہ لوگ رہ رہے ہوتے ہیں اگر زمیندار نے غصہ میں آکر ان کو نہ اٹ دیا تو وہ بے گھر ہو جاتے ہیں۔ چار سو پانچ سو گھر انہیں کو اکیدم بے گھر کر دیا جائے۔ کہ یہ ان کی نہیں ہے یہ میری نہیں ہے پھر وہ لوگ بے چارے پریشان پھرتے ہیں جبکہ

یہ لوگ سینکڑوں سال سے رہائش پر ہوتے ہیں لیکن ان کے پاس یہ ممتاز نہیں ہوتی ہے۔ کہ وہ جہاں رہ رہے ہیں ان کا اپنا گھر نہیں ہے۔ وہ اس میں کیسے بس سکتے ہیں با عزت زندگی گزار سکتے ہیں۔ اب اس سلسلے میں علی اقدام کئے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب نے ان کو یقین دھان کرائی ہے ہم نے بھی غریب عوام کو یقین دہانی کرائی ہے کہ ان کے علی اقدام کئے جائیں گے کہ ان کے لئے حکومتی سطح پر زمین لی جائے گی ان کو آباد کیا جائے گا۔ ہمارے علاقوں کے علاوہ اور بھی بہت سے علاقوں میں جہاں لوگ کسپرسی کی حالت میں رہتے ہیں ان کو یہ اعتبار نہیں کہ پچاس سال سے جو مکان بنائے رہے ہیں یہ ان کا اپنا بھی ہے یا نہیں۔ کیا ان کی اولاد بھی اس میں رہ سکے گی۔ اب ان پنجی آبادیوں کو مستقل کرنے کے لئے یہ بل اکایا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ اس سے جو ہمارے بلوچستان میں غریب طبقہ ہے مزدود ہے کسان کا مشتکار اور بہت گر، ہیں ان کے لئے انقلاب آجائے گا۔ یہ صرف نعروں ہو گا کہ ہم صرف مکان مہتیا کریں گے بلکہ علی اقدام کر کے ان کو دیا جائے گا۔ تاکہ وزیر اعظم صاحب کے پانچ نکاتی پروگرام پر عمل دست آمد کر کے ان پر عمل ہو سکے۔

### مسٹر اسپیکر!۔ اب اس بل کے متعلق مسٹر فضیلہ عالیانی تقریب

فرائیں گی۔

**مسٹر فضیلہ عالیانی:** جناب ڈپٹی اسپیکر جیسا ہے۔ میں وزیر اعظم صاحب کے اس پروگرام کو خراج تھیں پیش کرتی ہوں کہ آج یہ پچی آبادیوں کا بل ہمارے سامنے ہے۔ اور اسے پاس کیا جا رہا ہے۔ اس حکومت نے مزیدوں کے رہائش کا مسئلہ حل کرنے کیلئے پیش قدمی کی ہے وہ بیارک باد کے مستحق ہیں۔ لیکن میری یہ عرض ہو گی۔ کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے۔ کہ جہاں پر بہت سے ایسے غریب ہیں جو کہ ان کو زکوات بھی دی جائے۔

تو ان کی ضروریات پوری نہیں ہوتی ہیں وہ اس سے بھی نہ یادہ مستحق، میلہ ماں اس صوبے میں اپسے بھی غریب ہیں جن کی رسانی مجبود تک اور آپ تک مشکل ہے کم اذکم ان کا بھی خیال رکھا جائے۔ تاکہ جمیع طور پر جو غریب لوگ، میں جن کی کوئی پہنچ نہیں ہے اور وہ سفارش بھی نہیں کرو سکتے ہیں۔ یا کوئی اور پہنچ نہیں رکھتے ہیں تو ان کو اس کے حصوں میں کوئی دشواری پیدا نہ آئے اس بل سے تمام لوگ یکساں مستفید اور کسی سے امتیاز نہ رکھا جائے۔

### مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اور کوئی صاحب شوق فرماں چاہئے ہیں؟

مسٹر اجمن داس بھٹ جناب اسپیکر! میں ذریم اعظم صاحب کے اس پانچ نکاتی پروگرام کو نظر عزت سے دیکھتے ہوئے یہ ضرور گزارش کہ وہ گاہک یہ بلے غریبوں کے لئے ہے۔ اس سے غریبوں کو فائدہ پہنچے گا جو لوگ غریب اور بے گھر، میں اس سکم سے بعض غریب لوگوں کا اپنا گھر بننے گا میں آپ کے توسط سے اس بل کی تائید کرتا ہوں۔ اور اس کی منظوری دینے کے بعد اس بات کی سفارش کرتا ہوں کہ بل منظور ہونے کے بعد بھی ہم نے ان غریبوں کو ناداروں کو بھی دیکھنا ہے جو اس چیز کی حقدار ہیں اور مستحق ہیں۔ ان کو اپنا حق ملنا چاہئے۔

### مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اب ذریم متعلقہ اس بل کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔

سردار احمد شاہ گھیران۔ وزیر ملدمیا جناب اسپیکر! میں اس یوں کو نہیں

ولاتا ہوں کہ وزیر اعظم صاحب کے پانچ نکاتی پر وگرام کو ہم مدنظر رکھتے ہوئے یہ دو بل آپ کے سامنے لائے، میں پہلے سات مرلہ اسکم کابل ہے اور اب کمی آبادیوں کو مستقل کرنے کابل جو دوسرے صوبوں میں پہلے پاس ہو چکا ہے اور یہ بل اب اس ایوان میں متعارف ہوا ہے۔ پہلے سات مرلہ اسکم کے تحت جناب جام صاحب نے سات مرلہ اسکم سبی میں متعارف کرائی تھی۔ سات مرلہ اسکم کی مدد لیکے مطالبہ ہم نے علی طور پر کام شروع کر دیا ہے جب وزیر اعظم صاحب اوسان کی ہدایت کے مطابق ہم نے علی طور پر کام شروع کر دیا ہے جب وزیر اعظم صاحب سبی میلہ کے موقع پر تشریف لائے تھے تو وزیر اعلیٰ صاحب نے دو مکان سات مرلہ پر بنائیں رکھائے تھے کہ سات مرلہ کتنا ہوتا ہے سات مرلہ تقریباً ۵۱۹۰۵ ارفت زمین ہوتی ہے جس پسونکرے بلادہ باورچی خانہ اور اچھا خاصاً صحن بھی ہے غریب اس میں لپٹے مال موٹی بھی بازدھ سکتے ہیں۔ اس کام کے لئے ہم جام صاحب کو مبارک باد پیش کرتے ہیں مال سب سے پہلے یہ اسکم جو دوسرے صوبے میں شروع کر چکے ہیں انہوں نے بھی یہ کام یہاں پر شروع کر دیا ہے۔ اور وزیر اعظم صاحب کے جو پانچ نکاتی پر وگرام ہیں ہم نے اس کو کامیاب بنانا ہے یہ ہم ایک لاکھ لوگوں میں گھر ترقیم کریں گے جس سے الگ ایک خاندان میں چھا افراد ہوں تو چھ لائک افراد کو فائدہ پہنچ سکے گا۔ اس طرح سبکی آبادیوں پر کام کر کے پانچ لاکھ افراد کو مستفید کر سکیں گے۔ اور ہم ۱۹۹۰ء تک کل وس لاکھ افراد کو مستفید کر سکیں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ چوتھا حصہ بلوچستان کا جو بے گھر ہے جن کے پاس اپنے گھر نہیں تھے واب اپنے مکان کے مالک بن جائیں گے۔ اب یہاں تقریباً ۳/۲۰ لوگوں کے پاس گھر ہیں ایکے چوتھائی کے پاس اپنے گھر نہیں ہیں تو ان شاء اللہ ہم ۱۹۹۰ء تک یہ اسکم کامیاب کر کے لوگوں کو اپنے گھر میا کریں گے چونکہ یہ ایک بڑی اچھی اسکم ہے لوگ اس سے آباد ہوں گے اپنے گھر بنائیں گے۔ پہلے لوگ ادھراً درخانہ بدروٹی کی زندگی بس کرتے تھے ان کے دل میں یہ تصور بھی نہ تھا کہ اس سڑی میں ان کے لئے

کوئی سرچھانے کیلئے جگہ بھی ہے لیکن جب سے مسلم لیگ کی حکومت اقتدار میں آئی ہے اور چاروں صوبوں میں وزیر اعظم صاحب کی ہدایت کے مطابق اس پر کام شروع کر دیا گیا ہے آپ دیکھیں مسلم لیگ کی حکومت صرف خالی وعدہ نہیں کرتی بلکہ یہاں پر عملی اقدام ہو رہا ہے۔ آپ نے سبیٰ میلہ کے موقع پر اس کا ثبوت دیکھا ہو گا۔ غریب نادار لوگوں کو اس نے گھر بنانے دیتے ہیں۔ الشاء اللہ ہم یہ پوری کوشش کریں گے کہ یہ جو پرہ و گرام وزیر اعظم صاحب نے دیا ہے جام صاحبی کی قیادت میں وزیر اعظم صاحب کی قیادت میں اس کو پورا کریں گے اور غریب عوام کو گھر مہیا کریں گے۔ شکریہ (تالیف)

**مسٹر ڈپی اسپیکر :-** اب مسودہ قانون کو کلانہ دار نہ یہ غور لایا جائے گا۔ وزیر متعلقہ اپنی تحریک پیش کریں۔

**وزیر پلڈیات :-** جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلانہ مسودہ قانون ہذا کا جزو تصویر کیا جائے۔

**مسٹر ڈپی اسپیکر :-** تحریک یہ ہے کہ: کلانہ ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو تصویر کیا جائے۔ (تحریک منظور کی گئی) -

**مسٹر فہری اسپیکر :-** اگلی تحریک -

**وزیر پلڈیات :-** جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلانہ -

کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ :

کلائز ۳. کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اگلی تحریک.

وزیر پدریاں :- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلائز ۴۔ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ :

کلائز ۴ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اگلی تحریک

وزیر پدریاں :- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ  
کلائز ۵۔ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ :

کلائز ۵ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اگلی تحریک

وزیر بلدیات :-

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مکان

۶۔ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ :-

مکان ۶ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔  
(تحریک منظورہ کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اگلی تحریک

وزیر بلدیات :-

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مکان

۶ میں مندرجہ جملہ شرطیہ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ :-

مکان ۶ میں مندرجہ جملہ شرطیہ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔  
(تحریک منظورہ کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اگلی تحریک

وزیر بلدیات :-

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

کلاز ۷ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

### مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ :

کلاز ۷ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

### مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اگلی تحریک -

وزیر پلڈیات ہے۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز

کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

### مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ :

کلاز ۸ کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

### مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- اگلی تحریک -

وزیر پلڈیات ہے۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز ۸

میں مندرجہ جملہ شرطیہ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

### مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ :

کلاز ۸ میں مندرجہ جملہ شرطیہ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

### مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-

اگلی تحریک۔

### دنسیہ بلڈیات :-

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

کلام ۹۔ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

### مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-

تحریک یہ ہے کہ کلام ۹ کو مسودہ قانون ہذا

(تحریک منظور کی گئی)

کا جزو قرار دیا جائے۔

### مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-

اگلی تحریک۔

### دنسیہ بلڈیات :-

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

کلام ۱۰۔ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

کلام ۱۰۔ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

### مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-

تحریک یہ ہے کہ:

کلام ۱۰۔ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

### مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-

اگلی تحریک۔

### دنسیہ بلڈیات :-

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

کلائز ॥ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-** تحریک یہ ہے کہ کلائز ॥ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔  
(تحریک منظور کی گئی)

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-** اگلی تحریک ۔

**وزیر بلدیات :-** جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-** تحریک یہ ہے کہ تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے ۔  
(تحریک منظور کی گئی)

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-** اگلی تحریک ۔

**وزیر بلدیات :-** جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ غتصر عنوان وسعت اور آغاز نفاذ کو مسودہ ہذا کا غتصر عنوان وسعت اور آغاز نفاذ قرار دیا جائے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر :-** تحریک یہ ہے کہ غتصر عنوان وسعت اور آغاز نفاذ کو

مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان و سمعت اور آغاز نفاذ قرار دیا جائے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

### مسٹر ڈپیٹ اسپیکر :- اب وزیر متعلقہ اپنی اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر ملدمت :- جناب اسپیکر : آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بولان آبادی برائے غیر مالکان اندر وون دیہی علاقہ جات کے مسودہ قانون مصروف ۱۹۸ (مسودہ قانون نمبر ۱) کو منظور کیا جائے۔

### مسٹر ڈپیٹ اسپیکر :- تحریک یہ ہے کہ :

بولان آبادی برائے غیر مالکان اندر وون دیہی علاقہ جات کے مسودہ قانون مصروف ۱۹۸ (مسودہ قانون نمبر ۱) کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈپیٹ اسپیکر :- بولان آبادی برائے غیر مالکان اندر وون دیہی علاقہ جات کا مسودہ قانون مصروف ۱۹۸ (مسودہ قانون نمبر ۱) منظور ہو گیا۔

### صوبہ بلوچستان میں ترقیاتی سرگرمیوں کی بحث

مسٹر ڈپیٹ اسپیکر :- کل کچھ معزز اکیان ترقیاتی سرگرمیوں پر بات کرنا

چاہتے تھے لیکن وقت کی کمی کے پیش نظر وہ تقدیر نہ کر سکے۔ لہذا وہ آج اپنے خیالات کا انہمار فرمائیں گے۔ سب سے پہلے میر عبد الغفور بلوچ صاحب میں۔ اس کے ساتھ ہی میں محترم نصیر بacha صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ تشریف لا کر کسی صدارت سنبھالیں۔ (جناب نصیر احمد بacha صاحب نے چیزیں بن کے فرانسن انعام دیئے۔)

### میر عبد الغفور بلوچ : بسم اللہ الرحمن الرحيم ! خباب والا!

میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ترقیات سے متعلق مجھے یہاں کچھ کہنے کا موقع دیا۔ جہاں تک ڈولیپنٹ کا تعلق ہے تو میں یہ دعویٰ تو نہیں کرتا کہ ہم نے مختصر عرصے میں جو پشاں کے پمانہ صوبے کو اس حد تک ترقی دی ہے اور دیگر صوبوں کے برابر لایا ہے لیکن میں یہ بات یقین سے کہتا ہوں کہ جتنی ترقی اس مختصر سے عرصہ میں اس حکومت کے

دور میں ہوئی ہے وہ گذشتہ چالیس سالوں میں نہیں ہوئی (تالیف) خباب والا! یہی وجہ ہے کہ موجودہ حکومت نے بحث بناتے وقت منتخب نمائندوں کے مشورہ سے ترقیاتی ایجادیں بنائی ہیں اس سے قبل حقیقت یہ ہے کہ افسران اسلامی اور کوئٹہ کے دفاتر میں بیٹھ کر عوام سے ملے بغیر مرتب کرتے تھے اور نہ ہی صحیح طور پر نشان دہی کر سکتے تھے جبکہ ہم نے مختصر عرصہ میں ترقیات سے متعلق کافی کام کیا ہے۔

خباب والا! میر اتعلق بلوچستان کے سب سے پمانہ علاقہ مکران کے ضلع گواہ سے ہے میرے حلقہ میں گذشتہ دوسال کے عرصہ میں جو کچھ ہوا ہے میں اس پر روشنی ڈالوں گا۔ خباب والا! ہمارا سب سے بڑا مسئلہ پانی کا تھا اس ایم سی ٹائم پر پچھلی حکومتوں نے جو کچھ کیا وہ آپکے سامنے ہے اور ہم نے جو کچھ کیا میں اسکی وضاحت اس بحوزہ ایوان میں کروں گا۔

جناب والا! گوادر میں پینے کا پانی اس وجہ سے نایاب ہے کہ وہاں پر نیر زمین پانی دستیاب نہیں ہے۔ اس لئے وہاں پر بڑے بڑے ڈیز (بندات) بنائے یا فیضی کیا جاتا ہے۔ اور بعد ازاں استعمال میں لا یا جاتا ہے لیکن گذشتہ چالیس سال میں کس نے اس طرف توجیہ نہیں دی بلکہ سال انیس سو اٹاٹھے میں گوادر میں پینے کے پانی مسئلہ حل کرنے کے لئے ایک اسکیم بنائی گئی اور اس پر کروڑوں روپے خرچ کر کر لیکن وہ بھی چند سال بعد بالکل فیل ہو گئی۔ اس کے بعد مختلف حکومتیں آتی اور جاتی رہیں۔ انہوں نے عارضی طور پر جو کچھ ان سے ہو سکا کیا وہ مسئلہ کو حل کرتے رہے لیکن مستقل طور پر کس نے اس مسئلہ کا حل تجویز نہیں کیا۔ میں اس حکومت کو مبارکباد دیتا ہوں اور خاص طور پر اپنے وزیر اعلیٰ بلوچستان اور وزیر اعظم پاکستان محمد خان جو نبیح صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس سنگین نوعیت کے مسئلے کا احسان کیا۔ ان کے سامنے وہاں پر ڈیم بنانے کی تجویز پیش کی گئی اور گذشتہ دو سالوں میں اس سکیم کے قابل عمل ہونے کی رپورٹ تیار کی گئی۔ نیز اسٹیمیٹ تیار کیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے حاليہ دردہ کوئٹہ کے دوران اس ڈیم کے لئے چودہ کروڑ روپے منظور کر کے گوادر کے عوام پر ایک احسان کیا ہے۔ اس مسئلہ کا حل اس حکومت نے تجویز کیا اور ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین دہانی کر دی ہے کہ اس پر اثار اللہ جلد ہی کام شروع ہو جائے گا۔

جناب والا! جہاں تک لامپی اے فنڈ اور دیگر اسپیشل پر وگرام کا تعلق ہے تو ان کے تحت گوادر میں گذشتہ دو سال میں جو کچھ ہواں کا ذکر کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ ہماری حکومت بلوچستان نے تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے گوادر کے لئے پانی کی فراہمی پر خرچ کئے۔ ایک اسکیم ساجدی ڈیم کی بنائی گئی ہے اس پر اسٹی لاکھ روپے لگت آئی ہے اور

امید ہے کہ اس سال جون کے آخر تک مکمل ہو جائے گی۔ اس سے کافی پانی ہمیا کیا جاسکے گا اور گوادر میں پینے کے پانی کا مسئلہ کسی حد تک حل ہو جائے گا۔ جناب والا! اس کے علاوہ بایاڑ کی امداد سے ملکتی کے مقام پر ایک واٹر سپلائی اسیکم ہے اگر کامیاب رہی اور پانی موجود ہوا تو علاقہ میں بیس میل کے اندر جتنے دیہات آتے ہیں وہاں بندات کے ذریعہ پانی دستیاب ہو گا۔ تا ہم جناب والا! وہاں پانی ملنا تھا اور مل رہا ہے۔ جناب والا! ایک اسیکم پلیری کے لئے اس پر عمل دامت مکمل ہو چکا ہے اور لوگوں کو پانی مل رہا ہے۔ پشکان واٹر سپلائی اسیکم کے نام سے ایک اور اسیکم شروع کی گئی ہے اور امید ہے کہ جلد مکمل ہو جائے گی۔ اس کے ذریعے آٹھ دس دیہاتوں کو گواہ میں پانی مل سکے گا۔ جناب والا! گنڈر میں ایک اسیکم پر بایاڑ کے پروگرام کے ذریعے کام کیا گیا تھا جو مکمل ہو گیا ہے اور گنڈر میں پانی مل رہا ہے۔ علاوہ اذیں بایاڑ کے تحت ہی کلمتی واٹر سپلائی اسیکم ایم پی اے فنڈ کے ذریعے مکمل کی ہے اور اُنہیں اس کو ایکٹھینڈ کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھلی وہاں جنریٹروں کے ذریعے مہیا کی جاتی ہے گذشتہ دس سال سے جو جنریٹر لگے ہوئے ہیں بالکل ناکارہ ہو چکے ہیں۔ ہماری حکومت جب سے بر سر اقتدار آئی ہے اس وقت ہمارے لئے بہت بڑا مسئلہ تھا لیکن جام صاحب کی حکومت کے دوہان دونئے جنریٹر فوری طور پر نصب کئے گئے ہیں اس سے گوادر کا بھلی کا مسئلہ کچھ نہ کچھ حل ہو گیا ہے لیکن جب یہ دونئے جنریٹر وہاں پر نصب ہوئے ہیں لیکن ان میں اتنی صلاحیت نہیں ہے کہ پورے گوادر کو بھلی دے سکے پھر بھی وقفہ سے ان کو چلاتے رہتے ہیں۔ ہم نے کچھ عرضہ سے یہ محسوس کیا ہے اور جام صاحب سے ہم نے درخواست کی ہے کہ یہ دونئے جنریٹر کافی ہیں پھر جام صاحب نے پیسے کاٹ کر پھر دونئے جنریٹر کے اچی سے گوادر پہنچا ہے۔ اور اس مسئلہ کو نقریباً گوادر کی سطح پر

حل کیا ہے البتہ پسندی جیونی گوارا در مادہ کے مقامات پر نئے جزیرہ نصب ہیں ملائمید کرتا ہوں جیسا کہ جام صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے بہت جلد ہی جزیرہ نصب کر دائیں گے اور یہ کام شروع کر دیں گے۔

جناب اسپیکر! تعلیم کے شعبے میں ہم نے کافی کام کیا ہے میں جب اپنے حلقے سے ایم پی اے بن کر آیا پہلا مطالعہ میرا کالج کا تھا فتح گوارا صرف واحد فتح ہے۔ جہاں پر کوئی کالج نہیں ہے دہان بر اساتذہ بھی نہیں، میں اور دہان اساتذہ نہیں ملتے، میں اس لئے گوارا تعلیم کے لحاظ سے پسندیدہ ہے اور دہان طالب علموں کے لئے اساتذہ بھی نہیں ہیں جو تعلیم یافتہ بھی نہیں ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دہان پر ایک کالج کھو لا جائے میں جام صاحب کا شکر گزار ہوں کہ اس وقت سے وہ کوشش میں ہیں کہ یہاں کالج قائم ہو اس کالج کے لئے ہمارے ایم این اے گوارا نے میں لاکھ روپے دیتے ہیں اور جام صاحب نے اس کے لئے حکم دیا ہے الشاء اللہ اس پر کام شروع ہو جائے گا اور کالج کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ہم نے اپنے ایم پی اے فنڈ سے دو مڈل اسکولوں کو بانیٰ کا درجہ دیا ہے اور تین پر امری اسکولوں کو مڈل کا درجہ دیا ہے اس کے ساتھ اپنے علاقے میں دس پر امری اسکولوں کی بلڈنگیں تیار کرائی جن میں سے کچھ مکن ہو چکی ہیں۔ کچھ پر کام جاری ہے۔ گوارا اسکول کے لئے مرمتی کا مسئلہ تھا کیونکہ دس سال سے اسکو کسی نے مرمت نہیں کیا تھا۔ اس کے لئے جام صاحب نے سپیشل فنڈ سے تو لاکھ روپے دیتے ہیں۔ اور اس کی مرمت کرائی ہے اب یہ اسکول صحیح حالت میں ہے اس کے علاوہ ایک ایگزامینیشن ہال گوارا بانی اسکول کے لئے بنایا گیا ہے۔ اساتذہ کے لئے پندرہ گوارا فٹ بنائے گئے، میں پہلے رہائش کے لئے اساتذہ کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی یہ اساتذہ کا پرانا مسئلہ تھا جو کہ حل ہو گیا ہے اب صرف ضرورت اس

بات کی ہے کہ وہاں پر اساتذہ کی کمی ہے اسکو پورا کیا جائے اس کے لئے جام صاحب نے وعدہ کیا ہے جو ریلکیشن گواردہ ضلع کے لئے آپ چاہتے ہیں وہ میں دینے کے لئے تیار ہوں میں امید کرتا ہوں اس کے لئے جلد ریلکیشن آڈٹر کرنے جائیں گے۔ تاکہ وہاں پر اساتذہ کی کمی پوری کی جاسکے۔

ہمارے علاقے میں کوٹل روڈ کی تعمیر کا مطالبہ تھا اور یہ علاقے کی بڑی ضرورت بھی تھی اس کوٹل روڈ سے کراچی اور گواردہ کا فاصلہ بہت کم ہو جائے گا۔ پانچ سو میل کی بجائے ساڑھے تین سو میل رہ جائے گا۔ جو مچھلی گواردہ میں ہوتی ہے مثلاً جھینگا لسٹر وغیرہ ہے جس مچھلی کو اب بیو پاری وغیرہ بہت کم قیمت میں خرید لیتے ہیں اس میں بیو پاریوں کا بھی قصور نہیں ہے ان کا طرالنپورٹیشن پر بہت زیادہ خرچ آتا ہے ایک کلو مچھلی کو دو کلو برف میں لگا کر ہوا جہان کے ذریعے کراچی پہنچایا جاتا ہے۔ اگر کوٹل روڈ بن جائے تو اس سے کافی اثر پڑتے گا مچھلی وہاں پر اچھی قیمت میں آسانی سے بک سکے گی اور علاقے کے لوگوں کو کافی فائدہ پہنچے گا۔ وہاں سامان کراچی سے گواہنہ تک پہنچانے کے آخر اجات کو دگنی قیمت پڑ جائے گی۔ مثال کے طور پر ایک من پیاز ۲۰ روپے کوئی چیز لیں تو بتیس روپے آتے ہیں وہ بہت میں مثلاً آپ بتیس روپے کی کوئی چیز لیں تو بتیس روپے آتے ہیں وہ بہت طرالنپورٹیشن کا خرچ آتا ہے۔ آپ خوردنی سامان کراچی سے گواردہ کے لئے کوئی لے لیں تو دگنی قیمت پڑ جائے گی۔ مثال کے طور پر ایک من پیاز ۲۰ روپے کراچی میں خریدتے ہیں اس پر پیش روپے طرالنپورٹیشن کا خرچ آتا ہے یہ پیانہ ساٹھ روپے من گواردہ میں پڑ جاتا ہے۔ میں جام صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے چھ کروڑ روپے خرچ کر کے اس روڈ کو کافی حد تک قابل استعمال بنانے کی کوشش کی ہے لیکن اس سلے میں میرے ایک دخواست ہے پہاڑ جو اس کے راستے میں آتا ہے اور وہ اس کو کاظنا چاہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے گاؤں یاں کی رہتی ہیں یہ روڈ اب ڈبل بننے کے قابل نہیں ہے اس

پہاڑی کو فوری طور پر کاملا جائے۔ تاکہ روڈ اس قابل ہو سکے کہ اس پر سفر کیا جائے مگر کوئی  
کے سلسلے میں آکر نہیں پہنچ سکے بلکہ بنا پا ہے میں یہ کہتا ہوں یہ مکان ڈویشن کا پہلا  
پل ہے جو ہم لوگوں نے آکر نہیں پہنچ سکے اس کی ضرورت اس وجہ سے محسوس کی گئی  
کہ گدا رجیونی روڈ بادشاہ کے وجہ سے بند ہو جاتی تھی اور پانی آجائے کی وجہ سے یہ علاقے  
کٹ جاتے تھے۔ ایسے موقع بھی آئے ہیں کہ دشت کے علاقے کو کشتیوں کے ذریعے سامان  
مہیا کیا جاتا رہا۔ اس پل کے بننے سے جو وہاں کے عوام کا دیرینہ مطالبہ تھا وہاں کے  
لوگوں کو اور گاڑیوں والوں کو بہت سہولت ہو گئی ہے۔ دوسری طرف ایک اور سڑک  
جو پروانہ ندی سے جاتی ہے اس کے لئے بھی ہم نے ایم پی اے فنڈ سے چودہ لاکھ روپے  
دیئے ہیں اس کو درست کیا گیا۔ اس ندی میں پچھلے سال بھی پندرہ گاڑیاں سمندر کی طرف  
بہ گئیں۔ درگاڑیاں ڈوب گئی باقی کو بہت مشکل سے نکالتا تھا۔

**مسٹر چینر میں ہے۔** آپ اپنی تقریبہ مختصر کریں کیونکہ وقت بہت کم ہے۔

**میر عبد الغفور بلوچ:** جناب والا! اسکے علاوہ پسندی فش ہاربر پچپن  
کو درود پے کی لائت سے کام شروع ہو چکا ہے اس کا ٹینڈر ایک جمن فرم  
نے دیا ہے اس پر بھی کام جاری ہے فش ہاربر کے بننے سے وہاں کے لوگوں کو  
کافی سہولت میسر آئے گی یہ فش ہاربر پورٹ قسم کے تعاون سے جلد شروع  
ہونے والا ہے۔ اس کی فیزیبلٹی پورٹ بن چکی ہے اس پر بھی جلد کام شروع ہو گیا۔  
ماہی گیری کے شعبے میں ہم نے ماہی گیروں کو ۱۹۲ انجن تقسیم کئے ہیں اس کی ضرورت  
اس لئے پیش آئی ہے کہ وہاں غریب ماہی گیرتے۔ ان کی اتنی طاقت نہ تھی کہ وہ اپنی

طرف سے یہ انجن خرید سکتے۔ اور اپنا کام کر سکتے۔ اس لئے ہم نے ایم پی اے اسکم کے تحت انجن خرید کر غریب ماہی گروں میں انجن تقیم کئے ہیں اس سے دوسو گھنٹوں کو فائلہ پہنچا جائے۔ ان کو انجن مل جانے کی وجہ سے مچھلی کی پیداوار میں کافی اضافہ ہو گا۔ اور عزیب لوگوں کے معاملہ پر کافی اچھا اثر پڑے گا اس کے علاوہ ایم پی اے اور جام صاحب کے تعاون سے تینیس ہزار گھنٹے منظور کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ۱۸۰۰ سو گھنٹوں پر کام ہو چکا ہے اور بقا یا کام جاری ہے۔

ضمٹ کے شعبے میں ایک لیبروم گوارد ہسپتال میں بنایا گیا ہے ایک بلیک ہلپنگ نٹ گوارد میں بنائے گئے ہیں جن پر کام جاری ہے میں امید کرتا ہوں یہ جلد ہی مکمل ہو جائیں گے۔ اور لوگوں کو کافی حد تک صحت کی سہولتیں میسر آ جائیں گی۔ کیونکہ مجھے کہا گیا ہے کہ وقت نہیں ہے تقریر کو ختم کر دیں اس لئے میں اپنی تقریر کم کرتے ہوئے ختم کرتا ہوں شکر یہ (تالیاں)

### مسنون فضیلہ عالیاً فیہ :-

جناب اسپیکر آپ مجھے تھوڑا سا بولنے کا موقع دیں ابھی جو ہمارے گوارد کے ممبر صاحب نے تقریر فرمائی ہے۔ وہاں دو چیزوں بہت ایم ہیں ان کا انہوں نے ذکر نہیں فرمایا ہے۔ آگہ وہ اس کے متعلق تباہیں تو ہاؤس کے معلومات میں اضافہ ہو گا۔ جس طرح سے انہوں نے مچھلی کا جھیکھ لٹڑ وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ کہ یہ سنتے داموں فروخت ہو جاتا ہے کیونکہ ٹرنسپورٹیشن کا کوئی انتظام نہیں ہے لیکن وہاں پر تو کافی عرصہ سے کولڈ سٹوریج پلانٹ لگا ہوا ہے۔ اور گوارد فش ہارہ ہے اگر وہ اس کے متعلق تباہیں تو ہماری معلومات میں اضافہ ہو گا۔

### مسنون چیزیں :-

قامہ ایوان اس کے متعلق آخر میں تباہیں گے۔

## مسٹر چیئرمین۔ اب مسٹر نصیر مینگل صاحب تقریرہ فرمائیں گے۔

میر محمد نصیر مینگل۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وزیر صنعت و حرف۔

جٰب دالا! آج ہم اس ایوان میں پچھلے رو سال

کے ترقیاتی پروگرام کے بارے میں اٹھا رہ خیال کر رہے ہیں سب سے پہلے میں اس کے پس منظر پر دشمنی ڈالنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ترقیاتی اسیکیمیں اور بلوچستان میں ترقیاتی پروگرام زیر بحث ہے یہ کس طریقے سے شروع کیا گیا۔ میں اس کے لئے قائمہ ایوان جام ہیر غلام قادر خان کو قابل مبارک بادا وہ قابل تحسین سمجھتا ہوں۔ اس کی ابتدا انہوں نے کی ہے اور اس ہاؤس نے ان پر جوا عتماد کیا تھا ان کو اپنا قائمہ ایوان منتخب کیا تھا اس کے سلسلے میں انہوں نے اپنے رفقائے کامار کان اسیبلی پر اعتماد کرتے ہوئے ان کو ترقیاتی کاموں میں شامل کر دیا یہ پہلی دفعہ ہے بلوچستان ایک پہمانہ صوبہ قیادت کے سلسلے میں اور ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں سب سے آئے نکل گیا ہے اور سبقت لے گیا ہے جام صاحب نے یہاں جو ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں طریقہ اختیار کیا ہے اس پر پنجاب اسندھ اور سو بھر سرحد نے بھی عمل کیا اور بعد میں اس پر فیڈرل حکومت نے بھی عمل کیا۔ یہ ان کے کہنہ مشق سیاست دان ہونے کا ثبوت ہے جس کے وجہ سے یہ ترقیاتی اسیکیمیں شروع کی گئی، میں اس ترقیاتی اسیکیمیوں کے بارے میں جیسا کہ جمہوریت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ

It is by the people of the people and for the people.

یہ ہے لی دفعہ ہے کہ ہمارا عوام کی منتخب چکتی ہے اور اسے یہ اعزاز حاصل ہے کہ لوگوں کی فوج وہبود کے کام عوام کے منتخب نمائشوں کے ذمہ یعنی عوام کے لئے اور

عوام کے پیسے سے کام کرائے جائے ہے، میں جیسے ایم بی بی ایس ڈاکٹر پاس ہونے کے بعد پیشکش ڈاکٹر بنتے، میں جو دل کے مریض ہوتے ہیں ان کو دل کے ماہر کے پاس جانا پڑتا ہے اس لئے یہ پہلی حکومت ہے اس کو اختیار دیا گیا ہے کہ ہر حلقے کے منتخب نمائندوں کو یہ اجات دی جائے کہ وہ اپنے علاقے کے لوگوں کے مسائل اور ان کی ضروریات کے مطابق ان سے صلاح مشورہ کر کے اسیکھیں پیش کر دے۔ اور عوام کے ضرورت کے مطابق رکن اسمبلی کے مشورے کے ساتھ وہاں ترقیاتی اسیکھیں شروع ہوا اب اس سے ساتھ اب تھوڑا اس ایم پی اسے اسیکھات کے متعلق غلط تصور پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کی میں وضاحت کرنا پڑتا ہوں کہ ایم پی اسے کی صوابیدہ پر جو رقم دکھی گئی ہے۔ وہ ایم پی اسے کی ذات کے لئے نہیں ہے اس میں ایم پی اسے کی ابتدی منشا کا داخل نہیں ہے۔ لیکن عوام الناس کے لئے اور اسکے حلقے کیلئے اسیکھات ہیں۔ اور اسکو صرف اتنا اختیار دیا گیا ہے کہ بطور ممبر عوام کی اسیکھات کے لئے نشاندہی کرے۔ وہ اپنے حلقے کے اندر عوام کی فلاج و بہبود کے لئے اسیکھات دیں۔ اگر ان اسیکھات کو آئندہ ایم پی اسے کی اسیکم کی بجائے اس علاقے کی ترقیاتی اسیکم کے نام سے منسوب کیا جائے تو یہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس سے میں ہماری حکومت سبقت لے گئی ہے۔ اس نے ابتدی کی ہے۔ پھر باقی حکومتوں نے اس کی پیروی کی ہے دیگر صوبوں نے ایم پی اسے کی صوابیدہ پر فنڈر رکھتے ہر کوئی نینیٹر کی صوابیدہ پر فنڈر رکھتے اور ترقیاتی اسیکھوں کے لئے ایم این اسے کو رقم دی گئی ہیں۔ یہ اعزاز صرف اس حکومت کو حاصل ہے ان ترقیاتی اسیکھات کا آغاز اور منتخب ارکان کی صوابیدہ پر فنڈر مختص کرنے کا اعزاز اس

حکومت کو حاصل ہے۔ ان اسیکمات کا اٹرائیک چھوٹے سے چھوٹے عالم آدمی پر ہو جائیگا۔

جناب والا! ان اسیکمات کے متعلق اب میں کچھ تفصیلات بتادوں جس حلقے سے  
میرا تعلق ہے وہ بہت پسماندہ ہے ایوب خان کے زمانے میں وہاں پر صرف ایک روڈل  
ہیلتھ سنتر تھا اس کے بعد کوئی پیش رفت نہیں ہوئی وہاں پر کوئی سڑک نہیں بنائی  
گئی مگر صرف ایک آرسی ڈی شاہراہ تھی وہ بھی ایوب خان کے زمانے میں شروع  
ہوئی۔ اور جنرل صنیا، الحق کے زمانے میں جا کر مکمل ہوئی وہاں پر نہ شنگل روڈ اور نہ  
واٹر سپلائی کی اسیکمیں تھیں۔ نہ کوئی ہسپتال تھا۔ وڈھ کا علاقہ خفیدار سے  
شروع ہو کر شاہ نوہافی سے سارونا اور بعد میں اسکی حد میں کراچی سے جا ملتی  
ہیں۔ اس پورے علاقے میں سوائے وڈھ کے صرف ایک روڈل ہیلتھ سنتر تھا وہاں  
پر نہ کوئی شفاخانہ تھا اور نہ وہاں کوئی بیسک ہیلتھ یونٹ تھا۔ وہاں کوئی ٹول  
اسکول موجود نہیں تھا۔ ان دو سالوں میں ہم نے وہاں اپنی تربیجات میں جن پیزور کو  
کوشامل کیا ہے سب سے پہلے او لیت ہم نے تعلیم کو دی ہے۔ جہاں جہاں ہماری  
یونین کونسلیں ہیں وہاں ہمارے علاقے میں پانچ چھ یونین کونسلیں ہیں۔  
جس یونین کونسل میں ٹول اسکول تھے ان کو اپ گریڈ کر کے ہائی اسکول بنادیا  
گیا تاکہ وہاں کے لوگ جو غربت کی وجہ سے باہر نہیں جاسکتے تھے وہ وہاں پر  
مقای طور پر تعلیم حاصل کریں۔ جیسے اور ناس کا علاقہ ہے دیگر علاقے ہیں اور ان سے  
ہے وہاں کے طالب علم اب وہاں پر ہی تعلیم حاصل کر سکیں جسے میریڑک تک وہاں وہ  
تعلیم حاصل کریں گے۔ اس کے ساتھ پرانگی اسکول سے ہم نے ان کو اپ گریڈ کر کے ٹول  
اسکول بنادی۔ تاکہ چھوٹی کلیاں جو بچاں کے پیاس میل دور واقع ہیں اور ان سے  
ٹول اسکول دور ہیں وہاں اپنے علاقے میں ہی پچھے تعلیم حاصل کریں۔ جب تک  
عوام کو بنیادی تعلیم حاصل نہ ہو کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی ہے۔ اور ترقی کی راہ پر  
گامزن نہیں ہو سکتی ہے۔

جناب والا! اس کے بعد اُن شعبہ صحت کا ہے صحت کے سلسلے میں جیسا کہ ابھی میں نے ذکر کیا ہے اس پورے علاقے میں ایک روول ہیلٹہ سینٹر وڈھ میں تھا۔ اس کے بعد کچھ نہیں ہوا۔ اب ہم نے چار روول ہیلٹہ سینٹر اور چار بیسک ہیلٹہ یونین کو نسلوں میں قائم کر دیئے، میں جو کہ وہ ایک دوسرے سے پاکس میل کے قابلے پر ہیں اب وہاں ان کو علاج معا لجے کی سہولیات میسر ہیں۔ یہ بہت بڑی چیز ہے صحت کے معلمے میں اور تعلیم کے معلمے میں پہلے صرف بڑے لوگوں کو سہولیات میسر تھیں کیونکہ وہ باہر جا کر پیسہ خرچ کر کے اس سے مستفید ہو سکتے تھے۔ اب ان سینٹروں میں صرف المیر لوگ نہیں جاتے ہیں۔ غریب بھی جاتے ہیں اس میں ہر ایک شخص جاتا ہے اس کے متعلق میں یہ کہتا ہوں کہ اس کا اثر برآ راست عوام پر پڑا ہے کیونکہ جو بڑے لوگ میں ان کے پاکس تو پیسے ہوتے ہیں وہ باہر جا کر بھی اپنا علاج کر سکتے ہیں ان کو ہر سہولت مل سکتی ہے۔ لیکن یہاں کے فرشتے عوام جو باہر نہیں جاسکتے تھے ال کا ان پر برآ راست اثر پڑا ہے۔ غریبوں کو فائدہ ہوا ہے اب چھوٹے سے چھوٹا آدمی اس سے مستفید ہو رہا ہے پھر ہمارا علاقے ہے جہاں پانی کی بھی شدید تلت ہے دس تا بیس میل سے لوگ پانی لے آتے ہیں پہلے تو بارافی پانی سے جوتا لا بوں میں ہوتا تھا جس سے جانور بھی پیتے تھے انسان بھی وہاں سے پانی لیتے تھے اور وہ بجھی کی وجہ سے اس کو غنیمت سمجھتے تھے ہم نے اس ملکیت کو مدنظر رکھا اور اپنے علاقے میں تین واٹر سپلائی اسکیم اور بعد میں پھر دوسرے مرحلے میں تین واٹر سپلائی اسکیم منفور کی، میں وہاں اب چھ واٹر سپلائی اسکیمیں ہمیں اب اکثر کلیوں میں پانی کا بند و سبت کیا گیا ہے مال مولی کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔ اب کوئی شخص جائے ان لوگوں سے پوچھئے ان کو اس پانی سے کتنی سہولت حاصل ہوئی ہے ان کو پہنچنے کے لئے صاف پانی مل رہا ہے ان کے لئے

پانی دستیاب ہے اور صاف پانی مل رہا ہے۔ ان کے مویشیوں کے لئے بھی فیلم وہ  
پانی کا انتظام کیا گیا ہے ہمارے علاقے میں بچوں کو تعلیمی سہولت اب گھر میں میسر ہے اور  
عوام کو اب علاج کی سہولتیں اپنے علاقے میں ہی میسر میں اور ان تمام سہولیات کا احساس  
یہاں بیٹھ کر نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ان تمام سہولتوں کے متعلق وہاں کے علاقے کے  
لوگوں سے بوجھا جاسکتا ہے جو کافی عرصہ سے ان سہولتوں سے محروم تھے اور اب  
یہ سہولتیں براہ راست ان کے گھر تک پہنچ گئی ہیں اور یہ تمام سہولتیں ان کو مقایی طور  
پر مل رہی ہیں۔

ساتھ ہی اب سڑکوں کا مسئلہ ہے میں اس کے متعلق ایک مثال دے دوں ہمارے علاقے  
وڈھ میں ایک سب تحریکیں سارو نہ ہے جہاں جانے کے لئے پہلے ڈھائی سو میل کا چی  
جانا پڑتا تھا پھر کرایہ میں قیام کر کے ڈھیرھ سو میل والپس آنا پڑتا تھا یہ سو میل کی  
مسافت طے کرنے پڑتی تھی میں دن لگ جاتے تھے اور اس دردراز علاقے میں جو لوگ  
ٹالاں ہوتے تھے ان کو وقت پر تنخواہ نہیں ملتی تھی۔ جب وہاں امن و امان کی صورت حال پیدا  
ہوں کوئی رابطہ وہاں پر نہیں ہو سکتا تھا۔ پہلی فرصت میں میں نے یہ کام کیا کہ سارو نا کو بڑا  
راست حفندار سے ملایا ہے جو صرف ڈھیرھ سو میل ہے اور یہ روڈ اب اس قابل ہے میں کہ سب  
گاؤں یاں چل سکتی ہیں۔ آپ پانچ دن کی بجائے پانچ گھنٹے میں سارو نا پہنچ سکتے ہیں (تایاں)  
اس روڈ کے بننے سے پچاس ساٹھ آدمیوں کا روزگار لگ گیا ہے۔ جو وہاں پر  
تعینات ہیں روڈ کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ وہاں پر لوگوں کی مسافت کم ہو گئی ہے۔  
وقت اور پیسے کی بچت ہو گئی ہے اس طرح سے ان علاقوں میں کافی لوگوں کو روزگار  
ملا ہے۔ جو داٹر سپلائی اسکیمیں بنی ہیں۔ پہلے ہیلکے ہونٹ بننے، میں اور وہاں سے  
اسکھل بننے، میں ان میں یہ لوگ کام کر رہے ہیں ان کو روزگار ملا ہوا ہے پہلے آپ دیکھیں (ان تمام)  
چیزوں سے یہ علاقے فرمدی رہے میں یہ پہلی دفعہ ہے کہ وہ ان چیزوں سے استفادہ کر رہے ہیں۔

جناب والا! ہمارا علاقہ بارانی ہے جہاں بارش پر لوگوں کا انحصار ہوتا ہے گذشتہ دو تین سال ہوتے ہیں وہاں سیلاب آیا اور تمام بندات ٹوٹ گئے اور بہت گئے وہاں ایک، معترضین شخص نے کہا اگر تیس سال بھی بارش نہ ہوئی تو بہتر تھا اب ہم کہاں جائیں اس حکومت نے جام صاحب کی قیادت میں انکے لئے جو کچھ کیا اسکا کہہ ٹھیٹ بھی ان کو ہی جاتا ہے۔

جناب والا! جام صاحب نے پانچ ہزار بلڈوزر ہاوزر دئے آپ ذرا وڈھ کو جا کر دیکھیں بارہ میل کا علاقہ سہر سبز ہے۔ کیتی بارڈی ہو رہی ہے۔

جناب والا! یہ بھی ایک صدقہ جاریہ ہے لوگ مستفید ہو رہے ہیں وہاں لوگوں کو تقاوی دیکھنے تھی۔ لیکن خشک سالی کی وجہ سے لوگ مجبور تھے انتظامیہ نے تقاوی کی وصولی کے لئے پکڑ دھکڑ شروع کر رکھی تھی لیکن جام صاحب وہاں تشریف لائے انہوں نے تقاوی کے قرضے معاف کئے تب جا کر لوگوں کی آنکھیں کھل گئیں وہ آنہ کی نیند سوئے۔

جناب اسپیکر! اسی طرح زلزلہ زدگان کے لئے موجودہ حکومت نے جو کچھ کیا وہ یہ ہے کہ جب اطلاع ملی کہ زلزلہ آیا ہے تو جام صاحب نے فوراً مجھے حکم دیا کہ وہاں جا کر سروے کریں اور اگلے دن وہ خود بھی تشریف لائے وہاں منتاثرین کے لئے خیموں کا بندوبست کیا گیا اور تمام سہولیات مہیا کی گئیں گورنر صاحب بھی تشریف لائے تھے جناب والا! اس سے زیادہ تر قیاق کام کون کر سکتا ہے اور کہاں تک کوئی حکومت کر سکتی ہے۔

جناب والا! اس حکومت نے جہاں تک دیکھ کار نامے کئے ہیں جیسے میرے رفیق کار سیف اللہ خان پر اچہ نے فرمایا کہ پٹ فیڈر کا معاملہ سفا لوگے کافی تکلیف میں تھے مجھے فیڈرل منسٹر صاحب نے بتایا کہ میں جس وقت یہ

معاملہ پیش ہوا۔ حالانکہ جام صاحب کی شرافت کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ہمیشہ غصہ نہیں فرماتے لیکن اسوقت وہ اس قدر جلال میں آگئے کہ فیڈرل حکومت کو یہ منظور کرنا پڑا کہ کام جاری کیا جائے۔ جناب والا یہ پورے بلوچستان کا دیرینہ مسئلہ تھا جو ہو گیا۔ (تالیاں)

جناب اسپیکر! سیندھ کے پراجیکٹ کے متعلق سال ہا سال سے کہا جا رہا تھا۔ اس پراجیکٹ کو ڈاپ کیا جائے کیونکہ یہ قابل عمل نہیں ہے میں جام صاحب کی خصوصی ہدایات کے تحت ای سی سی کی میں لیکن شرکت کے لئے گیا ہے اپنا نکتہ نظر پیش کیا چوہ لکھ جام صاحب نے پہلے ہی گائیڈ لائن دی تھیں اس لئے وہ قائل ہو گئے اور ہر باری کرتے ہوئے غفرہ سے سنا اور تسلیم کیا کہ یہ ایک اہم پراجیکٹ ہے اس کے لئے اگر وسائل حاصل کرنا پڑے تو اس کو چلایا جائے گا۔ اور ساتھ ہی فیصلہ کیا گیا کہ باہر کی حکومتوں سے بات چیت کی جائے اسکو چلانے کے لئے۔ لہذا اگر کام چل جاتا ہے اور اس پراجیکٹ شروع ہو جائے تو اسکے نتیجہ میں پانچ سے کس ہزار لمبر کو کام مل جائے گا۔ اسکے علاوہ مراعات ہوں گی اور ہماری معدنیات استعمال ہوں گی۔

جناب والا یہ کہ یہ بھی اس حکومت کو جاتا ہے۔

جناب والا! سبی میں ہمارے ذریعہ اعلیٰ صاحب نے جناب وزیر اعظم سے یہاں کی ترقیات کے سلسلے میں بات کی اور جس طریقے سے ان سے مانگا گیا اور بلوچستان کے پارے میں ان کو بتایا گیا میرے خیال میں کسی بھی دور حکومت میں پہلے اس کے مثال نہیں ملتی اس کے علاوہ پرائم مینستر کے پانچ نکاتی پروگرام میں بھی یہی کوشش کی جاوہ ہے کہ مختلف علاقوں میں ایڈیشنل آسٹیشن قائم کی جائیں مثلاً ہبہ ہے اور کئی دوسرے علاقوں میں نیز وہاں انکو پابند کیا جائے اور مجبور کیا جائے کہ مقامی لوگوں کو وہاں لگایا جائے جناب والا! میں اس ایوان میں جملہ کرتا ہوں کہ گذشتہ

سالوں کے ریکارڈ کو نکالا جائے اور دیکھا جائے کہ میں نے اور جام صاحب نے کتنی کوشش کی ہے ہماری حکومت اور ان کے کام کا تاب آپکو ملے گا۔ ہم نے جتنے لوگوں کو روزگار مہیا کیا جائے اس کا فرق معلوم ہو جائے گا۔

آئندہ کے لئے صنعتی اقدامات کرنے جا رہے ہیں تاکہ ایسی جگہوں پر صنعتیں قائم کی جائیں جہاں خام مال دستیاب ہو۔ جناب والا! اس کے علاوہ کوئی طریقہ اور طریقہ اچھا کام نہ ہے تو یہاں روزگار کا مسئلہ ایک حد تک حل ہو گیا ہے ان کا بہانہ ہے کہ لوگ ہنرمند نہیں، میں اس کے لئے ہم نے مختلف شرپینگ سنٹر قائم کئے، میں ۔۔۔ یہ حب، خفیدار، لور الائی میں شرپینگ سنٹر قائم کئے، میں تاکہ لوگوں کو تربیت دیجائے وہاں لوگ تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ اور ہماری کوشش ہے کہ ان صنعتوں کو ہمارے اپنے لوگ خود چلائیں اور اس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے کر بلوچستان کی صنعتی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ جناب والا! یہاں معنوں اور کوئی دوسرے کام نہ ہے اس کے لئے کوشش ہو رہی کہ بھلی کو کوئی کم کے فدیعے حاصل کیا جائے اور اس معاملے میں دوسروں پر احصار نہ کیا جائے خصوصاً مکران کے علاقے میں کوئی کے کافی ذغائر ہیں لہذا ان سے استفادہ کیا جائے تاکہ ہم اپنی معنوں کا صحیح استعمال کر سکیں۔

جناب والا! کچی آبادیوں کے بارے میں یہاں کہا گیا ہے کہ کچی آبادیوں کی ترقیات میں کافی پیش رفت ہوئی ہے۔ دو ہفتے پہلے کی بات ہے جام صاحب خفیدار سے بیلہ آئے تھے لوگ وہاں پر جمع ہو گئے۔ اور تبا یا کہ ہمارے سینکڑوں کی تعداد میں مکانات ہیں۔ لیکن ہم ان کو اپنا تصور نہیں کر سکتے کیونکہ ہمیں یہاں سے سکھنا پڑے یا گا۔ ہمارے پچے ہیں۔ ہم کہاں جائیں گے۔ جناب والا! جیسا کہ محترم فضیلہ عالیہ

صاحبہ نے کہا کہ پچھی آبادیوں کے پروگرام سے غربیوں کو بھی استفادہ کرنا چاہئے۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ جام صاحب نے ان لوگوں سے کہا کہ غربیوں کو مکان دینا میرا کام ہے انہوں نے اس وقت مجھے حکم دیا کہ دوسو گھنٹوں کے بارے میں ڈی سی سے کہا جائے کہ کیس نباکر مجھے بھیجی یہ سرکاری نریں میں جن پر وہ آباد ہیں۔ اس طرح ان کی تسلی ہو گئی کہ وہاں سے ان کو کوئی نہیں نکال سکے گا۔

جناب والا! یہ کہ ڈیٹ بھی اس حکومت کو جاتا ہے ہمارے مخالفین تو کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں کیا ہوا ہے۔ کم از کم میں اپنے علاقے کے بارے میں کہہ سکتا ہوں پہلے وہاں ایک روری ہلیٹھ سنتر کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ لیکن اب وہاں جوں کے آخر تک بھلی پہنچ جائے گی اور وہاں کی زمین گل و گلزار ہو جائے گی آپنے دیکھا ہو گا بھلی پہنچ سے قبل منگوچر اور کھڑکوچہ کے لوگ پانی پینے کو کوتر سنتے تھے لیکن اب وہاں دیکھیں وہ علاقے سرسبز و شاداب ہیں۔ جام صاحب نے بتایا ہے کہ اب وہاں بھلی پہنچ جائے گی اس کے ساتھ میں ان کو عرض کرنا چاہتا ہوں۔ بھلی ہمیا کرنے کے بعد ہمارے لوگوں کو مہربانی فرمائے ٹرانسفر اور موٹرڈ کے علاوہ ان کو اپنی زمینیں آباد کرنے کے لئے ان سے تعاون کی کوشش کریں۔ کیونکہ وہ عزیب لوگ ہیں ان کی استطاعت نہیں ہے۔ ملاحظہ فرمائیں کہ ہماری حکومت یہ اقدام ہر شعبے میں کر رہی ہے۔

جناب والا! دوسری طرف ہمارے دوست ہیں جو دوسری پارٹیوں سے تعلق رکھتے، میں ترقی کی یہ رفتار دیکھ کر انہیں تشوش ہے کہ اتنا شعور اور بیداری لوگوں میں آگئی ہے۔ لوگوں کیلئے پانی آگیا ہے۔ بھلی پہنچا دیگئی ہے۔ اسکوں اور ہسپتال کھولے جاؤ ہے، میں سڑکیں بن رہی ہیں لہذا مخالفین کہہ رہے ہیں کہ اگر دوسرے

مرحلے میں وہ آجاتے ہیں تو عوام ان سے مطالубہ کر دینے کہ جو کار نامے پچھلی حکومت نے کئے ہیں وہ آپ کو بھی کرنا ہوں گے اس کو سامنے رکھتے ہوئے داصل وہ بوہلا گئے ہیں کہ کل ان کو بھی یہ ترقیاتی قائم کرنا پڑے گا۔

جناب اسپیکر! میں چیلنج سے کہتا ہوں کہ انیس سو نو تک ان کے لئے سب آسان ہو گا۔ ہم لوگوں کے پر اب لم حل کر دینے کیونکہ ہمارا تعلق غریب عوام سے ہے جنہوں نے ہمیں اپنے ولڈوں سے نوازا ہے، ہم چاہتے ہیں میں کہ خلوص دل سے ان کی خدمت کی جائے لہذا ہم اسکے مقتنی نہیں کہ ہماری خدمات کی تعریف کی جائے۔ یلکہ ہمارا فہیر مسلمان ہے ہمیں استقامت سے آگے بڑھنا ہے اگر، ہم ثابت قدمی سے آگے بڑھتے جائیں گے لوگوں کی خدمت کریں گے حکومت کو جو مسائل در پیش ہیں، میں

ان کو حل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے تو ہم کامیاب ہو جائیں گے۔  
جناب والا! مسائل تو حکومت کو در پیش رہے ہیں لیکن ہم تو عوام الناس کی خدمت کرتے رہیں گے۔ ہمیں خوف نہیں ہونا چاہیے۔ جناب والا! مخالفت تو ہر دو دمیں ہوتی رہی ہے کہ ہماری حکومت کی پالیسیوں اور منصوبوں کی مخالفت بھی کی جا رہی ہے تاریخ میں ملاحظہ فرمائیں کتنا ازم آئے کیونکہ آیا۔ اس طو، پلاٹو، ہیگل وغیرہ کو دیکھیں انہوں نے مختلف تصویرات دیئے کہ کسر طرح ایک آئندہ میں اسٹیٹ قائم کی جاسکتی ہے۔ ایک ایسی ریاست جہاں امن و آشتی، عوام کی فلاح اور بخلانی ہو۔ لیکن ملاحظہ فرمائیں کہ آج تک کوئی بھی مثالی ریاست یا آئندہ میں اسٹیٹ قائم نہیں ہو سکی۔  
جناب اسپیکر! ہمارے رسول بادی برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے تو ان کے وقت میں ابو جہل اور ابو لہب جیسے ان کے مخالفین تھے انہوں نے مان تو لیا تھا کہ واقعی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہیں

انہوں نے ان کو اپنی انا کا مسئلہ بنادیا۔ اگر وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ پڑھ لیں گے اور مذہب اسلام کو مان لیں گے ان کی اچھائی اور تعریف کریں گے تو اس سے ہماری بڑھائی میں فرق آجائے گا۔

جناب والا! دراصل ہمارے مخالفین بھی دل سے ہماری قدر تو کرتے ہیں کہ واقعی کام ہوتے ہیں الگ چہ بڑے لوگوں کے نہیں ہوتے ہیں لیکن غریب عوام کیلئے ضرور کام ہوتے ہیں، میں دا مشہد پلاٹ آسکھیں بن رہی ہیں سہپتال کھولے جا رہے ہیں اور اگرہ انیں سونوے تکدی ہی سلسلہ جاری رہا اور اسی طرح امن و آشتی قائم رہی تو ظاہر ہے کہ خوشحالی کا انقلاب آجائے گا۔ لوگوں میں بیداری آئیں اور سیاسی شور پیدا ہو گا۔ عوام ان سے توقعات رکھیں گے۔

جناب والا! ہمیں اپنے قائد الیوان پر پورا اعتماد ہے ان کی حکومت ہمیں اعتماد کرنے چاہیئے۔ اور اس معززہ الیوان کے ہر کن کو عوام کے ان توقعات پر پورا انتہا ناچاہیئے جس کے تحت عوام نے انیں دوڑ دیا تھا اور پورے عزم کے ساتھ کام کرنا چاہیئے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں اور دن مرات لگے ہوئے ہیں تاکہ اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ان کے جائز مسائل حل ہو جائیں۔

جناب والا! اس سے قبل کہ آپ مجھے کہہ دیں کہ میں اپنی تقریر مختصر کر دوں میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کاشکر یہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے مجھے بولنے کا موقع دیا اور ساتھ ہی میں اپنے رفقاء کا رکھا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے سننا۔ لہذا آئیے آج ہم یہ تہمیہ کر لیں کہ ہماری کشتی جس کامیابی کی طرف جا رہی ہے انشاء اللہ ہم اسے آگے لے جائیں گے اور ہماری استقامتیہ کسی قسم کا فرق نہیں آنا پاہیئے۔  
شکر یہ

ہمسٹر چسیر مہینہ :- سردار احمد شاہ کھتیران۔

### سردار احمد شاہ کھتیران بسم اللہ الرحمن الرحیم

وزیر بدل دیاتے :- جناب عالی ! ہمارا علاقہ بہت دور دراز اور پہاڑی ہے

میرا علاقہ بارکھاں ہے جو کہ لوار الائی سے ڈیڑھ سو میل دور ہے آج تک اس علاقے پر کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے کیونکہ یہ علاقہ بہت دور دراز ہے اور اس ۳۸ سال میں کسی نے وہاں پر جانے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی ہے نہ کسی نے لوگوں کی تکالیف اور مسائل کو سُنتے کا کوئی موقع نہیں نکالا ہے یہ پہلی مسلم لیگ کی حکومت ہے جس کو قائم ہوئے دو سال ہوئے، میں انہوں نے اس تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے محسوس کیا کہ پہلے دور دراز علاقوں کو ترجیح دی جائے اس کے لئے ہمارے قائد ایوان جام میر غلام قادر صاحب نے ایک تجویز نکالی کہ ہر ایم پی اے کو اس کے علاقے کی ترقی کے لئے اسی لاکھ روپے دیجئے جائیں ہر ایم پی اے اپنے علاقے سے کامیاب ہو کر آیا ہے اس نے اپنے پورے حلقہ انتساب کا دورہ کیا ہے اور وہاں کے لوگوں سے ملے، میں ان کی تکالیف کو دیکھا ہے اور سننا ہے۔ مختلف علاقوں کی مختلف تکلیفات، میں اور مختلف ترجیمات تھیں اور مختلف ایم پی اے کے مختلف مطالبے تھے جن کو ایم پی اے اسکم کے تحت پورا کیا گیا ہے۔ اور ہم نے یہ تمام مسائل جام صاحب کو آکر بتائے کہ ہمارے علاقے کی یہ تکلیفات ہیں جو کہ ۳۸ سال سے آج تک کبھی حاصل نہیں ہوئی ہے اس لئے جام صاحب نے یہ تجویز دی ہے کہ ہر ایم پی اے کو کم از کم ایک کروڑ روپیہ جائے جو کہ وہ اپنے

اسیکھات جن کی نشاندھی کی ہے اس پر خرچ کرے جب اس چیز کا فیصلہ ہو گیا مگر اس ایک کروڑ کو چند مالی مشکلات کی وجہ سے اسی لاکھ کیا گیا ہم لوگ جام صاحب کی قیادت میں صدر پاکستان محرضیا الحق سے ملے، میں ہمارے اسپیکر صاحب بھی تھے سنیٹر فیصلہ اقبال صاحب بھی تھے میں نے صدر صاحب سے کہا کہ جام صاحب نے جو تجویزی دی ہے کہ ہر ایم پی اے کی آسی لاکھ روپے کی نشاندھی کی ہے صدر صاحب نے جام صاحب سے پوری تفصیل سے پوچھا جام صاحب نے ان کو کنوں سیا صدر صاحب بہت خوش ہوتے انہوں نے اس سے آفاق کیا انہوں نے فرمایا ہم بھی اپنے ایم این اے اور سنیٹر کو پیسے دیں گے تاکہ وہ اپنے علاقے میں جا کر کام کریں تاکہ ان کے علاقے ترقی کریں صدر صاحب کے الفاظ مجھے اب تک یاد ہیں کہ جو اچھی چیز بلوچستان سے شروع ہوتی ہے وہ سارے ملک میں کامیاب ہوتی ہے اور پھر ہم سارے پاکستان میں اپناتے ہیں میں جام صاحب کو اس چیز کی مبارکباد دیتا ہوں کہ آپنے اس پمانہ صوبے کے لئے جو تجویز سوچی ہے یہ بہت اچھی ہے ہم بھی اپنے ایم این اے اور سنیٹر ووں کو دیں گے چنانچہ اس اسیکم کے تحت کام شروع کئے گئے۔ ایم پی اے اپنے علاقے کو ترجیحات دیں گے اسکی نشاندھی بھی کی ہے۔

ہمارا علاقہ پسمندہ ہے آپ اندازہ لگاسکتے ہیں پہلے تو اس علاقے میں کوئی بڑا آدمی نہیں گیا ہے اور نہ وہاں کے علاقے کے لوگوں کو یہ معلوم تھا کہ کہ رگ بلڈوز کیا ہوتے ہیں۔ اب جب کہ بلوچستان حکومت کروڑ ہاروپے خرچ کر کے ریگ منگوانی ہیں پہلے تو وہ خصوصی علاقے کو ملتی تھیں وہاں دور دراز علاقے کے لوگوں کو رگ نہ ملنے کی وجہ سے پینے کے پانی سے محروم رہ جاتے تھے۔

لیکن تمام ایم پی اے نے اسیکھات کی نشاندھی کی ہے۔ ہمارے ایک معزز ممبر صاحب نے جیسا کہ کہا ہے اسی لاکھ روپے بہت کم ہیں میں ان سے گزارش کروں گا۔ پہلے جب ہر ڈویژن کے لئے مٹینگ کی گئی کہ تمام ایم پی اے اپنے علاقے کے اسیکھات دیں ہم نے ان کو چار پانی کے پینے کی اسیکھات دی تھیں جن کا محکمہ آبپاشی نے پی سی دن بنایا اور چار اسیکھوں کی لائگت اسی لاکھ روپے تباری۔ جب مجھے یہ اسیکھیں تباہی گئیں میں نے پھر ان کو کہا کہ بھائی سارے پیسے تو ان چار پانی کی اسیکھوں میں جاتے ہیں۔ پھر ہم سڑکوں کو کیا کرس اسکولوں کو کیا دیں دوسری ترقیاتی اسیکھوں کے لئے کیا کریں ان پانی چار اسیکھات میں سے ایک اسیکم میرے اپنے گاؤں کے لئے بھی تھی چناچھے میں نے سیکرٹری آبپاشی کو کہا کہ آپ ان چاروں اسیکھوں کو ختم کر دیں کیونکہ یہ تمام پیسے تو چار اسیکھات میں جاتے ہیں اگرچہ اسی لاکھ روپے نظر آنے میں تو بہت زیادہ ہیں جب یہ سارے پیسے تو چار اسیکھوں میں جاتے ہیں باقی کے لئے کیا کرس گے باقی نہ بلڈوزن۔ ملتے ہیں نہ اسکول ہو سکتے ہیں اور نہ دوسری ترقیاتی اسیکھیں چل سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا آپ کے گاؤں کو پانی پینے کی ایک اسیکم دے دیتے ہیں میں نے کہا نہیں پہلے میرے گاؤں کی اسیکم ختم کر دیں تاکہ پہلے ہم دوسرے غریب عوام کو تو فائدہ پہنچا سکیں۔ میں گزارش کروں گا کہ اسی لاکھ کوئی چیز نہیں ہے وہ تو چار اسیکھوں میں چلا جاتا ہے اگر اسی لاکھ کی بجائے ایک کروڑ بھی ہو تو وہ بھی عوام کی اسیکھات میں ہی جائے گا۔ جناب والا! علاوہ اس کے جو ہمیں سننٹر سے پیسے ملتا ہے وہ بھی تو ترقیاتی کاموں میں خرچ ہوتا ہے صرف پالیسی ہوتی ہے کہ کس علاقے کو کتنا دیا جائے۔ پہلے پالیسی میں دور دراز کے علاقوں کو بالکل نظر انداز کیا جاتا تھا اور یہ علاقے ۲۸ سال پہمانہ چلے آ رہے تھے۔

اب جبکہ ہم کو اسی لاکھ روپے ملے اور بعد میں بیس لاکھ روپے پر اجیکٹ ایریا کی وجہ سے ملا تو ہم نے یہ تمام رقومات علاقے کی ترقی کے لئے صرف کیں۔ ہم نے تعلیم کی مدد میں ۱۲، اسکول پختہ بنائے جن میں سے گیارہ پر امری اسکول تھے اور ایک مڈل اسکول تھا اب جبکہ وزیر اعظم صاحب کے پانچ نکاتی پروگرام میں ایک اہم نکتہ تعلیم ہے اس لئے ہم نے بھی تعلیم کو ترقیتی جیج دی ہے۔

دوسری صحت کا مسئلہ ہے اس کے لئے ہم نے سات لاکھ تیس ہزار روپے دینے ہیں۔ اس کے بعد ایریجیشن کا مسئلہ آتا ہے میں نے اپنے علاقے کے لوگوں کو بلایا ہے کہ یہ خیرات نہیں ہے یہ مفت کے پیسے نہیں ہیں ۳۱ سال کے بعد مسلم لیگ کی حکومت نے آپ کو ترقیاتی کاموں کے لئے دینے میں اور جام صاحب کی قیادت میں یہ پیسہ آپکو ملا ہے۔ ہمارا علاقہ مون سون کا علاقہ ہے مون سون میں یہاں بارش بہت ہوتی ہے زیر زمین پانی بھی کافی ہے جو شخص چارائیکڑ بھی زمین رکھتا ہے خود کنوں کھو دے گا ہم اس کو رہٹ کا سامان دیں گے۔ یہ نہیں ہے کہ ہم ایسے سامان دے دیں جو کنوں کھو دے گا۔ ہم اس کو رہٹ کا سامان دیں گے یہ نہیں ہے کہ ہم ایسے سامان دے دیں جو کنوں کھو دے کہ پانی دکھنے لگا ہم اس کو رہٹ کا سامان دیں گے چنانچہ لوگوں نے وہاں پر کنوں کھو دے تیس چالیس فٹ پر پانی ملا ہے اور ہم نے اپنے علاقے کے پانچ سو لوگوں کو آہنی رہٹ کا سامان دیا۔ اور اس کی مالیت تیس لاکھ روپے ہوتی ہے۔ یہ علاقہ جو کہ ویران تھا آج کل یہ سرسبز ہے دیکھنے کے قابل ہے میں دعویی سے کہتا ہوں کہ لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت کوئی نہیں کھو دے۔ میں اور ہم نے ان کو سامان دیا ہے چونکہ یہ علاقہ مون سون ہے ادھ مون سون کی زندگی ہے وہاں لوگوں کے بندات ہیں پانی کی نیاز ہے۔

ہمارے چھوٹے چھوٹے زمیندار آج تک حیران تھے وہ پیسے جمع کرتے تھے لیکن پیسے جمع کرنے کے باوجود ان کو بڑوں نہیں ملتے تھے آج جام صاحب کی حکومت ہے کہ اب بڑوں کھرگھر پہنچ سکتے ہیں اور غریب زمینداروں کے دوازے پر کھڑے ہیں۔ کئی نہ تو کئی سالوں سے پیسے جمع کئے ہوئے تھے لیکن ان کو بڑوں نہیں ملتے تھے۔ اور وہ اپنی زمینات ٹھیک نہیں کر سکتے تھے۔

اسکے علاوہ جام صاحب کی حکومت نے سڑکوں پر کافی توجہ دی ہے اور کسی ملک کی ترقی کے لئے سڑکوں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہم جب مدد ضیاء الحق صاحب کے بے حد مشکور، میں انہوں نے این ایں سی کے ذمہ یعنی رکھنی بادشاہ سبی روڈ بنوایا ہے۔ اور یہ دس کروڑ روپے کی لاگت سے سڑک بنائی گئی ہے۔ یہ روڈ بلکل اچھا اور پکا بنا ہوا ہے اب وہ صحیح حالت میں ہے اس روڈ کا بنا ہمارے علاقے کے غریب عوام کے خواب و خیال میں کبھی نہیں تھا کہ اس نہایت پہمانہ علاقے میں اتنا اچھا اور پکار روڈ بنایا جا سکتا تھا یہ روڈ تو انگریزوں کے وقت سے ہے اس پر پہلے کی کوئی توجہ نہ تھی۔ اس روڈ پر اب پلیس بننا باقی ہیں کیونکہ پلیس تیار نہیں ہوئی ہیں اور جب ندی نالے سبھر کر آتے ہیں اس پر پلیس نہیں ہیں میں نے وزیر اعظم صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی گزارش کی ہے کہ اس پر پلیس بنائی جائیں تاکہ یہ روڈ مکمل ہو اور پورا سال کھلا رہے اور بادشاو میں بھی کھلا رہے اور وہاں عوام کو سہولت رہے۔

جناب والا! ہمیں بجلی کی اشہد فرورت ہے ہمارے علاقے کے یہ لوگ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ان دشوار گزار راستوں سے بجلی کیسے آئے گی۔ وزیر اعظم صاحب کے حکم سے انہوں نے ہدایات دیں اور ہمارے علاقے میں نیشنل گراؤنڈ

سے بھلی بار کھان پہنچا دی۔ ہمارے علاقے اور پنجاب کے درمیان ایک دشوار گناہ  
بڑا پہاڑ ہے اور اس پہاڑ پر نہ اونٹ نہ گھوڑا اور نہ انسان جاسکتا تھا لیکن انہوں  
نے اس پر بھلی کے کھجے نسبت کر کے بار کھان میں بھلی پہنچا دی ہے۔ میں اسکے لئے واپسی کے چیزوں  
اور عدے کو مہار کیا دیتا ہوں کہ وہ ان دشوار گزار پہاڑ پر کیسے گئے اور بھلی پہنچا دی۔ اب بار کھان  
میں نیشنل گرڈ کے ذریعے بھلی پہنچ گئی ہے۔

بھلی کے بارے میں میری اور گزارش یہ ہے کہ جب پہلے سال ہماری دیرینہ  
خواہش کے مطابق جام صاحب کی دعوت پر ہمارے وزیر اعظم صاحب تشریف  
لائے تھے تو ہم نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ جناب یہاں بھلی پہنچ چکی ہے۔  
یہ بھلی گرڈ اسٹیشن سے پہنچی ہے ہمارے علاقے میں کافی زیر زمین پانی ہے یہ  
علاقہ ڈیڑھ سو میل لمبا اور سو میل چوڑا ہے اگر علاقے کے زمینداروں کو دہائے  
ا بخندی سے جائیں اس سے زمینداروں کو کافی فائدہ پہنچے گا۔ تو میری گزارش ہے  
کہ علاقے کے زمینداروں کو ا بخندی سے جائیں۔ ان ڈیزیل ا بخنوں سے ہمارے زمینداروں  
کی کایا پلٹ جائے گی۔

جناب والا! ہم نے اس لیوان میں پہلے گزارش کی تھی کہ ایک لاکھ کی آبادی کے لئے  
صرف دہائی دوستروں کا ہسپتال ہے۔ مہربانی فریکر ستر بستروں کا ہسپتال دیا  
جائے۔ کیونکہ لوداں جو ہمارا ڈویٹیل ہیڈ کوارٹر ہے وہ ہم سے ڈیڑھ سو میل دو رہ  
تھے یہاں کوئی تین سو میل دور ہے۔ ہمارے اس علاقے میں زچہ بچہ کے لئے  
کوئی انتظام نہیں ہے اکثر یہاں الموات ہو جاتی ہیں راستے میں ڈیڑھ سو میل  
لے جاتے ہوئے اکثر الموات راستے میں ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مہربانی  
کی ہوئی ہے انہوں نے ستر بستروں کا ہسپتال کا حکم دیا ہے اور ساتھی  
سرہولیات دیں۔

جناب والا! اپنے علاقے کے لئے یہ بھی کہا ہے کہ نائب کی طرح یہاں بھی ٹیوب ویل نصب کئے جائیں۔ چنانچہ کام ہو رہا ہے ہم نے ان کی خدمت میں عمر من کیا کہ یونین کمیٹی کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیا جائے اور ساتھ ہی اس کی ترقی کے لئے دولاکہ روپے دیئے۔ ہمارے علاقے میں گذشتہ چالیس سال سے انگریزوں کے بعد ایسے کام نہیں ہوتے۔ اگرچہ اب ترقیاتی کام کے لئے آسی لاکہ روپے فی ایم پی اے آسی لاکہ روپے دیئے یہ رقم نظر تو بڑی آتی ہے مگر یہ رقم تو صرف تین اسیکموں میں باقی ہے۔ جیسا کہ ہمارے ایک وزیر صاحب نے کہا ہے کہ سندھ اور پنجاب کے ایم پی اے کو بیس لاکہ اور تیس لاکہ روپے ترقیاتی اسیکموں کے لئے دیئے۔ اس طرح پنجاب کے ایم این اے، میں ایم پی اے ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے ہم پاہستہ ہیں ایم این اے کو بھی ملے مگر ہم کو بھی ملے ہم نہیں کہتے ہیں کہ انکو تھوڑا ملا ہے ہم کو زیادہ ملا ہے اگر پنجاب کے ایم این اے کو پچاس لاکہ ملے تو آپنکی تعلفہ کو گنیں تو کتنے زیادہ ہو جائیں گے ہمارے ایم این اے تھوڑے ہیں۔ لیکن ان کو دیا جائے۔ ہمارے ایم پی اے اول ایم این اے کم، ہیں۔ اس لحاظ سے ہمارے ایم پی اے کی اسیکھات کے لئے کم پیسے بنتے ہیں۔ ہمارے علاقے میں جوانش کا باغ ہے اس کوڈ گری کا باغ بنایا جائے اور وہاں پر سائنس کی تعلیم کا بھی آغاز کیا جائے۔ جیسا کہ وزیر اعظم صاحب کی ہدایت ہے کہ پہاڑی علاقوں میں زیادہ رقم دی جائے آبادی کے لحاظ سے بیس لاکہ کھے بجائے چودہ لاکہ دیئے۔ لیکن آبادی کے لحاظ سے جو پیسے بچیں یا اے ڈی پی میں پیسے بچیں تو پرائم منڈر صاحب کی ہدایت کے مطابق وہ بھی پہاڑی علاقوں میں دیئے جائیں لیکن جب ہم نے کہا کہ ہم اپنے علاقوں میں کام شروع کرتے ہیں اور آبادی کے لحاظ سے رقم دیلیز کی جائے یا وجہ کی بنا پر یہ رقم بھی نہیں دی گئی ہے۔

حالانکے وزیر اعظم صاحب کا یہ بھی حکم ہے کہ پسمندہ علاقوں کو تعلیم کے زیور سے کارستہ کیا جائے میں نہیں سمجھتا کہ یہ رقم اتنک کیوں نہیں دی گئی ہے اور ہمارے صوبے میں تعلیم پر زور دینے کی ضرورت ہے۔

جناب والا! ہمارے صوبے میں دوالیٰ انڈسٹریز، میں جو کافی عرصے سے بند ہی رہی میں اور ان پر بند ہونے کی صورت میں بھی چھ کروڑ روپے دیئے جاتے ہیں اس سے کافی لوگ ہے روزگار ہیں کام بند ہے اور ایک بڑی افرادی قوت کو اس سے لپا، بخ کیا جاتا ہے۔ آپ ان کو تو چھ کروڑ کام بند ہونے کی صورت میں بھی دے رہے ہیں۔ تاکہ یہ لوگ ہے روزگار نہ ہوں۔ جس کی ہدایت ہمارے علاقے میں آبادی کے لحاظ سے تعلیم کے لئے وزیر اعظم صاحب نے کی تھیں۔ آپ اس رقم کو بھی کاٹ رہے ہیں میں تو کہتا ہوں سب کے سب ایم پی اے اور ایم این کے پیسے دیئے جائیں۔ جوان کا حصہ بتاتے ہے۔ آبادی کے اور رقبے کے لحاظ سے تمام علاقوں کو پیسے دیئے جائیں۔ چاہے وہ کمان ہو ترب ہو یا قلات ہو سب کو ملیں۔ دور دراز کے علاقے مثلًا مکران قلات ٹوب وغیرہ دور دراز کے علاقے پہلے توجہ سے محروم رہتے ہیں۔ ہم اب یہ نہیں چاہتے ہیں کہ دوبارہ بھی یہ چیز دھرانی جائی۔ ایم پی اے اسیکھات کے لئے جو ہم اسے اپنائی ہے اس سے لوگ کافی خوش ہیں مسلم لیگ کی حکومت سے اب لوگ خوش ہیں۔ ۱۹۹۰ء تک آپ دیکھیں گے کہ بلوچستان کی کایا پٹ جائے گی۔ اب پرانے بلوچستان کو بھول جائیں گے اور پھر اس بلوچستان کو پہنچانیں گے بھی نہیں۔ جہاں جہاں بھلی پہنچتی ہے ایک مقولہ ہے وہاں ساتھ ساتھ خوشحالی آتی ہے۔ آپ دس سال کے اندر اسے بلوچستان کو نہیں پہنچانیں گے۔ میری گزارش ہے آپ اس پر غور کریں۔ بھلی اور تعلیم پر زیادہ توجہ دی جائے۔ کیوں ان تمام کاموں میں تاخیر کی جا رہی ہے۔

جناب والا! یہ اہم چیزیں پرائمِ منسٹر صاحب کے منشوریں ہیں اور ان کی ہے ایات ہیں کہر کیوں اسے لیٹ کیا جادہ ہا ہے۔ جہانگیر سڑکوں کا تعلق ہے۔ تو وہاں میں روڈ بنادیجھی ہے بجلی پہنچا دی گئی ہے اگر ہستپال اور کامیون بھی مل جائے اس لئے کہ یہ چار بنیادی چیزیں ہیں جو حکومت مہیا کرتی ہے کسی بھی علاقے کی ترقی کیلئے۔ لہذا میں اس ایوان کے توسط سے کہوں گا کہ فہرستی فرمائکر اس طرف توجہ دی جائے۔

جناب والا! ایک اور چیز کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ ہے گذان میں شپ برینگ کی صنعت پرچھلے دنوں جب وزیر اعلیٰ صاحب تشریف لے گئے تھے تو وہاں لوگوں نے ان سے عرض کی تھی کہ ابھی تک پانی نہیں پہنچا لہذا انہوں نے حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اثارِ التراٹھائیس فروری تک پانی پہنچاؤ نگاہ۔ جب حال ہی میں جنابِ جام صاحب وہاں گئے تھے اس لئے ابھی ہم ان کو یاد دلاتے ہیں۔

### وزیر اعلیٰ ہے۔ آپ ایکش لیں کیونکہ آپ تو وزیرِ بلدیات ہیں۔

وزیرِ بلدیات ہے۔ جناب والا! میری گزارش ہے کہ ابھی تک تین کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے لیکن پانی نہیں پہنچا اور ہی صنعت ہمیں بے حد روپیہ نیوں سے رہی ہے بلوچستان میں اس کے ذریعے روزگار مہیا ہو رہا ہے اس لئے میری سے عرض ہے کہ وہاں بجلی پہنچائی جائے تاکہ دن رات کام ہو سکے اور مزید لوگوں کو روزگار فراہم کیا جاسکے۔ جناب والا! اسکے علاوہ اس علاقے میں

پچھے سیدنے ٹیکس عائد ہیں وفاقی حکومت کی جانب سے خس سے بیرون گاری ہو گئی  
ہے چند سال پہلے بیس ہزار مزدور کام کرتے تھے اس بارے میں آپنے خود بھی وزیر اعظم  
صاحب کو لکھا تھا کہ پہلے سیدنے ٹیکس معاف تھا جبکہ اب دوبارہ لگادیا گیا ہے۔ جناب والا!  
وہاں کوئی مینو فیچر نہیں ہوتا لہذا اس معاملے کو سنبل گونٹ کے ساتھ اٹھایا جائے  
تاکہ اس ٹیکس کو کم کیا جائے جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ چند سال پیشتر بیس ہزار مزدور  
تھے جبکہ اب پانچ ہزار ہو گئے ہیں جناب والا! میں کہتا ہوں ٹیکسوں کی معافی کے بعد  
ان کو روزگار مل جائے گا یہ بہت بڑی بات ہو گی۔

جناب اسپیکر! جما صاحب کی قیادت میں دور راز علاقوں میں بجلی پہنچائے  
گئی پافی پہنچا یا کیا سڑکیں بنائی گئیں یہ لوگوں کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا۔  
بلکہ ایسا انگریزوں کے وقت میں بھی نہیں ہوا تھا یہ بہت بڑی چیز ہے جو اڑتیس  
سالوں بعد یہاں ہوا۔ یہ سب کچھ اب جما صاحب اور مسلم لیگ کی قیادت میں ہو رہے  
اور ہم انشاء اللہ اسکو اور پھلائیں گے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آسانیں پہنچائیں گے  
لیکن سب لوگوں کو ایک وقت میں یہ چیز میں نہیں دی جاسکتی ہیں کچھ کو ہم نے پچھلے  
سال فنڈنڈ یئے تھے کچھ کو اس سال دیئے اور کچھ کو اگلے سال دیں گے۔ یہی وجہ  
ہے کہ بعض لوگ ہم سے ناراض ہیں کہ ہمیں اسکیمیں نہیں ملیں وہ ناراض نہ ہوں ہم  
ان کو اگلے سال دیں گے۔ جیسا میں نے کہا یہ ہماری مجبوری ہے ہم ایک سال میں سب  
کو فنڈ نیا اسکیمیں نہیں دے سکتے۔

جناب والا! اسپیشل فنڈ کے بارے میں گزارش ہے کہ ان میں دور راز علاقوں  
کو بھی حصہ دیا جائے۔ میں مانتا ہوں کہ بلوچستان وہ واحد صوبہ ہے دنیا میں جہاں  
پہلی بار پافی کیلئے جاپان کی مدد سے سروے کروایا گیا اور پافی کی نشاندہی ہوئے۔

اس سے ظاہر ہے کہ وزیر اعظم صاحب اور وفاقی حکومت کو کتنی دلچسپی ہے پھر  
سال سدر پاکستان تشریف لائے تھے جام صاحب نے انکو گزارش کی تھی کہ چونکہ  
یہ بارافی علاقہ ہے۔ نہریں نہیں ہیں دریا نہیں ہیں اسیئے مہربانی فرما کر بلڈوزر نے  
دیئے جائیں لہذا صدر صاحب نے سو عدد بلڈوزر فراہم کرنے کا اعلان کیا۔

### مسٹر چینر میں :- سردار صاحب مہربانی فرما کر ذرا مختصر کر لیں۔

وزیر بلڈیات :- اسی طرح انہوں نے جناب وزیر اعظم کو رگز کیلئے  
کہا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب دن رات صوبہ بلوچستان کی  
ترقی کیلئے کوشش ہیں۔ وہ جگہ جگہ جاتے ہیں اسکیم کامعاہنہ کرتے ہیں، ہم  
آن کو اسکے لئے مبارکباد دیتے ہیں۔

جناب والا! میں اپنی تقریب مختصر کرتا ہوں اور تیقین دلاتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب  
اور جناب وزیر اعظم نے بلوچستان کی ترقی کیلئے ہمیں جو خدمت سوپنی ہے ہم پوری  
تندی سے کریں گے۔ شکریہ (تالیاں)

### مسٹر چینر میں :- اب ناصر علی بلوچ صاحب کی باری ہے۔ لہذا وہ اظہار خیالات فرمائیں۔

مسٹر ناصر علی بلوچ :- جناب اسپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ  
کہنا چاہتا ہوں کہ اس حکومت کو وجود ہیں آئے ہوئے دو سال ہوتے ہیں لیکن

سول گورنمنٹ کو وجود میں آئے صرف ایک سال ہوا ہے ان دو سالوں کی ترقیاتی سرگرمیوں اور کامگردگی کے بارے میں میرے ساہیوں نے اچھی روشنی ڈالی ہے میں بھی اس پر کچھ کہنا چاہتا ہوں تاہم زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ جناب والا! ہر ایم پی اے کو آزادی تھی اور اسے سی لاکھ روپے تھے ہر ایک نے اسکے بارے میں تفصیل پیش کی لمبذا میں بھی میں تفصیل ایوان کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

جناب والا! ایس سو سترہ سے ایس سو پانچ سو تک ہمارے علاقے میں یعنی نو سال کے عرصہ میں صرف پانچ واٹر سپلائی کی اسکیمیں تھیں جبکہ اس دو سال میں ہم اٹھ واٹر سپلائی کی اسکیمیں دیگئی ہیں (تایلان) آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ کتنا فرق ہے۔

ایجوکیشن کے سلسلے میں عرض ہے کہ پہلے وہاں اسکول توکھوں دیتے تھے لیکن اسکول کی بلڈنگ کے نہیں بوئی اور نہ ٹیچرز کے لئے رہائشی کوارٹر ہوتے تھے اس کا نتیجہ یہ تھا وہاں کوئی جانے کیلئے تیار نہیں ہوتا تھا، لیکن جام صاحب نے فیصلہ کیا اگر براہمی اور ڈل اسکول بنانے ہے تو پہلے بلڈنگ کی منظوری دو اور ساتھ ہی وہاں اساتذہ کیلئے رہائشی مکان بنائے جائیں۔ جناب والا! ہم نے تو پر امیر اسکول دیئے جن میں تین لڑکیوں کیلئے اور جو لاکوں کیلئے۔

جناب والا! مکان کا در در ان علاقہ ہے وہاں سڑکوں کی بندوبست نہیں اس لئے نقل و حرکت میں لوگوں کو مشکلات کا سامنا ہے سابقہ حکومت نے وہاں پانچ ایئر پوٹ نائے اور بد قسمتی سے یہ سب تقریباً کچھ تھے جبکہ اس حکومت نے نہ صرف اپنے دو سال - عرصہ میں تین ایئر پوٹس کو پکا کر دیا۔ گواہ پہلے سے پکا تھا اس لئے اب چاہے پارش ہو یا کچھ بھی ہو قلائیٹ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ایک یادو ایئر پورٹ

پسندی اور پنجگوہ کے رہ گئے ہیں۔ میں وضاحت کر دوں کہ پسندی کیلئے نہ صرف فوکر بلکہ بوسنگ فلاٹ بھی شروع ہو گئی ہے۔ اور اس سال یعنی ۱۹۸۰ء میں ان شاء اللہ تربت میں بھی بوسنگ سروس شروع ہو جائے گی۔ یہ حکومت کا بڑا کارنا مانتے ہیں۔

جناب والا! بل ڈندر ہادرز کے بارے میں کچھ نہیں کہون گا میرے خیال میں تمام ایم پی اے صاحبان نے بلڈوزر ہادرز دیئے ہوئے ہیں اور اس عالم آدمی کو فائدہ پہنچا ہے میں اپنے پنجگوہ کی بات کر رہا ہوں سابق حکومتوں کے درمیں وہاں ایک کلو میٹر پکار و ڈنہیں تھا کیونکہ وہاں آس پاس دیہات ہیں لوگ اپنی موٹر سائیکل پاپک اپ میں آتے جاتے ہیں اور روڈ چوک کے پچھا اور شنگل ہے لہذا ہم نے ان دو سالوں میں وہ کلو میٹر روڈ پکا کر دیا ہے ان شاء اللہ موقع ملا تو ۱۹۹۰ء تک ٹاؤن کمیٹی سے ملے ہوئے گاؤں کے روڈز بھی پچھے ہو جائیں گے۔ جام صاحب وہاں آتے تھے انہوں نے جب وہ پچھلی حکومت میں بھی وزیر اعلیٰ تھے پاور ہاؤس کھولا تھا نہ صرف پنجگوہ بلکہ تربت میں بھی پاور ہاؤس تھا لیکن بد قسمتی سے مائل لارڈوہ میں ان پر کوئی توجہ نہیں دی گئی صرف دو سو اور تین سو کے وی کے چل رہے تھے لیکن جام صاحب کی حکومت نے مہر بانی کر کے ایک جنریٹر پانچ سو کے وی کے کاتربت کو دیدیا۔ بلکہ پنجگوہ کو بھی پانچ سو کے وی کے چھ جنریٹرز دیئے ہیں یہ تقریباً تین ہزار کے وی کے ہیں۔ یہ ان شاء اللہ اسی رمضان شریف میں کام شروع کر دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں یہ بھی موجود حکومت کا بڑا کریڈٹ ہے۔

جناب والا! گوادر اور خاران کو بھی دو جنریٹر دیئے گئے ہیں۔ سپورٹس سے متعلق بتاتے ہوئے عرض کروں گا کہ جام صاحب نے پہلی مرتبہ نہ صرف پنجگوہ بلکہ گوادر کو بھی ایک اسٹیڈیم دیا ہے۔ اور یہ زیر تعمیر ہیں امید ہے

کہ انشاء اللہ کسی سال مکمل ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ جام صاحب نے  
کالج کو ایک سینڈیم دے دیا ہے اور ان کی مہربانی سے پنجگورہ میں چلڈن پارک  
بھی دے دیا گیا ہے۔ جس میں پچھے کھیں گے یہ چھوٹی چھوٹی یا تیس ہیں جو کہ ہمارے  
لئے بڑی ہیں، کیونکہ پہلے ۲۸ سال تک وہاں پر نہیں ہوتی ہیں۔ یہ جام صاحب کی  
کوشش ہے اور اگر یہ ہماری رفتار رہتی تو انشاء اللہ ۱۹۹۰ء تک ہماری مسلم لیگ  
پارٹی ساری نشیں جیت لے گی۔

جناب ولاؤ! اب میں سروسر کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں جام صاحب کی  
حکومت میں جتنے لوگوں کو روزگار ملا ہے جتنے ملازموں کو ترقی مل ہے اس سے  
پہلے آج تک نہیں ملی ہے ان مقامی لوگوں کو کچھلے کئی سالوں سے پرموشن نہیں  
ملی تھی اب ملی ہے لیکن میں پھر بھی ایک بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں  
بلکل مطمئن نہیں ہونا چاہیئے ہمیں اپنے ملک کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا ہو گا تاکہ جب  
۹۰ء کے انتخابات آئیں۔ ہمارے فالفین کو ایک سیٹ بھی نہ مل سکے۔ اور ان کے  
کہنے کے لئے کچھ باقی نہ رہے۔ اور ان کے لئے کوئی کام باقی نہ رہے جو وہ کر سکیں۔  
کیونکہ اس وقت ہم اپنے ملک کے لئے سب کچھ کر چکے ہوں گے۔ میں سروسر کے بارے  
میں ایک اور مشورہ دونگا یہاں بے روزگار بہت ہیں اور حد سے زیادہ ہیں۔ جیسا کہ  
ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے کہا تھا کہ ہم اس سال اپنے تین ہزار ملازمین کو  
روزگار دیں گے میں سمجھتا ہوں اس کی پہلی اچھی طرح سے نہیں ہوتی ہے۔  
میں اگرچہ ایکپی اے ہوں مجھے اس کے بارے میں بھی صحیح پتہ نہیں ہے کہ یہ  
ملازمتیں روزگار کرنے کو دیا گیا ہے۔ اور اس پر فلاں فلاں لوگوں کو ملازمت  
دی گئی ہے۔ اس طرح سے اب آپ جن لوگوں کو روزگار دیں تو اس کی

صحیح طریقے سے پبلٹی ہو بلکہ جو چھوٹے چھوٹے مازین ہیں مثلاً کلرک - چپر آئی وہ اگر فتح وار آبادی کے لحاظ سے تعینات کریں تو زیادہ بہتر ہو گا اور اس طرح سے ہر علاقہ زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکے گا۔ جناب والا! میں آخوندیں وزیر اعلیٰ کی قیادت کو خراج تجین پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ دوسال میں ہم دو گنی ترقی کر لیں گے۔ شکر یہ -

### مسٹر چیئرمین۔ مسٹر اجن داس بھگٹی۔

اجن داس بھگٹی۔ مسٹر چیئرمین و معزز ادارکن ایوان! ستر قیاقی سرگرمیوں کے باڑے میں میرے کافی دوستوں نے سیر حاصل بحث کی ہے اب جبکہ اصل مدعا یہ ہے کہ ہر سبرا اپنے اپنے حلقوں انتخاب کے متعلق اس موضوع پر بحث کرے تو میں نے بھی یہ ناگزیر سمجھا کہ میں اپنے کچھ حنیوالات بیان کروں۔

جناب عالی! یہ تو واضح ہے کہ میرا حلقة سارا بلوچستان ہے اور مجھے پورے بلوچستان کی نمائندگی تفویض شدہ ہے جبکہ آبادی لگ بھگ ایک لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اور یہ تمام بلوچستان میں آباد، میں میرے نزدیک نمائندگی صرف اور صرف خدمت گزاری اور ترقی پذیرائی کا نام ہے۔ یہ انسان کی جبکت ہے کہ وہ تعظیم نفس اور ترقی چاہتا ہے یہ جبکت طلب انسان کی روزانہ تاریخ ایسا رہے گی۔ اب ترقی کے مدارج کیا، میں ایک ان پڑھ آدمی تعلیمی روشنی کی طلب رکھتا ہے ایک بھار آدمی کے لئے معابر کی ضرورت ناگزیر ہے۔ بھوک افلس اور غربت اور بے روزگاری یا روزگاری کی طلب رکھتے، میں تاک

ان تکالیف کا اذالہ ہو۔ ایک بنگرا اور ویران زمین آباد ہونے اور قابل کاشت ہونے کی آرزو میں رہتی ہے اور اسی طرح بے آب و گیاہ اور لقی دق صحرا اور پیاساں ان حصول آب میں رہتا ہے ہماری ترقی کے مختلف مدارج ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ان ان کی ہدیثہ ان تمام تکالیف کو دور کرنے کی کوشش رہتی ہے اور حقیقتی المقدور ان سے پچھے بھی نہیں پایا جاتا۔ تاہم سعی اور کوشش ہمیشہ زندگی کے ساتھ ساتھ جاری رہیں گی۔ اور بعض ہم ممبران سو باعیٰ اسلامی بھی یقیناً یہ جبکی خواہشات رکھتے ہیں کہ ہم اپنے اپنے حلقوہ میں ان بیماریوں اور تکالیف سے اپنے عوام کو بچا سیکیں۔ اس غرض سے حکومت نے ہر ممبر کو یقیناً یہی سوچ کر اسی اسکی لائک روپے کسی اسیحات کی نشاندہی کا اعزاز دیا ہے میری نظروں میں ہماری دیانت کی درخواست رکھتا ہے یقیناً اس بنیاد پر عوام کو دو طرح کے فائدے ملیں گے ایک تو ترقیاتی منصوبوں سے فائدہ حاصل ہو گا۔ اور دوسرا ان کو یہ جائزہ حاصل ہو سکے گا کہ ان کے منتخب ممبر کس قدر دیانت دار ہیں اور کس طرح ہم لوگوں کو شاہراہ ترقی پر لے جائیں گے۔ خدا کرے کہ ہم اپنے عوام کے معیار پر پورا اتر سیکیں۔ میری بلوچستان کی ہندو اقلیت میں مختلف طبقات امیر غریب نادار، ما سٹر، ڈاکٹر انجینئر، اور تعلیم یافتہ لوگ بھی موجود ہیں۔ مجھے ان سب کی ترقی و بہبودی کو منظر رکھنا ہے یہی منظر رکھ کر ہمیں اس پار انتخاب لڑنے کی اجازت دی گئی سو ہمارا کام ہے کہ جب قدر ہو سکے عوام کی خدمت

یعنی جو آرڈی جس معاہدے کا اہل ہو گا ہم یہ حق اس تک پہنچائیں یا اس کے بہبود کی کوشش کریں میری نظروں میں تو تمام مادی ترقیوں سے ایک انسان کی ذہنی شکری ترقی کو سامنے رکھنا ہے میری یہ خواہش ہے کہ پاکستان کے ہر باشندے کو نظر عزت سے دیکھوں میری

پڑھا ہے کہ خدا مجھے اپنی اقلیت اور اس موبہ اور ملک کی خدمت اور خیر سکالے کی توفیق دے۔

۸۴- ۱۹۸۵ء میں تمام ممبران صوبائی اسمبلی کو اسی اسی لامک روپے ترقیاتی کاموں کی شاندی کا اعزاز ملا۔ مجھے بھی باقی ممبران کی طرح یہ اعزاز ملا اسکو باقاعدہ اور صحیح استعمال کرنے کیلئے میں نے تمہارے صوبہ بلوچستان کی جہاں جہاں میری ہندوآبادی میم ہے کا دروازہ کیا اولن کے مسائل معلوم کئے اور ان کی ہی فرقوت اور طلب کے لئے میں لے لیا ہے خفندار، قلات، خاران، نوشکی، رالبندیں، سبی، سونی، ڈیرہ بگٹی کے مقامات پر جہاں جہاں میری ہندو برادری کو مذہبی سماجی اور رہائشی تکالیف درپیش حکومت کیمونی ہال کے توسط سے تعمیر کرائے اور دیگر مسائل کے حل پر توجہ دی۔ بنابر و الٰ علاوہ اذین آبنویشی کے لئے چھتر ضلع پنجابی میں ایک سیکھم پر کام کروایا جس سے دہاں کی میری ہندو برادری کو پینے کے پانی کی کافی سہولت ملی ہے علاوہ اذین میں نے ضلع نصیر آباد ضلع پنجابی ضلع ڈیرہ بگٹی اور ضلع لسبیلم میں پختہ شہستان بھومیاں بھی تعمیر کروائیں۔ جس سے یقیناً میری ہندو اقلیت بلوچستان کو ایک اچھا تاثر ملا ہے۔ علاوہ اذین دیبا توں میں بکلی پہنچانے کے منن میں لہڑی میں ایک سیکھم میں نے دی ہے جس پر کام ہو دا ہے علاوہ اذین میں نے نصیر آباد میں ایک مل اسکول کو ہائی اسکول کا درجہ دیا ہے جہاں پر ایک اچھی خاصی تعداد طلباء کی زیر تعلیم ہے علاوہ اس مزیدہ ایک پر ائمہ اسکول ڈیز بگٹ کے لئے بھی دیا ہے۔

اس طرح ۱۹۸۶ء میں میں نے صوبہ بلوچستان کے دور دراز حلقوں میں علم کی روشنی پھیلانے کے لئے لسبیلم، خفندار، چمن، مستونگے، المستونگ روڈ

کانک ہرنائی لور الائی مانچی پور، نفیر آباد لہڑی سنی چلاں خان پھنڈال کوئٹہ ڈیم بھی  
بھاگ کے لئے پرائمی اسکولز کی اسیکمات دی ہیں علاوہ انہیں مختلف حلقوں  
میں سڑکیں، دیہا توں میں داٹسپلائی اور رورل ہیلتھ کی اسیکمات بھی  
دی ہیں جن سے یقیناً مشتبث اثرات رو نہما ہونگے۔ اور تم دہبی آبادی میں ترقی  
کے کام کئے ہیں۔

جناب عالی! میں آپ کے توسط سے یہ کہی کہوں گا کہ میری بلوچستان کے  
ہندو اقلیت کی ایک جائیز ہے ان تکے عہاد گاہوں کی تزیین و مرمت کی جائے اس  
مقصد کے حصول کے لئے میں حکومت کو درخواست کروں گا کہ اس کے لئے فنڈ  
دیئے جائیں۔ چاہے یہ پاپولیشن بنیاد پر ہو یا جام صاحب اپنے فنڈ سے میری  
ہندو اقلیت کے حوصلہ افزائی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے فنڈ سے  
کچھ ہمارے علاقے کی بہتری کے لئے عنایت فرمائیں۔ جناب والا! پچھی آبادی اور  
سات مرلہ اسیکم کے بارے میں اپنے تاثرات پہلے پیش کر چکا ہوں۔ یہ ایک اچھی اسیکم  
ہے اچھا منصوبہ ہے میں امید کرتا ہوں کہ میری ہندو اور غریب اقلیت کو بھی  
اولیت دی جائے گی آخر میں، یعنی اس بات کی خوشی ہے کہ میں نے تم بلوچستان  
کا دورہ کیا ہے اور بلوچستان کی ہندو برادری کے مسائل میں حکومت بھی بہت دلپی  
لے رہی ہے۔ اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ ہندو برادری دیگر قوموں کے  
طرح تعمیر و طلن کے جذبے سے سرشار ہے اور کام کر رہی ہے۔ اور حکومت بھی  
ان کے مسائل کی طرف توجہ دے رہی ہے۔ شکریہ۔

## مہر لفیر میسح :- بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب والا! جیسا کہ قائد اعظم صاحب نے فرمایا تھا کہ اقلیتیں ہماری مقدس امانت میں لیکن پچھلی حکومتوں نے جو اس مقدس امانت کی حالت کی ہے وہ آپ کے سامنے ہے پچھلی حکومت نے ہمارے ادارے چھین لئے ہم پر گولیاں برسائی، میں جو وہ کر سکتے تھے کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک وزیر صاحب نے کہا تھا کہ ان کے مقدس ادارے چھین لو یہ اقیلت و اے خود مرجائیں گے شاید اب ان کا اپنا پستہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ اس نے اس کا لعاظ نہیں رکھا۔ اب جب عوامی حکومت کا در آیا ہے یہاں پر مسلم لیگ کی حکومت قائم ہوئی ہے جو قائد اعظم کا فرمان تھا اس نے اس کو اپنا یا ہے اور موجودہ حکومت نے کہا اقلیتیں ہماری مقدس امانت ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے اور میرے ساتھی نے بھی فرمایا ہے کہ ہمیں بھی برا بر لائق دیا جائے جبکہ پہلی حکومتوں نے اقلیتوں کو کوئی حقوق نہیں دئے تھے اس موجودہ مسلم لیگ کی حکومت نے ہم کو اب وہی حقوق دیئے ہیں جو دوسرے شہریوں کو دیئے ہیں اور جو دوسرے ایم پی اے کو دیئے ہیں۔ میں وسائلیاں وہی فنڈ نہ دیئے ہیں ہمارا اعلقہ پورا بلوچستان ہے پہلے تو اپنی اسیکامات دنیا بھی مشکل تھا۔ میں خود ٹوب اور خفسدار تک گیا اپنی حکومت کی باتیں ان کو بتایا ہمارے موجودہ مسلم لیگ کی حکومت کیا کرنا چاہتی ہے لوگوں نے اسیکامات دریں اور ہم نے ان کو اپنی اسیکامات میں رکھا۔ خدا کا شکر ہے کہ ۱۹۸۵ء کی اسیکامیں مکمل ہوئیں ٹوب سبی میں ہم نے کیمونٹی ہال بنائے ہیں جس کا افتتاح ہمارے قائد ایوان نے کیا تھا اور ہماری اقلیتیں موجودہ حکومت کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا ہی میں۔ کیونکہ جس طرح اس حکومت نے اقلیتوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے پچھلے سال میں نے بچیوں کے ایک اسکول

کوچھ لا کہ روپے دیئے پہلے بچیاں سانس نہیں پڑھ سکتی تھیں اب سانس پڑھ رہی ہیں  
ان کو سانس کا سامان دیا ہے اس طرح دوسرے اداروں کو بھی فنڈ دیا ہے۔

ہم نے اپنے سو شل اداروں پر بھی پوری توجہ دی ہے اور کام کر رہے ہیں۔  
ہم نے بھی اقلیتوں کے لئے سو شل فنڈ دیئے۔ صحت کے متعلق جیسا کہ کہا گیا ہے۔  
ہمارے مسیحی اداروں میں جو مریض آتے ہیں ان پر ہم پوری توجہ اور سہولیات دیتے  
ہیں۔ ان کی بہتر خدمت کے لئے ہم نے ان اداروں کو فنڈ زبھی دیتے ہیں۔  
ہماری اقلیتوں کے لئے زیادہ فنڈ زدیئے کیونکہ اقلیتوں کے لئے نہ تو کوئی ان کے  
باغات ہیں نہ ان کے بند ہیں اور نہ کاریز، میں ان کی کوئی زراعت نہیں ہے باقات  
نہیں ہیں وہ تمام عرصہ ملازمت کرتے ہیں جب وہ ریٹائر ہوتے ہیں میں نے ان کے  
لئے ایک رہائش اسکم رکھی۔ تاکہ غریب مسیحی اقلیت جو تمام زندگی چالیں، پچاس سال  
خدمت کرتے ہیں تو ان کو سرچھپانے کے لئے جگہ نہیں ملتی ہے اس کے لئے ہم ایک رہائشی  
اسکم رکھیں جس سے اپنے پیسے سے زین خریدیں جائے جس اسکم میں ہسپتال ہوشائیگ  
سنٹر ہو ہر قسم کی سہولت ہو پہلے تو ہمیں یہ اسکم گھاٹے میں پڑھنی لیکن میں قائد  
ایوان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ آپ پی اینڈ ڈی میں جائیں  
اس اسکم بوسات ہرلے اسکم میں ڈالیں۔ تاکہ یہ اسکم ضائع نہ جائے آخر میں قائدیوان  
کا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمیں براہمی کا حق دیا ہے پہلی کسی حکومت نے  
یہ حق نہیں دیا تھا اس لئے ہم موجودہ حکومت کے شکر گزار ہیں۔ کہ ہمارے مسائلے  
پر توجہ دے رہی ہے۔ شکر یہ۔

**سردار شمار علی:** جناب اسپیکر! میں آپ کا ممنون و مشکور ہوں

کہ آپنے مجھے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔ جناب والا بلوچستان اور پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ اس سے پہلے کسی حکومت نے اپنے عوام پر اتنا اعتماد نہیں کیا۔ کروہ اپنے ترقیاتی پروگرام کو اس علاقے میں اپنے ممبران کے توسط سے آگئے بڑھانی ہمارے ساتھ وزیر اعلیٰ صاحب کا یا ایک فتم کا احسان ہے جو انہوں نے ہم پر کیا ہے۔ انہوں نے ہم پر اعتماد کیا تاکہ ہم اپنے علاقے میں ترقیاتی سرگرمیوں کو خود آگئے بڑھائیں اور جس طرح بھی ہو سکے اسے عوام تک پہنچائیں۔

جناب والا! جہانتک ترقی کا سوال ہے تو ہر ذی شعور انسان گواہ ہے کہ جب سے اس صوبے میں سول حکومت وجود میں آئی ہے ترقیاتی کام شروع ہو چکا ہے۔ اور ان شاء اللہ ہم اپنے دور حکومت میں کوشش کریں گے کہ اس صوبہ کا نقشہ بدلت دیں۔

جناب اسپیکر! میں آپکے اور اس معززہ ایوان کے توسط سے وفاقی حکومت سے چند گزارشات کروں گا۔ کہ ترقیاتی پروگرام قطعہ زمین کے بغیر آگئے نہیں چل سکتا۔ چاہیے وہ تعلیم ہو یا جو کچھ بھی ہو۔ میں اپنے مخصوص حلقوں کی بات کر رہا ہوں ہماری سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ ہمارے علاقہ میں زمین ناپید ہے ہمارے ہاں وزارت دفاع کی ایک بڑی زمین موجود ہے میں اپنے ترقیاتی پروگرام میں ایک پرائمری اسکول کی تعمیر کیلئے تقریباً دوا بیکڑ زمین کے لئے کشومنٹ بورڈ کے توسط سے گزارش کی تھی کہ مرکزی حکومت کی وزارت دفاع مجھے یہ دوا بیکڑ زمین مجھے اس مقصد کے لئے دیدے کیوں نہ میں اپنے علاقے میں ایک پرائمری اسکول بنانا چاہتا ہوں۔ جناب والا! آپکی اطلاع کیلئے یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اسوقت مری آباد میں پیسوں کیلئے صرف ایک پرائمری اسکول کرنے کے ایک مکان ہے۔ یہ مکان دو گروں پر مشتمل ہے۔

جبکہ ساڑھے نوسوپھیاں اس میں زیر تعلیم میں۔ آپ خود اندازہ فرمائیں کہ ساڑھے نوسوپھیاں اور دو محمرے کی ایک چھوٹی سی مارت جس کا کراچیہ معمکہ تعلیم دیتا ہے۔ یہاں کس طرح یہ بچیاں تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔

جناب والا! چنانچہ میری درخواست پر نشوندہ بورڈ نے مجھے جواب دیا کہ منڈکوہرہ زمین کی قیمت ہم آپ سے تیس روپے فی میٹر کے حساب سے چار بج کریں گے۔ جناب والا! اس طرح اس کی قیمت ستائیس لاکھ روپے ہوتی ہے۔ تاہم میں نے وزیر اعظم صاحب کے دورہ کوئٹہ کے دوران ان سے عرض کیا کہ آپ کے پانچ نکاتی پروگرام میں تعلیم کا فروع سرفیٹ ہے۔ ظاہر ہے کہ تعلیم ہوا میں تو نہیں دی جاسکتی کیونکہ بلڈنگ ہوا میں نہیں بنائی تھی لہذا میں گزارش کی کہ منڈکوہرہ زمین ہمیں بلکل مفت دیجاتے تاکہ اسکوں تعمیر ہو سکے۔ درستہ ہم تعلیم کے میدان میں اپنا ٹارگٹ حاصل نہیں کر سکتے۔ لہذا میں نے گزارش کی کہ وزارت دفاع اس مقصد کیلئے ہمیں یہ زمین بالکل مفت دیدے تاکہ اسکوں کی بلڈنگ کی تعمیر ہمارے بچیوں کے لئے ہو جائے۔ جناب والا! اس پر انہوں نے کیا فیصلہ کیا مجھے تا حال اس کا جواب نہیں ملا۔ اس لئے میں ہمواری حکومت اور وزیر اعلیٰ صاحب کو اس معرضہ ایوان کے توسط سے درخواست کرتا ہوں کہ جس قدر حدی ہو سکے وہ اس معاملے کوہ نمائائے یا تو ہمیں یہ زمین بلکل مفت دیدیں اور کسی بجوری کی بناء پر ایسا ممکن نہ ہو تو وہ اسکی آدمی قیمت وصول کر لیں۔ پی اینڈ ڈی ولے ہم سے آئیں مانگ رہے ہیں اور یہ مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا لوگ مجھ سے اسکوں مانگ رہے ہیں لیکن میں اس بجوری کی وجہ سے اپنے پروگرام کو آدمی شکل نہیں دے سکا۔

جناب والا! آخریں میں صوبائی وزیر اعلیٰ کا ممنون و مشکور ہوں کہ  
اپنے نے ہم پر اعتماد کیا اور میں ایوان کے تمام معزز ممبران سے امید کرتا ہوں  
کہ وہ اشاد اللہ اس اعتماد پر پورا اتریں گے۔ شکر یہ۔  
(جناب دُبی اپیکر تشریف لائے اور کرسی صدارت پر ممکن ہوئے)

### وزیر اعلیٰ : بسم اللہ الرحمن الرحيم

محترم جناب اپیکر صاحب! معزز الائین اسمبلی اور میرے رفقائے کا امامیرے  
لئے یہ بڑی مسروت اور خوشی کا مقام ہے لیکن جب میں بچوں کی طرف دیکھتا ہوں  
تو مجھے خاص طور پر افسوس ہوتا ہے کہ کس طریقہ سے اہم ملکی معاملات کی  
بات ہو رہی ہے اور خصوصاً وزراء صاحبان کی سیاستیں مجھے خالی نظر آ رہی ہے  
میرے لئے ضروری ہے کہ میں آپکے سامنے ترقیاتی پروگرام کا ذکر کروں۔  
جناب والا یہ مانا ہوا اصول ہے کہ مایہ کے بغیر لمحہ بکھر نہیں۔ اگر ارجمند اس  
صاحب ہوتے تو واضح کرتے میرا مطلب یہ ہے کہ پلیسے کے بغیر ترقی کی گاڑی نہیں  
چل سکتی۔ لیکن بڑے افسوس کا مقام ہے جب لوگ بلوچستان کی ترقی کے  
موجودہ دو سال کے دور میں دیکھتے ہیں کہ کام ہو رہا ہے یہ ان کی آنکھوں  
میں کھلتا ہے۔ وہ پروپریگنڈہ شروع کرتے ہیں کہ بلوچستان کے لوگوں  
میں کام کرنے کی اہلیت نہیں۔ جو کام آپ بلوچستان کے صوبہ کے لئے کریں گے  
وہ ہوا ہو جائیگا۔ وہ چلا ہے ہیں کہ بلوچستان کی حکومت کو نااہل بتلایا جائے۔  
تاکہ مرکز کی مالی امداد میں کمی آجائے یہ وظیرہ ہمیشہ اختیار کیا جاتا ہے۔ آج  
کا نہیں بلکہ یہ بہت پہلے کا ہے۔ میں آپکو تبا ناچاہتا ہوں کہ پاکستان کو

آنادی ملی یہ مملکت وجود میں آئی تو اس وقت وہ بلوچستان کو صوبہ کا  
دہ جہہ دینے کو تیار نہیں تھے کہا جاتا تھا کہ بلوچستان کے لوگ حکومت  
چلانے کے اہل نہیں ہیں پھر آپ نے دیکھا کہ بلوچستان کے لئے ایک مشاورتی  
کونسل دینے کے لئے بڑی تگ دو ہوئی بلوچستان کو ایک مشاورتی  
کونسل بھی ملی لیکن وہ تین چار ہمینے بعد خود خود چلی گئی۔ یہ تا شہر ہمارے اپنے  
یاد دوست دیتے ہیں اس میں ہمارا قصور نہیں ہے اگر مرکز میں رہ کر  
انہوں نے بلوچستان کے لئے آواز نہیں اٹھائی تو اس میں ہمارا اکیا قصور  
ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ بلوچستان کی ترقی اور خوشحالی ان کی اپنی ترقی اور  
خوشحالی ہے۔

ہو جائے میں نے سمجھی یہ نہیں کہا کہ آپ اس موجودہ حکومت کو تھین پیش  
کر رہیں شاباش دین لیکن بلوچستان کی ترقی پر جو بحث ہوتی ہے تو آپ  
ملاعظہ فرمائیں ذرا بیچوں کی طرف دیکھیں۔ مجھے ایک مثال یاد آتی ہے جو میں  
آپ کو سناتا ہوں ایک میان تھا پچارہ اسکی بیوی تھی میان ہیش  
محنت کر کے کچھ لایا کرتا تھا لیکن اسکی بیوی کہا کرتی تھی کہ ہائے اپنے ملک  
کی کھجور۔ میان کہتا کہ میں یہ لاتا ہوں پھر بھی لئے میری چیز اچھی نہیں نظر آتی  
آخر وقتگ آگیا اور کھجور کا درخت کاٹ ڈالا اور کھجور کی پیش یعنی بان لگادی  
گئی کادن تھا بیوی نے کہا آہا آج کتنی اچھی ہوا لگ رہی ہے۔ میان نے کہا کہ  
اب یہ حال ہے اس نے اپنے مکان کو بھی جلا دیا۔ جناب والا یہ صورت حال  
ہے بلوچستان کی موجودہ حکومت کے دور میں ترقیات ہوئی ہیں اور اب ہر  
مبر گواہی دیتا ہے کہ کام ہوا ہے لیکن جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ ان کے

کافوں نے یہ سُننا بھی گوارہ نہیں کیا بہر حال میں اس کا ذکر تو نہیں کروں گا۔ لیکن اتنا بتانا چاہوں گا کہ ترقی کی ابتداء ہو چکی ہے اب الگ کوئی اسے نہ مانے تو لمیں سمجھتا ہوں کہ اب یہ بات ماننے سے آگے گزر چکی ہے۔

جناب والا! یہ ترقی کا درجہ ہے ترقی کی ابتداء ہو چکی ہے تو الگ کوئی نہ مانے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ اب اس سے بات گزر چکی ہے اس کے لئے اتنی بڑی شہادت ممبرانِ اسلامی دے چکے ہیں اس سے بڑی شہادت کوئی نہیں ہو سکتی ہے اب میں آپ کے سامنے کچھ اور ترقیاتی کاموں کے بارے میں تفصیلی طور پر بیان نہ کروں گا کہ ہم نے کہاں کہاں ترقیاتی کام کئے ہیں اور موجودہ حکومت نے کیا کچھ کیا ہے اور آئندہ ہم کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جناب والا! جیسا کہ آپ کو علم ہے موجودہ سال کا ترقیاتی بجٹ ایک سوچہ بیس کروڑ روپے کا ہے ممبرانِ اسلامی کے لئے ترقیاتی اسیکھیوں کے لئے پچاس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اور ممبرانِ اسلامی نے جو ترقیاتی اسیکھیوں نے دری ان کی تعداد ۱۵۰۰ سو ہے ان اسیکھات کی نشاندہی ہمارے معززہ ارادیوں نے کی ہے اب میں محکمہ تعلیم کے متعلق آپ کو کچھ تفصیلات بتاؤں۔ ممبرانِ اسلامی نے جو پر امری اسکول تجویز کئے ہیں ان کی تعداد ۱۹۲ کے قریب ہے مذکول جو ہمارے ممبرانِ اسلامی نے تجویز کئے ہیں وہ بیالیں ہیں اور سال روان میں کھلنے والے پر امری اسکول جو بنائے گئے ہیں وہ پچھے سو کے قریب ہیں آپ اخوازہ کریں تکنی زیادہ تعداد ہے آپ نے بھی اس بلوچستان میں وقت گزارا ہے آپ یہاں پیدا ہوئے ہیں یہاں پر آنکھیں کھوئی ہے کیا ایک سال میں کچھ سو کے قریب اسکول کھولنا متعجزہ سے کم نہیں۔ لیکن بڑے انسوں کی بات ہے جب آپ افبا ر پر ٹھیک ہیں جلسے دیکھیں جلوسوں میں تقاریر سُنیں آپ کو یہ چیز نظر سے کئے گے۔

یہ کہا جاتا ہے کہ یہ نااہل حکومت سے۔ یہ حکومت کسی قابل نہیں ہے ان کو حکومت کرنے کا حق نہیں ہے میں آپ کو لہتا ہوں جو حکومت اپنے عوام کے لئے کام کرے وہ سب سے زیادہ جمہوری حکومت ہے اور ایسی حکومت کو حکومت کرنے کا حق حاصل ہے ایسے لوگوں کو جنہوں نے اپنے عوام کو نظر انداز کیا ہے انہیں کوئی حق نہیں ہے۔ ہم نے پرائمی اسکول کا درجہ بڑھا کر ان کو ڈیل اسکول بنایا ہے ان کی تعداد پچاس کے قریب ہے سال روائی میں جن ڈیل اسکولوں کو اپنگڈیٹ کر کے ہائے اسکول کا درجہ دے دیا ہے ان کی تعداد بیس ہے اور سال روائی میں صحت کے بنیادی مراکز جو قائم کئے گئے، میں ان کی تعداد بھی پہلے سے زیادہ ہے صحت کے لئے مراکز جو عوام کے منتخب نمائندوں نے تجویز کئے، میں ۳۱۵ کم قریب ہیں۔ جناب والا! ممبران کی جانب سے جو ورل ہیلتھ سنٹر تجویز کئے گئے، میں ان کی تعداد دو ہے اور محکمہ کی طرف سے جو تجویز ہوئے، میں ان کی تعداد پچھے ہے سب لوگ جانتے ہیں کہ پانی کی بھی بہت اہمیت ہے اور یہ بنیادی ضرورت ہے پانی کے بغیر انسان اور جانور نہیں جی سکتے، میں اس بنیادی چیز کو بھی ہمارے معزز ادائیں نے نظر انداز نہیں کیا ہے ہمارے معزز ادائیں نے ستر کے قریب آبتوشی کی اسکیمیں دی ہیں اور سال روائی میں جو واٹر سپلائی کی اسکیمیں مکمل ہوئی ہیں ان کی تعداد پینتالیس کے قریب ہے۔ اور سال روائی میں پانی بجلی سٹریکیں جو ہماری بنیادی ضرورتیں ہیں ان پر خاص توجہ دی گئی ہے بجلی کی ۳۱۵ اسکیمیں رکھی گئی ہیں اس سے ۳۱۵ دریافت کو بجلی فراہم کرنے کے لئے ہمارے معزز ادائیں نے تجاویز دی ہیں جن واٹر سپلائی اسکیمات کو ہم نے مکمل کیا ہے ان کی تعداد ۳۶ کے قریب ہے ممبران کی طرف سے جو ٹیوب ویل کیئے

تجاویزدی میں ان کی تعداد ۱۸۳۱ ہے آپ جناب والا! اس تعداد کو ملاحظہ فرمائیں گتفنڈیادہ ہے آپ سابقہ ۲۸ سال کو بھی دیکھئے کبھی اتنی زیادہ تعداد میں ٹیوب ویل نسبت کرے گئے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ رفتار آپ کو کسی دوسرے میں بھی نہیں ملے گی لیکن پھر بھی یہاں بات ہوتی ہے کہ اس صوبہ میں ترقی نہیں ہو رہی ہے۔ ان کو یہ چیز نظر نہیں آتی ہے اور یہی شکایت ہے جس م禽ل میں بیٹھو ہر جگہ اپنی چرچا ہو گا کہ یہاں تو کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے اگر نہیں ہو رہا ہے تو یہ میران سمبلی جو آج واضح طور پر کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے کس قدر ایکمادت کی نشاندہی کی ہے اور کتنی ایکمیں مکمل کی ہیں یہ شہادت ہراس شہادت سے بلند تر ہے۔ جوہ باہر ہوتی ہے لیکن مجھے بہت افسوس ہوتا ہے ہمارا مجھان ہمیشہ تفرقہ باذی کی طرف رہا ہے نااتفاقی کرتے ہیں ہم کبھی یہ نہیں سمجھتے ہیں کوئی اپنے حکام کرتا ہے بہتر کام کرتا ہے اس کو تحسین دیں۔

مسٹر فضیلہ عالیافی۔ جناب والا! اب جبکہ قائد ایوان صاحب تقریرہ فرمائے ہے، میں اب ان پر چیزوں کا تقيیم کرنا یا ہاؤس میں آنا جائز نہ کر دیں۔

مسٹر ویٹی اسپیکر۔ مہربانی کر کے پرچیاں بھیجننا بندا کر دیں۔

وزیر اعلیٰ۔ برطی اپنی بات ہے میں ان کا شکریہ ادا کرنے چاہتا ہوں۔ انہوں نے آپ کی توجہ اس طرف مہندول کر دی ہے۔ جناب والا! یہ جو بلڈنگ آور ہیں ہم بہت زیادہ دستے ہیں میں پہلے بھی کہہ کلماں

کہ یہ جو بلڈوزر کی آواز اور اس کی گریج آپ نے سنی ہوگی۔ جیسا کہ ہمارے معزز وزیر جناب گھیران صاحب نے بلڈوزروں کے متعلق کہا ہے بلڈوزروں کی آواز کے متعلق کہا ہے اس کی گڑگڑا ہٹ کے متعلق کہا ہے۔ ہم نے اپنے معزز ممبران کے توسط سے بلڈوزر ہاؤزر کے لئے تین کروڑ پچاس لاکھ روپے کی رقم دی ہے۔ یہ بہت بڑی رقم ہے۔ آپ اندازہ فرمائیں کتنی زیادہ رقم تین کروڑ پچاس لاکھ روپے ہے اور سال رواں میں بھی ایم پی اے صاحبان نے ڈیڑھ لاکھ گھنٹے دیئے، میں آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ آیا پہلے کبھی اتنی بلڈوزر آور غریب کسانوں کو ملے تھے بوجپستان کے غریب عوام نے غریب کاشتکاروں نے اتنے بلڈوزر آور خواب میں بھی نہیں دیکھے ہوں گے۔ اتنی کشیر تعداد میں بلڈوزر آور ممبران اسمبلی نے دیئے، میں۔

اب جناب والا! فلم سے مارکیٹ تک سڑکیں بنانے کا میں کچھ ذکر کروں ہم نے اس اہم شعبے کو بھی نظر انداز نہیں کیا ہے اور انشاہ اللہ ہم اس سڑکوں کے اہم کام کو ایشیانی ترقیاتی بنک کی مردم سے مکمل کر دیں گے۔ اس کی اولاد سے سال رواں میں انشاہ اللہ ۸۵، کلومیٹر لمبی پختہ سڑکیں تعمیر کر دیں گے۔ اس کے علاوہ سال رواں میں بھی پیش ڈولپنٹ پروگرام کے تحت ۳۵ کم و ڈروپے رکھے گئے ہیں۔ بوجپستان مائینز یریکیشن کے لئے ۲۸ ایکیون رکھی گئی ہیں اور ان میں چار مکمل ہو جائیں ہیں۔ ہاتھ پر کام ہو رہا ہے۔ ہمارے دوست مالک جو ہماری اولاد کر رہے ہیں۔ ہم نے ان کی اولاد کو بھی صائع نہیں کیا ہے۔ میں اپنے جن دوست ممالک سے

امداد ملتی ہے۔ ہم اس کو بہت احتیاط سے استعمال کرتے ہیں کوئی فنڈ سے جاری اسکیوں کی تعداد ۲۰ ہے کوئی اچھا دوست ہے ہمیشہ ہماری امداد کی۔ اور اس میں مکمل شدہ اسکیوں ۲۲ ہیں باقی ۱۸ پر کام جاری ہے ہمارے کوئی کے نمبر ان یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ کہیں گے کہ آپ نے کوئی کام نہیں لیا ہے تو میں اب کوئی کام ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جناب والا! کوئی واطر سپلائی اسکیم کے لئے اب کوئی کام ذکر کرنا چاہتا ہوں (تالیاں) آپ دیکھیں گے کتنی خلیر قم ہے۔ ہمارے ۱۹ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں (تالیاں) وزیر بلدیات صاحب نے گڈانی واطر سپلائی اسکیم کے متعلق شکایت کی ہے اگر یہ وزیر بلدیات سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے کیا اقدام کیا ہے؟ (تالیاں) وزیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے کیا اقدام کیا ہے؟ اگر گڈانی کی واطر سپلائی اسکیم میں کوئی خافی ہے اور مکمل نہیں ہے تو اگر گڈانی کی واطر سپلائی اسکیم کے بجائے اسیبلی میں ذکر کریں اور متعلقہ وزیر صاحب اس کے متعلق کارروائی کے بجائے اسیبلی میں ذکر کریں اور یہاں اگر اپنا رونا رہیں۔ اختیار وزیر صاحب کے پاس ہے وہ خود اس پر کارروائی کریں اور فوری طور پر اسکی تحقیقات کریں۔ لیکن وہ اسیبلی میں یہ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے یہ کمی دیکھی ہے اور یہ اقدام کیا ہے۔

اسی طرح ڈیوبنٹ کرنے ۲۱ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ کی حکومت شہری آبادی کے لئے کام کچھ نہیں کر رہی ہے۔ پہلے حکومتوں نے اس پر توجہ نہیں دی ہے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔ مجھے امید ہے آج تو سب کو نظر آتا ہو گا وہ خلا کے واسطے یہ آنکھیں ذرا کھولیں ہم ناہل لوگوں نے بھی کوئی اچھے کام کئے ہیں تو ان کا معلو کو ہماری خدمت کو نظر انداز نہ کرو۔ اگر ہم نے خدمت خلق کی ہے اور آپ سمجھتے ہیں تو ہم اس کے لئے دو بول ہیں۔

کیا دو بول بولنے بھی گوارا نہیں، میں۔

ہم نے کوئی سیور تج کے لئے بھی چوبیس کروڑ روپے رکھے ہیں اس رقم کا آپ تو تصویر کریں کوئی وقت تھا کہ سارے بلوجستان کا بیٹ ۲۳ کروڑ روپے تھا اب صرف سیور تج آسٹم پر چوبیس کروڑ روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ میں اپنے معززہ ممبر غفور بلوچ صاحب کا بھی شکر یہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس حکومت میں رہ کر اچھے کام کئے اور اب تمام حقوق عوام کے سامنے پیش کئے ہیں انہوں نے بلوجستان میں ترقیاتی کام کئے ہیں۔

محضے امید ہے محترم ممبر صاحب مزندر کام کریں گے۔ آنڑہ ڈیم کے لئے وزیر اعظم صاحب نے چودہ کھڑ روپے دیئے ہیں۔ ہم اس آنڑہ ڈیم کو مکمل کریں گے۔ میں نے گواہ کے لئے اور پانی کی آسموں کے متعلق بھی سوچا تو پھر گواہ کے عوام سڑکوں پر نہیں آئیں گے کہ پانی نہیں ہے۔ وہاں پر تو پانی بہت ہو گا۔ (تالیاں) پھر ان کو کوئی اور جواندیکھنا پڑے گا پانی بھی ہو گا۔ بجلی بھی ہو گی۔ سڑکیں ہوں گی۔ سکول ہوں گے کامیابی ہوں گے پھر ان کے لئے کوئی جوان نہیں ہو گا۔ پھر اپنی پسند اور ناپسند کا سوال آئے گا۔ پھر چہروں کو دیکھا جائیگا خوبصورتی کو دیکھا جائے گا کام کو نہیں دیکھا جائے گا۔ (تالیاں) کویت فنڈ سے نو کروڑ روپے کی لائگت سے تین سو دیہات کو بجلی پہنچانی جائے گی۔ میں آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ ہم نے کبھی بخل سے کام نہیں لیا ہے۔ ہم میں سے جو بھی کام کرتے ہیں اس کی تائید کرتے ہیں۔ یہ کویت فنڈ لانے والا شخص کون ہے یہ کویت فنڈ لانے والا شخص جنہیں محمد فنیاد الحق صاحب ہیں۔ بلوجستان میں آپ جو بجلی کو تو سیع دیکھتے ہیں وہ اس مردمومن کی مرہون منت ہے۔ ہم

اس نے ان کا شکر یہ ادا کرنا چاہتے کہ انہوں نے بلوچستان کی ترقی کے لئے ایک مستقل راجحان پیدا کر دیا ہے اور ہماری موجودہ حکومت کی یہ کوشش ہے کہ اس راجحان کو ختم نہ ہونے دیا جائے اس کو زیادہ کرو۔ ہم پیسے کہاں سے تلاش کرتے ہیں پتہ نہیں صدر ضمایر الحق کہ ہر کو ڈھر سے پیسے لاتے ہیں۔ ہر دوست ملک سے امداد کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے وزیر پر اچھے صاحب بھی کہا ہے کبھی ہم ادھر جا رہے ہیں کبھی ادھر ہاتھ پھیلارہے ہیں۔ ہر طرف امداد کی کوشش کر رہے ہیں۔ بلوچستان کی ترقی کے لئے کہیں سے بھی سورس حاصل ہوا ہم کسی فتنہ کی کمی نہیں کر سکے اور بلوچستان کی ترقی کے لئے حتیٰ المکان کوشش کریں گے۔

جناب والا! میری محترمہ بہن فضیلہ عالیانی صاحبہ نے پوچھا تھا کہ چھلی بندر کے متعلق بتائیں میں ان کو تبلانا چاہتا ہوں کہ چھلی بندر کے لئے پیپاس کروڑ کی خظیر رقم رکھی گئی ہے انشاء اللہ چھلی بندر پا یہ تکمیل کو ہنسپے گا اور حکومت کا یہ عظیم کان نامہ ہو گا۔ اور اس ایوان کا ہر فرد قابل تعریف ہو گا۔ قابل تحسین ہو گا۔ کہ آپ کے مکران کے ممبران کی بدولت کام پایہ تکمیل کو ہنسپے گا۔ اسی طرح گواہ کے ہادری کا سروے مکن ہو چکا ہے۔ بھی وہاں چھلی بندر بنے گا۔

اب میں پوچھتا ہوں اپنے مکران کے بھائیوں سے اس سے پڑھ کر کیا کیا جائے۔ یہ حکومت آپکی ہے اور آپ کے تعاون سے ہم مکران کو ترقی دیں گے اور اگر موقع ملا تو انشاء اللہ سڑک جس کے متعلق ذکر ہوا ہے اس کو بھی ضرور پختہ کریں گے۔ پھر اس پر اپنے پر اور مکران ڈویژن پر رشک کریں گے۔

جناب والا! میں یہ عرض کروں گا یہ ترقی کی رفتار دیکھ کر کسی کے دل پر چوت لگے گی تو میں یہ بھونگا کہ اس سے بڑھ کر چوت میں لگاؤں گا۔ یہ

چوٹ کیا ہوگی یہ ترقی کی چوٹ ہوگی دوسری چوٹ کیا ہوگی وہ امن امان کی ہوگی۔ اور پساد کی اور خلوص کی چوٹ ہوگی۔

جناب والا! پڑھ فیدر کیتال کے متعلق منصوبہ بندی اور ترقیات کے وزیر پر اچہ صاحب نے آپکی خدمت میں صورت حال پیش کر دی ہے۔ میں نے اس سلسلے میں کیا خدمت کی میں اسکی تفصیل میں نہیں جانا پا جاتا۔ جناب والا! بڑے بڑے سبوت تھے انہوں نے بڑی کوشش کی ہے کہ بات نہ بنے لیکن اللہ کا فضل و کرم تھا اور آپ کی اور ملوجپستان کے لوگوں کی دعائیں تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس منصوبے کو کامیاب کیا۔ اور جلد ہی پڑھ فیدر کیتال پر کام شروع ہو جائے گا۔ (تالیاں) جناب والا! کنیڈا جیسے ہمارے دوست مالک سے، ہم مدد مل رہی ہے بجلی کی توسعہ کے سلسلے میں نصیر میکل صاحب کو یہ خوشخبری سنانا چاہتا ہوں کہ اس سکھم کے تحت سہراب نال اور وڈھ کو انشاء اللہ بجلی پہنچ جائے گی اور ان بڑے بڑے دعوے داروں نے جو دعوے کئے وہ اپنی جگہ اب آپ کا فادم وہاں بجلی پہنچانے گا۔ (تالیاں) —

جناب والا! معزز اراکین کی بہت سی باتیں میں جن کا ذکر انہوں نے کیا ہے جہاں تک میرے غریز دوست اقبال کھوس نے تین چیزوں کی تھیں کہ میں نے چودہ ہزار بلڈنگز کا اعلان کیا تھا لیکن ان کے پیسے ریلینز نہیں ہوتے۔ میں ابھی تحقیق کر کے آیا ہوں یہ پیسے ۱۹-۷-۶ کو مشینری مینٹیشن کو پہنچا دئے گئے، میں وزیر متعلقہ کو جو میہاں بیٹھے ہوئے میں ہمراست دیتا ہوں کہ وہ اس کی تحقیق کریں کہ یہ پیسے مشینری مینٹیشن نے ابھی تک کیوں تقيیم نہیں کیا (تالیاں) دوسری شکایت انہوں نے فیول کے رقم کے بارے میں کی ہے۔ اجنب بغیر فیوں

کے نہیں چلتا وہ کسی اچھے ٹینکنیکل ادازے سے زمین داروں سے دستول کرتے ہیں لیکن مجھے امید ہے کہ وہ اسی بھی تحقیق کریں گے کہ اسیں کس کی غفلت ہے کیونکہ یہ نہیں کہ غفلت کو صرف غفلت ہے کہ مالا جائے بلکہ ایسے افراد سے آئندہ پوچھا جائے گا۔ لہذا آئندہ ہر فرد یہ سمجھے کہ یہ جواب دہ ہوں ہمیز عاصبہ کیا جائے گا تاکہ سرکاری پیسوں کا اس طرح کھلے بندوں منیاع نہ ہو۔ سرکاری پیسہ ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ وزیرِ رعات کی تحقیقات کریں گے۔ جناب والا! آپ کی خدمت میں تبلانا چاہتا ہوں کم علیٰ محمد رضا صاحب نے بھی شکایت کی ہے۔ اس شہادت کو شہادت سمجھنا چاہیئے کیونکہ شکایت اسمبلی کا ممبر کہدا ہے کون کہتا ہے؟ جیسے مکران کے عوام نے ووٹ دیکھا اس ایوان میں بھیجا ہے میں وزیرِ بلدیات سے کہوں گا کہ وہ فوری طور پر اس کی تحقیقات کریں۔ ان کی وجوہات کیا، میں اگر تعیر کی حالت ختنہ ہے۔ تو مجھے امید ہے کہ وزیرِ بلدیات کی تحقیقات کریں گے کیونکہ انہوں نے خود بھی یہاں کتنے مطابق کئے ہیں لہذا مجھے امید ہے کہ وہ اس عوایی ممبر کے مطابق پرہ صرف غور کریں گے بلکہ پوری تحقیق بھی کروائیں گے اور جس عملہ نے بھی وہ سمجھتے ہیں کہ غفلت بر قی ہے اسے اس غفلت کی سزا ضرور ملنا چاہیئے۔ (تالیاں)

جناب والا! ہمارے مکران کے علاقے میں تین چیزوں پرے زور و شور سے چل رہی، میں یعنی پانی، بجلی کا زور تھا اسکے لئے انہوں نے جلسے اور جلوس کئے عوام سڑکوں پر آئے میں انکے چربیات کی قدر کرتا ہوں اور ان کا مشکر یہ ادا کرتا ہوں کہ کم از کم انہوں نے سڑکوں پر آکر حکومت کو چوکس تو کر دیا کہ ہم ان کے

معاملات پر نہ یادہ توجہ دیں۔ جناب والا! سبی مسلم یگ کنوشن میں جب میں نے تقریر کی تھی تو جناب وزیر اعظم صاحب نے اعلان فرمایا کہ مکران کے لئے سو ارب روپے۔ آپ ذرا الفاظ اور پیسوں کو گئیں۔ انہوں نے سو ارب روپے کا منصوبہ منظور کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں مکران کے عوام کے بھلی کا مسئلہ ہمیشہ کیلئے ختم کرتا ہوں (رتالیاں)، جناب والا! ایک طرف تو یہ اعلان ہو رہا تھا اور دوسری طرف کیا اعلان ہو رہا تھا۔ یہ معاملہ عدالت کے سامنے نہ یہ غور ہے اور عدالت ہی اس پر صحیح روشنی ڈال سکتی ہے اگر میں اس سلسلہ میں کچھ کہوں تو یہ عدالت کے اصولوں کے منافی ہو گا۔ جناب والا! انہوں نے اکٹھ کو ردیم کا اعلان بھی کیا۔

جناب والا! میں تفصیل کی ایک معنوی جھلک اپنی ذاتی تھیں اور تعریف کیلئے یہاں نہیں تبلنا چاہتا مگر میں نے مکران ڈوڈرین کیلئے جو حقیر سی خدمت انعام دی ہے میں اس کا ذکر اس ایوان کے سامنے ضرور کروں گا۔ اور جناب والا! آپ کو مکران سے میرے خلوص اور پیار کا اندازہ ہونا چاہیئے اس لئے کہ میرا تعلق بھی مکران سے ہے میری ماں و بان کی ہے میرے نانا اور نافی کی قبر میں و بان، میں مکران سے جتنی محبت مجھے ہے وہ کسی دوسرے کو ہو، یہ نہیں سکتی۔ اب تک میں نے فلم گوارہ کو اپنے ذرائع سے یعنی ایم پی اے فنڈ کو چھوڑ کر جو رقم فرمائی ہے وہ ایک کروڑ ایک لاکھ میں ہزار روپے ہے۔ (رتالیاں) اسکے علاوہ ایم پی اے فنڈ کے تحت آجیکیں بعد میں ایڈھبٹ ہوئی ہیں وہ چون لاکھ روپے کے قریب ہیں اس طرح تربت فلم کے لئے میں نے سینیس لاکھ ستر ہزار روپے فرمائی کئے ہیں۔ پنجگوئے منع کیلئے چون لاکھ اڑتالیں

روپے میں نے پیش کئے ہیں جو میں نے کچھ ان کی خدمت میں پیش کیا  
اس کا ٹوٹل ایک کروڑ چھانوے لاکھ بیالیس ہزار روپے ہے۔ ایم پی اے  
فندہ کاپنون لاکھ بعد میں ایڈجسٹ ہوا۔ اس کے علاوہ سپیشل فنڈ سے بارہ  
لاکھ پانچ سو روپے۔ یہ ٹوٹل رقم مکران کیلئے میں نے پیش کی ہے وہ دو کروڑ  
انہر لامکہ سینتا یہس ہزار روپے کے قریب ہے اب آپ پوچھیں گے کہ لوگ بڑی  
شکایتیں کرتے ہیں کہ اس حکومت نے تعلیمی اداروں میں کیا کچھ کیا ہے  
میں آپکو اس کی تفصیل بتانا چاہتا ہوں براہ مہربانی آپ یہ تفصیل سنبھلیں۔  
چونکہ میں اللہ تعالیٰ کا ایک حقیر بندہ

ہوں اور گناہ گار ہوں۔ مجھے خدمت سے محبت ہے اور خدمت کرنا چاہتا ہوں  
ان شاء اللہ آپ کو صحیح خدمت کر کے رکھاؤں گا۔ جناب والا آغا خان  
پر اندری ہاؤں کے لئے میں نے گرانٹ دی ہے۔ آغا خان تو خود گرانٹ  
دیا کرتے ہیں لیکن اس بذرے نے آغا خان کو بھی گرانٹ دی ہے۔  
(تالیاں) ہم نے گوارد میں رو عدد شیڈ کے لئے ایک لاکھ روپے دیئے ہیں۔  
زینداروں کو بلڈوزر کے لئے پانچ لاکھ روپے دیئے ہیں شریبدار میں پانچ  
کی ٹینکی کے لئے اس کی تعمیر کے لئے دولاکھ روپے دیئے ہیں اور اس کی  
بلڈنگ کی تعمیر کے لئے نو لاکھ تیس ہزار روپے دیئے ہیں۔ گرانٹ براۓ  
یونین کو نسل گوادہ تین لاکھ روپے دیئے ہیں گرانٹ براۓ ٹاؤن بھی پیش  
اور پنجگوڑے دولاکھ روپے دیئے ہیں۔ پسni اور گوارد میں بلڈ فنڈ کے پانچ لاکھ سات  
ہزار گھنٹے دیئے ہیں اور گورنمنٹ ہائی اسکول گوارد کے لئے پانچ لاکھ  
روپے دیئے ہیں۔ گوارد سٹیم کے لئے ہم نے چھ لاکھ روپے دیئے

ہیں اور پہلک اسکوں تربت کے لئے سولہ لاکھ روپے دیئے ہیں گاٹ براتے یونین کونسل جیونی کے لئے ایک لاکھ روپے دیئے۔ نگر شریں میں بلد فنڈر کے گھنٹے ایک لاکھ پچھتر ہزار دیئے ہیں مختلف بندات کے لئے اسی علاقے میں دس لاکھ روپے دیئے ہیں دشت کے لئے بلد فنڈر گھنٹے پچھتر ہزار دیئے ہیں۔ اسی علاقے میں مختلف بندات کیلئے دس لاکھ روپے دیئے ہیں ایک پی اے فنڈ سے پشاں کے علاقے کے لئے پچیس لاکھ روپے دیئے ہیں اور تفریجی اخراجات برائے جیونی کے لئے پچیس ہزار روپے دیئے۔ کلاں میں بلد فنڈر آفسات لاکھ دیئے صرف گواردہ کے لئے بلد فنڈر آور پندرہ ہزار دیئے۔ آپ اندازہ کریں ہم نے مکان ڈو شرین پر کتنی توجہ دی ہے۔ اور سارے بلوچستان کے لئے ہم نے بلد فنڈر آور دیئے ہیں۔ اسی طرح میں ہر علاقے کے لئے مساوی تقیم کرنے کی کوشش کی ہے یہ حکومت ہرگلی ہر کوچہ ہر محلہ کے لئے کتنا کام کر رہی ہے ہر طرف توجہ دے رہی ہے یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ آج تک کسی حکومت نے اتنی توجہ نہیں دی ہے۔

جیسے میں کہتا ہوں یہ حکومت کے فالف لوگ بوکھلا گئے ہیں۔ جیسے یہاں کہا گیا ہے کہ ۱۹۹۰ء میں جب یہ لوگ دیکھیں تو ان کے کہنے کے لئے پچھے نہ ہو ان کے کرنے کے لئے پچھے نہ ہو ان کو تو اور کسی کام سے سروکار نہیں ہے ان کو تواب یہ پڑی ہے کہ ۱۹۹۰ء کا الیکشن کیسے جیتیں گے اور یہ سمجھتے ہیں ان کی راہیں رفتہ رفتہ مسدود ہوتی جا رہی ہیں ان کی تمام راہیں بند ہو گئی ہیں اب ترقی کا آغاز ہو چکا ہے۔ یہ بلد فنڈر آور ہیں

پچھی آبادی اور سات مرلہ کی اسکیمیں ہیں حکومت ان کی طرف پوری توجہ  
درے رہی ہے اب ان میں لفین کو یقین ہوتا جا رہا ہے کہ ہمیں تو ۱۹۹۰ء  
میں کوئی نشست نہیں مل سکے گی میں اب آپکو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ  
اب ان کے دل میں خوف پیدا ہو چکا ہے اس وقت اس ملک میں  
جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کی خاص وجہ یہی ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ اس ملک  
میں ایسے حالات پیدا کرو اتنی بے چینی پیدا کرو اتنی پریشان پیدا کرو کہ  
حکومت کی توجہ بٹ جائے اور وہ عوام کے لئے ترقیاتی کامنہ کرے - لیکن  
یہاں تو اتنا اچھا ایوان ہے اور اتنا متمدنہ ایوان ہے ایسی اسلامی میں نے  
نہیں بھی نہیں دیکھی ہے۔ یہ پیارا ایوان ہے اس کے تمام ممبر متحد ہیں۔  
(تالیاں) آپ جانتے ہیں یہ کس لئے ہو رہا ہے وہ ڈر گئے ہیں یہ جانتے کہ ان کا  
تو آپس میں بہت اتفاق ہے وہ کوئی بات غلط طریقے سے اس ہاؤس سے  
نہیں منوا سکتے ہیں ہمارے اپنے بھائیوں کو ورغلانے کی کوشش کی جا ق ہے  
لیکن جیسا کہ کہا گیا ہے جب اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو بندہ جتنی بھی کوشش کرے  
سکتے بھی ٹیکٹھ اور ہتکنڈے استعمال کرے صداقت کو وہ نہیں جھیلا سکتے  
ہیں یہ بلوچستان کا ایوان جس میں اتنی محبت ہے اتنا زیادہ پیار ہے  
یہ قابل مبارکباد ہے اس میں بہت خلوص ہے وہ دیکھتے ہیں یہ تو  
سب متحد ہیں یہ ایک جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں جو ہمارے مخالف ہیں وہاں صل  
میں مخالف نہیں رہنا چاہتے ہیں وہ سرف مجبور ہیں ان کو مجبور نہ  
کیا جائے تو ان کی ہاں بھی ہمیں مل جائے گی۔ لیکن اب ان کی صندھ ہے اور نہ  
مانوں کی بات ہے یہ بلوچی خند جسے دوسری کئی اور وجہ ہیں جو آڑے آجائی

ہیں میں ان کو معاف کرتا ہوں اور میں انہیں نظر انداز کرتا ہوں۔ (تالیاں)  
کیونکہ یہ صند کا معاملہ ہے سچائی کا معاملہ نہیں ہے سچ تو یہ ہے۔

کہ سب کو ملکہ بلوچستان کی خدمت کرنا چاہیئے اور ہماری معاونت کرنا چاہیئے  
ہم بھی پکھا اور نہیں چاہتے ہیں ہم بھی بلوچستان کی خدمت کرنا چاہتے ہیں میں  
یہ نہیں کہتا ہوں کہ ہم زیادہ خدمت کرنے والے ہیں اور بھی، میں جو تیر چلانے  
والے ہیں تنگ چلانے والے ہیں سورما ہیں پہاڑوں پر جانے والے ہیں  
لیکن کام تو ہم نے کیا ہے لیکن ہم نے جو اس ملک کو دیا ہے سوچنے کی بات ہے  
غور کرنے کا مقام ہے ہم نے تو بلوچستان کے لئے عملی اقدام کئے ہیں میں ان سے  
بھی کہوں گا کہ خدا کے واسطے عملی دنیا میں پلٹ آؤ۔ اگر آپ حقیقت کو دیکھیں  
گے تو آپ کی بینائی لوٹ کر واپس آجائے گی۔ آپ کو ہر طرف ترقی نظر  
آئے گی۔ کیونکہ اگر بھولا ہوا سفر شام کو بھی واپس آجائے تو اسے بھولا  
نہیں کہتے میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے بھائی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش  
کریں گے آپ کو اتنی بڑی جمہوریت کہیں بھی نہیں ملے گی ایک اسی  
ایوان کا فذر یہ ہوتا ہے وہ ایوان میں کھڑا ہو کر مطالیہ کرتا ہے حالانکہ  
دندا تو کابینہ کی میٹنگوں میں بھی بیٹھتے ہیں یہ تمام چیزوں وہاں پر بھی پیش  
کر سکتے ہیں لیکن اس سے بڑھ کر اور کیا جمہوریت اور مکمل آزادی ہوگی آپ اس  
جمہوریت کو کہیں بھی تلاش کریں آپ اس جمہوریت کو پنجاب میں تلاش  
یں آپ اس جمہوریت کو سنده میں تلاش کریں فرنٹیز میں تلاش کریں  
میں آپ کو میقین دلاتا ہوں ایسی جمہوریت کہیں نہیں ملے گی۔

جناب والا! میں نے اس بلوچستان کے لئے وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں بھی ہر دفعہ آواز پہنچائی ہے اور میں اب بھی اپنی آواز کم نہیں کر سکتا۔ میں کبھی ہرچھو بھی ہو گا ہم اپنے لوگوں کے لئے کریں گے اس سوبے کے عوام کے لئے کریں گے۔ ہماری جو ملیں بند پڑی، میں ان کے لئے بھی ہم نے چھا ہوا ہے میں ان کی خدمت میں کہوں گا یہ ایک بہتری بات ہے میں نے ان کے لئے مرکزی حکومت کو بھی کہا ہے کہ یہ سب مزدور میرے بھائی ہیں میں کسی کو بھی روزگار نہیں کرنا چاہتا ہوں اور میں یہ نہیں دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ کل بھوکھ نہ ہو کر سڑکوں پر آجائیں میری توہینہ کوشش ہے میں کسی کو بھی روزگار نہیں ہونے دوں گا اور یہ بھی آپ کے تعاون سے ہو گا۔ یہاں ہر کام آپ کی معاونت اور مشورے سے ہو گا۔ ہم خود بھی کام کرتے ہیں اور کسی مزدور کو بے روزگار نہیں ہونے دیں گے۔ ہم نے آج تک کسی غلط راستے پر چلنے کی کوشش نہیں کی ہے، ہم نے ان کو ایک راستے کی نشاندہی ضرورتی ہے ہم نے ان کو یہ کہا ہے یہ راستہ بہتر ہے سلامتی کا راستہ ہے آپ اپنے لئے ایک صحیح راستہ متعین کرو اور تمام غلط راستوں کو اگر چھوڑ سکتے ہو تو چھوڑ دو۔

میں تو کہتا ہوں جب ملک میں امن و امان نہیں ہو گا۔ سکون نہیں ہو گا تو یہ ملک ترقی نہیں کر سکتا جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے آپ اسلام آباد میں بیٹھ کر بلوچستان کی نبیغ معلوم نہیں کر سکتے یہاں کام کرنا ہو گا بہت ترقیات کاموں کے لئے پیسے کی ضرورت ہے۔ میں آپ لوگوں کو حضرت یعقوب علیہ السلام کا قصہ سناتا ہوں۔ ان کا ایک لڑکا حضرت یوسف علیہ السلام

تھا جو کہ ان کو بہت پیارا تھا جب ان کے باپ اسے پیار کرتے تھے تو وہ سرے بھائی حمد کرتے تھے حالانکہ وہ پیغمبر تھے وہ ان سے حمد کرتے تھے ہم تو صرف ان ان ہیں۔ پیغمبرون کو بھی حمد تھمارات کو حضرت یعقوب علیہ السلام نے خواب میں چاند دیکھا اور چاند کے چاروں طرف ستارے دیکھے۔ جب حضرت یعقوبؑ کو خواب سنایا تو انہوں نے فریا کریم یوسف تم میں سے چاند بننے لگا۔ دوسرے حمد میں آئئے کہ پیار بھی اسی سے کرتے ہو چاند بھی اسی کو بنانا چاہتے ہو پھر جناب بھائیوں نے اسے کنوئیں میں پھینک دیا بھائیوں نے پھینکا ہم تو عام ان ان ہیں جبکہ وہ پیغمبر تھے۔

اب جب ہمارے بھائی ہماری اتنی خدمت دیکھتے ہیں پھر ان کو نیند نہیں آتی ہے اور کہتے ہیں کہ ان کو کس طریقے سے کنوئیں میں ڈال دیں پہلے بھی انہوں نے کوشش کی ہے اور اب بھی اپنی اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ لگہ ہم تو کنوئیں میں بھی رہ کر بلوچستان کی ترقی کی بات کمریں بلوچستان کی بات ہر دقت ہماری زبان پر ہو گی بلوچستان کی ترقی کی بات ہو گی بلوچستان کی خوشحالی کی بات ہو گی بلوچ کھشک میں ان کو بلوچستان سے کیا واسطہ ہے بلوچستان کی خدمت کرنے والے ہم، میں تیر چلانے والے ہم، میں بلوچستان کے لئے قرآن کی ترقی دینے والے ہم ہیں۔ بلوچستان کے لئے جیلوں میں جانے والے ہم ہیں۔ تو میں ان کی خدمت میں عرض کر دوں گا ہم تو ہمارا رہ کر خدمت کر رہے ہیں میں تو ان کے جیل جانے کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا جیل میں کیا ہوتا ہے اگر کوئی صحیح معنی میں جیل جائے تو پہنچے اگر جیل میں جا کر صرف پلاٹ کھاؤ ایسا کنٹ بیشن کروں میں

وہ ہومر غیاں کھاؤ بٹیر لڑاؤ یہ تو جیل نہیں ہوتی ہے میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ اگر جیل بھی جاتے ہو تو کسی مقصد کے لئے جاؤ اور بلوچستان کی صحیح خدمت کرو۔ صرف جیل جانے سے کیا ہوتا ہے؟ -

جناب والا! آپ سارے بلوچستان میں دیکھیں جلسے ہوتے ہیں  
جلوس نکلتے ہیں تقریریں ہوتی ہیں کسی نے یہ کہا کہ بھائی بلوچستان کی یہ مزورت ہے کہ ہمارے بلوچستان کو سڑک چاہیئے بجلی چاہیئے تیل چاہیئے اسکوں چاہیئیں۔ پر امری اسکوں چاہیئیں۔ کالج چاہیئیں اللہ سڑی چاہیئیں۔ وہ حرف یہ کہتے ہیں کہ جب ہم آئیں گے تو آپ کو بھلی دین گے اللہ سڑی دین گے لیکن جب آتے ہیں تو کیا دیتے ہیں صرف پہاڑ دیتے ہیں لوگوں کو پہاڑوں پر بھیج دیتے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں اب بلوچستان کے لوگ بہت ہوشیار ہو گئے ہیں انہوں نے ہر چیز کو دیکھ لیا ہے انہوں نے آپ کی خالی تقریر میں دیکھ لی ہیں۔

اب شریکر بلوچستان کے لوگوں کے پاس ہیں بلڈوزر ان کو مل رہے ہیں سڑکیں ان کے لئے بن رہی ہیں ہر چیز اب ان کے پاس ہے اب یہ بہت مشکل ہے کہ یہ لوگ پہاڑ پر جائیں اب پہاڑ پر نہیں جائیں گے وہ یہاں پر رہیں گے۔ اب وہ اپنے اس ملک کو آباد کریں گے اب یہ پہاڑوں کو آباد نہیں کریں گے۔ وہ اپنے شہروں کو آباد کریں گے فرق اب صرف اس بات کا ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے اور میں ان لوگوں کو اسلام آباد میں بھی دیکھا ہوں ان کی کوشش یہ ہے وہ

اپنی پوری طاقت کے مطابق لگے ہوئے ہیں کہ اب مرکز سے بلوچستان کو پیسہ نہ دو۔ بھائی بلوچستان کو پیسہ کیوں نہ دو اس لئے نہ دو کہ ایسا نہ ہو بلوچستان آئے نکل جائے میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جس قدر بھی وہ روڑے اٹکائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ بلوچستان کا بہت اچھا مستقبل ہو گا بلوچستان ترقی

کرے گا وہ جتنے بلوچستان کے عوام میں ان کو ہم پر پورا اعتماد ہے لیکن یہ لوگ بلوچستان کے عوام کو اپنے عزم سے نہیں ہٹاسکتے۔ میں بلوچستان کے عوام کو سلام پیش کرتا ہوں میں بلوچستان کے عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان کو بہت اکسانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن بلوچستان کے عوام نے ان کو کوئی مثبت جواب نہیں دیا ہے اگر بلوچستان کے عوام ان کو مثبت جواب دیتے ہیں تو کوئی بھی سندہ بن سکتا تھا۔ ہم نے اس کو سندہ نہیں بنایا ہمارا یہ کوئی بہت پیارا علاقہ ہے بہت عزیز ہے میں تمام ممبران اسلامی کاشکر یہ ادا کرتا ہوں کہ امن و امان کے سلسلے میں تمام ممبران نے ہماری معاونت کی ہے لوگ تو صرف شہرت چاہتے ہیں یہ لوگ چاہتے ہیں کہ کسی صورت میں ہر ف ان کو شہرت حاصل ہو جائے اور کسی طریقے سے حاصل ہو جائے۔ خیاب ڈپٹی اسپیکر صاحب! اگر کوئی غیر پاریخانی الفاظ آجائے تو معاف فرمانا کیونکہ یہاں کچھ ہنسی میزاق بھی چلتا رہے۔ اور ممبر صاحبان مخلوق ہوتے رہیں۔

**ہمسر دبٹی اسپیکر!** آپ ضرور محفوظ کریں مگر پاریخانی انداز میں۔

## وزیر اعلیٰ: انشاء اللہ انداز پار یمانی ہی ہو گا کسی مان نے اپنے

بیٹھے کو کہا کہ سب بچوں کا نام اخبار میں آتا ہے مشہوری ہوتی ہے۔ کسی کا اخبار ریڈ یوہ میں نام آتا ہے کسی کا فیڈی میں نام آتا ہے مگر تیرا کہیں نام نہیں آتا ہے۔ تو اس نے کہا ماں فکر مت کریں میں بھی کوئی ایسا کام کروں گا کہ میرا بھی نام ہو گا اور ساری دنیا میں شہرت ہو گی تو لڑکے نے کیا کیا کہ جا کر مسجد میں بیت الحلا کر دیا جب لوگ وہاں پر نماز پڑھنے کے لئے آئے تاہم نے لعنت ملامت کی تاہم شہر میں بات پھیل گئی شہرت ہوئی جب وہ گھر آیا تو والے نے پوچھا کہ تم نے یہ کیا کر دیا کہ ماں تو نے تو کہا تھا کہ تیری شہرت نہیں ہوتی ہے نام پیدا کرو مجھ سے اور تو پچھے نہیں ہو سکتا سمجھا۔ صرف شہرت کا یہ ایک ہی ذریعہ تھا۔ میں ان سے یہ عرض کرتا ہوں تھا۔ مسجد والی بات ملت کرو کوئی صحیح کام کرو جو صحیح شہرت حاصل ہو سکے۔ مالکہ لوگ بھی دیکھیں کہ آپ نے صحیح خدمت کی ہے۔

جناب والا! اب میں پچھے اپنے آئندہ پروگرام کے متعلق عرض کروں گا کہ ہم اس صوبے میں آئندہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس صوبے کی ترقی کے لئے جو تمام اپنے اے صاحبان نے ترقیاتی اسکیموں کے لئے نشانہ ہی کی ہے اس کو منظر رکھا جائے گا اب تو تمام محبر صاحبان کو غوب اذازہ ہو چکا ہے یونکہ دو سال کے اندر جن اسکیموں کی نشانہ کی گئی ہے ان میں آپ نے دیکھ لیا ہے کہاں کہاں رکاوٹ ہوتی ہے۔ کہاں تک مختلف محکمے آپ کی مدد کرتے ہیں میں انتظامیہ نے کیا مدد کی ہے آپ کو صحیح معلوم ہو گیا ہو گا۔ مجھے امید ہے آئندہ بھی جن ترقیاتی اسکیموں کے لئے آپ نشانہ ہی کریں گے آپ اپنے

گذشتہ تحریرات کو سامنے رکھ کر پیش کریں گے تاکہ صحیح معنوں میں  
کام ہو۔ پورے وقت میں مکمل ہو۔ آپ کی موجودہ حکومت نے آپ پر  
مکمل اعتماد کیا ہے میں نے تمام ممبر سازیاں کو بھی خط لکھا ہے یعنی  
نوٹیفیکیشن بھیجا ہوا ہے آپ اپنی اسیکمبوں کی نظر ان کریں اگر آپ کو  
کہیں غلط کارروائی نظر آئے تو آپ مجھے اسی وقت بتائیں یہ ہماری اسیکم ہے  
اسکوں کی عمارت ہے۔ سڑک ہے یا سڑک کی ناقص تغیر ہو رہی ہے۔ آپ  
اس کے متعلق شکایت روائی کریں میں فوری کارروائی کر دے گا۔ لیکن میں نہیں  
سمجھتا ہوں آپ نے کس مصلحت کے تحت آج تک اس ہتھیار کو استعمال  
نہیں کیا ہے مجھے امید ہے آپ بھی اس ایڈم بم کو استعمال کریں گے ممکن ہے  
تم رکاوٹیں دور ہو جائیں کام تیز رفتاری سے ہو۔ (تالیاں)

جناب والا! بلوچستان کی ترقی کے لئے ہم سے جتنا ہو سکا ہے اب تک  
کیا ہے آپ کی یونیورسٹی کو باقاعدہ کرنے نے بنایا ہے، ہم قینا بھی کریں تو کہا جاتا  
ہے کہ یہ کبھی حکومت ہے کوئی توجہ نہیں دیتا ہے۔ اگر کہیں سے ان کو  
چھوٹی سی خبر مل جائے کہ فلاں جنہیں بم بلاست ہوا ہے چوری ہو گئی ہے ڈالک پر ڈالیا  
ہے تو پھر اخبار میں بڑی بڑی سر خیاں آجائی ہیں اس کے متعلق سوچنا چاہیئے  
فکر کرنا چاہیئے کہ یہ احساس کمتری کیوں پیدا ہو چکا ہے۔ وجوہات کیا، میں  
اس پیارے ملک سے اتنا بیزاری کیوں ہیں۔ یہ ملک کتنی معمتوں سے کتنی  
کاؤشوں سے حاصل کیا ہے۔

جناب والا! اس گلشن پاکستان کے لئے کتنی مائیں بانجھ ہو گئیں کتنی بہنوں  
کا سہاگ لٹ گیا کتنے بھائی قربان ہوئے جائیدادیں لٹ گئیں۔ جناب والا!

میں نے دیکھا ہے اس وقت لوگ کقدر بے سروسامانی کی حالت میں آ رہے تھے ان کے خیال اور گمان میں بھی نہیں تھا کہ میں کراچی، پنجاب فرنٹیر یا سندھ جاؤ نگاہ معلوم مجھے گھر لیا گیا یا نہیں صرف ایک جذبہ تھا ان کا کہ پاکستان کسے بہرے میں پر قدم رکھنا ہے۔

جناب والا! وہ جذبہ بھی تھا اور آج کا جذبہ بھی ہمارے سامنے ہے، ہم نے اس پیارے پاکستان کو اس قدر قربانی دے کر ہم نے لیا ہے لیکن اب ہمارے ہاتھ بھی نہیں جھوکتے دیواروں پر لکھنے سے کہ توڑو اس پاکستان کو یہ باتیں پاکستان کے لوگوں کیلئے سوچنے کی ہیں یہ ہمارے سیاسی رہبروں اور مفکر میں کے سوچنے کی ہیں جو خدمت کے دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم سے بہتر پاکستان کی خدمت کون کر سکتا ہے لہذا یہ ان کے سوچنے کی باتیں ہیں۔ ہماری سیاسی جماعت سب سے بڑی اور بلند ہے یہ ان کا دعویٰ ہے کیا وہ اس طرف نہیں سوچ سکتے کہ شیرازہ کیوں بخوبی ہائی اور خوبی ہے کونسی چیز ہے جسے ہم نے بہتر کرنا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں ان کا مقصد صرف اقتدار حاصل کرنا ہے۔ جناب والا! کہتے ہیں طاقت کو گھوڑا یا بھینس سنبھالتی ہے یہ ہر ایک کی بس کی بات نہیں لیکن وہ تو چاہتے ہیں کہ ہر صورت میں جیسے بھی ہوا قدر حاصل کرو خواہ اسے حاصل کرنے کے لئے چاہے جو کچھ بھی کرنا پڑے۔

جناب والا! دیکھئے کیا صورت حال ہے ہم بلاست ہو رہے ہیں۔ ہر آدمی بخوبی جانتا ہے کہ معصوم لوگ شہید ہو رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ ہم پھٹنے سے بے گناہ لوگ مرسیں گے۔ جب ریل گزرے گی تو کتنے لوگ ہلاک ہو جائیں گے دوبارہ

پڑیاں اور پل بنانے پڑیں کے اس پر کقدر لائت آئے گی کتنا خرچ کرنا پڑیگا جو کچھ بھی ہو لیکن ان کا مقصد حکومت تک پہنچنا ہے چاہے اسکے لئے ملک کا سودا ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اپنی آزادی کا سودا کیوں نہ کرنا پڑے اس سے گریز نہیں کیا جاتا یہ سب کچھ آپکے سامنے ہے آپ دیکھ رہے ہیں باہر مالک کی افواج ہماری سرحدوں کے عین قریب، میں اگر ایک لکھر بھی پھینگیں وہ بھی آپ کو لگ سگتا ہے۔ لیکن ان کی نگاہیں اس طرف لگی ہوئی، میں شاید ان کی وجہ سے، میں حکومت ملے اور ہم حکومت پر قبضہ جائیں۔ لیکن میں ان کو تباہنا چاہتا ہوں کہ میرے پیارے اور غلصہ دکھتو! ذرا اس طرف بھی پلٹ کر دیکھنے کہ افغانستان کے ہمارے بھائی بھی تو آزاد تھے آزادی کے متوا لے تھے انہوں نے آزادی چاہی لیکن آزادی انہوں نے ایک الیکٹریکی حکومت سے مانگی جن کی کتاب میں لکھا ہے کہ اگر کسی ملک میں آؤ تو پھر پلٹ کر دیت جاؤ یہ ان کی تاریخ ہے۔ میں تباہنا چاہتا ہوں کہ جس طرف آپ بھی نگاہیں، میں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ آکر آپکو آزادی دینے کے تو جاگر ان کمپیوں کو دیکھئے جہاں افغانستان کے غیر عوام، میں ان سے ذرا پوچھیتے وہ آپ کی یعنی پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں جنہوں نے کم از کم مودجہ بندی تو کر رکھی ہے۔ میں یہ نہیں رکھتا کہ خدا نخواستہ پاکستان کے لوگ بہادر اور غور نہیں، میں بلکہ ہمارے ملک کے لوگ بڑے بہادر اور غیور ہیں، ہم جس قدر بھی ان پر فخر کریں کم ہے۔ لیکن معاف بھیتے کہ اگر یہی حشر ہمارا ہوتا تو میں سمجھتا ہوں کہ نقشہ کچھ اور ہی ہوتا ہمیں ان کو مبارکباد دینا چاہیتے کہ انہوں نے کم از کم پاکستان کو بچا یا افرید ہے اپنے آپ کو قربان کیہ لیکن پاکستان کے لئے ڈھال بن گئے دیکھئے کیا سازش ہو رہی ہے۔ میں آپکو

بنا ناچاہتا ہوں کہ آپ ترقیات کو چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو جائیں کیونکہ امن اور سکون بھی ترقی کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ جب سکون نہیں رہے گا تو ترقی نہیں ہو سکے گی وہ اس حکومت کو آپ امن و امان کے مسئلہ میں مشغول رکھنے لایتے ہیں تاکہ حکومت اپنی ترقی کی طرف توجہ نہ دے سکیں۔ جناب والا! میں اس لئے یہ بیان کرتا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کیا طریقہ اختیار کیا ہوا ہے جب بم پلاسٹ ہونگے تو مقامی لوگ افغانستان کے مہاجر بھائیوں سے الجھ پڑیں گے خواہ ان کا قصور ہو یا نہ ہو اس کا نتیجہ کیا ہوگا میں نے پہلے بھی اپنی تقریر میں کہا تھا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی بندوقوں کی نالیوں کا رُخ اس طرف نہ ہو بلکہ ان کا رُخ پاکستان کی طرف ہوتا کہ افغانستان کے مهاجر مجبور ہو کر پاکستان والپ چلے جائیں اور ہمارا عظیم موقف ناکام ہو جائے۔ جناب والا! ہمارا عظیم موقف کیا ہے۔ ہم نے افغانستان پر بھی سمجھی حکومت نہیں کرنا چاہی اپنی سرحدوں کو بڑھانا بھی بھی ہمارا مقصد نہیں رہا۔ بلکہ ہمارا موقف یہ ہے کہ ہمارے افغانی بھائی آزاد ہیں، اختیار تو تلوار کے سایوں اور بندوقوں کی نالیوں کے پیچے بھی ہوتا ہے اگر دینا ہے تو ان کو آزادانہ فیصلے کا اختیار دوں گا وہ خود اپنی قسمت کا فیصلہ کر سکیں اس لئے وہ ہمارے اس موقف کو ختم کر رہے ہیں۔ جناب والا! کبھی کہتے ہیں اور آپ نہ سننا ہوگا کہ پاکستان ایم بم بنارہا ہے۔ خود وہ کیا کچھ نہیں بناتے سب کچھ بناتے، میں ایم بم ان کے پاس ہے جدید بھیمار ان کے پاس ہیں ان کی اسلامیہ ساز فلکر یا دن رات کام کر رہی ہیں ان کی افواج دھڑا دھڑا مشقیں کر رہی ہیں۔ یکروز وہ اس خوف میں مبتلا ہیں کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔ جناب والا! ایک مثال ہے کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے تھے ایک آدمی پیچے تھا لیکن اوپر والا بد ابر

شور پچارہا تھا کہ ہائے میں مارا گیا۔

کسی نے پوچھا کہ اور پر بھی تم ہو اور شور بھی تم پچارہ ہے ہو۔ اس نے کہا کہ یہ ولیلا اس لئے کمرہا ہوں اور دراں لئے رہا ہوں کہ اگر وہ اور پر آجائے اور میں نپھے ہو جاؤں۔ تو کیا بننے گا۔ لہذا ان کا یہ شک ابھی باقی ہے اگر پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی ملک بن جاتا ہے اسلام کو ہم یہاں نافذ کرتے ہیں تو وانشاء اللہ کوئی قوت بھی پاکستان کو زک نہیں پہنچا سکتی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہم پبلٹ کر اپنے اس تاریخی دور کی طرف آجائیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے کو اپنا لیں اور اگر نظم مصطفیٰ کو ہم اپنا لیں تو میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمیں کوئی ذکر نہیں پہنچا سکتا۔ یہی ڈر اور فکر ہے ان کو کہ اگر پاکستان کو چھوڑا گیا تو یہ بڑا طاقتور ملک ہے۔ جناب والا چنانچہ آپ جس قدر چیلنج دیکھ رہے ہیں یہ سارے پاکستان کیڈے ہیں۔ یہ سازشیں پاکستان کے لئے ہیں۔ جب تک جمہوریت نہیں تھی تو جمہوریت کے لئے واڈیا تھی کہ جمہوریت نہیں ہے اب سول حکومت قائم ہو گئی ہے یہ نہیں کہتا کہ ہم نے کوئی تیرا مارا ہے یا اچھی بات ہو گئی ہے لیکن سول حکومت کے سامنے جو رکاوٹیں آئی ہیں گذشتہ اوقیان سالوں سے یہی نے دیکھا ہے۔ میں انکے دور میں انکے ساتھ رہا ہوں میں نے ان کے ساتھ کام کیا ہے ان کی پارٹیوں میں رہا ہوں آخر وجوہ ہات کیا ہیں کہ اس پاکستان میں گذشتہ اڑتیس سال سے کوئی جمہوری حکومت اپنے پاؤں نہیں جاسکی۔ آپ دیکھئے باقی کتنے سال نپھے ہیں دو یا تین سال باقی ہیں۔ انتظار کریں لیکن یہ اب انتظار نہیں کر سکتے۔ لیکن وہ چاہتے ہیں کہ سیر ہی پرس چڑھنا ہے۔ اگر یہی سورت حال رہی لوگ اسرار کوں پر آئیں گے۔ جناب والا!

آپ سمجھدار ہیں کیا ہونہ با ہے سب سیاستدانوں اور سیاسی رہبروں کو معلوم ہے کہ کیا ہوگا وہ جانتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ شاید مل جائے لفظ شاید ہے پہلے بھی انہوں نے ایسا کیا مذکوں پر آئے قرآنیاں دین لیکن ان کو کیا ملا۔ سول حکومت تو نہیں ملی۔ جناب والا میں خداخواستہ کا لفظ اس لئے استعمال کر رہا ہوں کہ خداخواستہ الہ انکی بھی روشن رہی تو شاید اس سے بھی سخت آزمائش کا سامنا ان کو کرنے پڑے لہذا میں گزارش کروں گا کہ خدا واسطے یہ پاکستان ہم سب کا ہے آپ کا ہے کیوں ایسے حالات پیدا کرتے ہیں آپ۔ کیوں غردوں کے ہاتھ میں دیتے، میں اپنے آپ کو۔ جناب والا یہ زنجیریں انگریزوں والی زنجیریں نہیں ہوں گی اس لئے کہ انگریز نے تو پھر بھی آپ کو تعلیم دی ترقی دی آپ کا خیال رکھا لیکن یہ زنجیریں بڑی کٹھن ہوں گی پھر ان کو تورٹ ناکی کے بس کی بات نہیں ہوگی۔ لہذا میں اپنے تمام بھائیوں اور خاص کر عوام سے یہ کہوں گا اور میری ان سے پژورا پیل ہے کہ خدا کے واسطے اس ملک کو پہنچئے آپ اس بات میں نہ جائیں کہ جلسوں میں کیا ہو رہا ہے میں نے آپ کو یہاں کئی توقعیاتی کاموں سے آگاہ کیا ہے میں نے اس ہاؤس کی سیع خراشی کی ہے۔ کتنی وضاحتیں پیش کی ہیں اگر آپ کمل کے اخبار میں دیکھیں گے تو دو لفظ میں یہ قصہ ختم ہو جائے گا یہ اخبار والے لیلی مجنون کا قصہ دو لفظ میں ختم کر دیتے ہیں میں کہتا ہوں ترقی میں ان کوئی کوئی نفس نظر نہیں آئے گا اور یہ حکومت کے مخالفت اس صوبہ کی ترقی نہیں چاہتے ہیں ان کی کوئی خواہش نہیں ہے کہ ہمارے ہاں اسکوں بنے اگر یہ اسکوں بنانے کے خواہش مند ہوتے تو تعلیم کی طرف پوری ان کی توجہ ہوتی پچھے پڑھنے جیسا کہ ہمارے وزیر صاحب نے بھی فرمایا کہ

جناب والا! ہمارے معززہ محترم صاحب تو تقاضا کرتے ہیں کہ میرے علاقے میں کامیاب ہونا چاہیے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں ان کے کامیاب کرنے ابھی تک مرکز سے فنڈ نہیں آئے ہیں جو ہنسی پیسے آ گیا ہم ان کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے کام شروع کر دیں گے لیکن اب تک مرکز سے پیسہ نہیں آیا ہے جبکہ آئے گا تو کام دادا جو گی اگر اچھی تعلیم حاصل کرنے کی خواہش ہے تو تعلیم ہر جگہ حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ اس تعلیمی معیار کو دیکھیں کتنا افسوس ہوتا ہے اور مجھے روزا آتا ہے اگر اس باؤس میں رو یا جا سکتا تو رو یا بھی جاتا۔ ہمارے تعلیمی حالت کیا ہے ہمارے یہ نوہنال کس ڈگر پر جا رہے ہیں تعلیم کے سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ تعلیم کے سلسلے میں ہم کیا پچھو نہیں کر رہے ہیں اس سلسلے میں کیا خرچ نہیں ہو رہا ہے تعلیم کے سے ہم پر امری اسکول کھول رہے ہیں مذکور اسکول بن رہے ہیں یہاں یونیورسٹیاں قائم ہو رہی ہیں آپ دیکھیں کسی نے یہ کہا کہ یہ حکومت پچوں کی تعلیم پر خرچ نہیں کرتی ہے دور دپے بھی خرچ نہیں کرتی ہے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں جب ایک طالب علم یونیورسٹی میں پڑھتا ہے تو یہ حکومت اس پر ساڑھے تین لاکھ روپے خرچ کرتی ہے مگر اس کا کوئی ذکر نہیں کرتا ہے۔ میری طلباء کے والدین سے پرزور اپیل ہے آپ اپنے بچوں کو سیاست کی غلطیت میں نہ گھسیں۔ میری تمام بھائیوں سے بھی پرزور استدعا ہے کہ اس تعلیمی ماعول میں گرد بڑنہ پھیلائیں یہ نوہنال بچے ہمارے دلن کے تغیری کاموں میں حصہ لیں۔ ہمارے ملک میں جو سیاست چل رہی ہے اگر یہ اچھی سیاست ہوتی ہے تو بڑی اچھی بات ہوتی لیکن آپ دیکھیں یہ پر امری اسکولوں کے بچوں کو اٹھا کر سیاست میں لے آئیں، میں۔ اب بیچارے پر امری اسکول کے

بچے کو کیا علم ہے میں اس کو کہوں زندہ باد کے نظرے لگاؤ وہ زندہ باد کے نظرے لگائے گا میں اس کو کہوں مژدہ باد کے نظرے لگاؤ وہ مژدہ باد کے نظرے لگائے گا۔ جو جھنڈا اس کے پاتھ میں دیں وہ وہی اٹھائے گا۔ کتنا نلوم ہے کہ ہم اپنی نئی نسل کو ان پیارے بچوں کو کس طرف سے جا رہے ہیں؟

یہ ہمارے لئے اور سب بھائیوں کے لئے سوچنے کا مقام ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ اس سے آپ کا بچہ نہ اچھاڑ اکٹر بن سکے گا نہ اچھا سیاست دان بن سکے گا۔ اور نہ اچھا پروفسر بن سکے گا اور نہ ہی اچھا انان بن سکے گا مزین کر دیتی ہو جو وہ وقت کی ٹیکنالوجی حاصل کر سکے گا اور وہ اس سے نہ اچھا معلم بن سکے گا بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم لوگوں کو تمام چیزوں میں چھوڑ کر صرف تعلیم کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ تعلیم کا معيار بڑھانا چاہیئے تعلیم کے فنڈز بڑھنے چاہیئے۔ اچھے اسکول بنائے جائیں اور یہاں جو پرائیویٹ تعلیمی ادارے قائم ہیں ان سب کی مدد کرنے چاہیئے ان کی معاونت کرنی چاہیئے تاکہ ان اسکولوں سے جو بچے فارغ ہو کر نکلیں تو یہ آئجھے چل کر اچھے ثابت ہوں۔ معاشرے میں مفید کام کرسیں۔ اپنے کو سنبھال سیکھ اور اپنے گھر کے ماحول کو بہتر کرسیں۔ جو اپنے گھر کا ماحول بہتر نہیں نہ سکتا ہے یہ مانا ہوا اصول ہے وہ ملک کے لئے بھی بہتر کام نہیں کر سکتا ہے اس لئے ہمیں زیادہ توجہ اپنی تعلیم اور تعلیمی اداروں کی طرف دینی چاہیئے۔

بلوچستان کی ایک اور ضرورت جس کا میں یہاں بار بار ذکر کرتا رہا ہوں وہ بجلی ہے یہ بلوچستان کی اہم ضرورتیں ہیں جن کا میں یہاں بار بار ذکر کرتا رہا ہوں۔ اگر ہم بلوچستان کی ان اہم ضروریات کو پورا کر سکے تو میں آپ کو یقین دلانا چاہتا

ہوں تو پھر بلوچستان تیزی سے ترقی کرے گا اور اس طرح سے یہ باقی صوبوں کو چیخھے چھوڑ سکتا ہے بات کیا ہے یہاں تو پہلے بجلی کی توسعہ چاہیئے پافی کی اسکیمات چاہیئں نہ ریز میں پانی ہے اس کو ہم لوگوں نے ہر قیمت پر حاصل کرنا ہے بجلی کی توسعہ کر کے اس ملک میں زیادہ بجلی پیدا کرنی ہے سڑکوں کی حالت بہتر بنانی ہے۔ یہاں پر کافی سڑکیں الیسی بھی ہیں جو ہماری مرکزی حکومت کی تحویل میں میں نیشنل ہائے وے جن کو کہا جاتا ہے پھر نکھ ہمارا معاشرہ ایسا ہے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے پرستی سے ہمارا معاشرہ ایسا ہے کہ ہم نے اتنک یہ احساس نہیں کیا ہے کہ یہ سڑک میری ہے۔ اب تک ہم لوگوں نے یہ محسوس نہیں کیا کہ یہ سڑک ہماری ہے جب ہم یہ محسوس کریں گے کہ یہ سڑک ہماری ہے تو انشاء اللہ پھر سڑک کا معیار بھی اپھابنے گا بہتر سے بہتر بننے گا تو بات صرف اتنی ہے کہ ہم نے اسے بھی اپنا کام نہیں سمجھا ہے جب یہ سڑک بنتی ہے تو یہ لوگ محسوس کرتے ہیں کہ ٹھیکیداری کرنا ہے کہ جس قدر بھی چار پیسے زیادہ ملیں کھانے ہیں جب یہ رجحان ہم ختم کریں گے تو پھر ان کے سامنے ایک امول آجائے گا کہ یہ ہماری سڑک ہے تو جب ہم کسی کام کو اپنا سمجھو کر کریں گے تو یہ بہتر سے بہتر بننے کی یونک یہ کہیں گے کہ میرے لوگ اس پر سفر کرے گے جب یہ ہندہ پیدا ہو جائے گا۔ تو کام بہتر سے بہتر ہو گا لوگ کہتے ہیں رشوت ہے۔ جناب والا رشوت کا نام میں بھی سنتا ہوں ہر شخص رشوت کی بات کرتا ہے اب تک رشوت کو کوئی قانون بند نہیں کر سکا ہے رشوت کو کوئی چیز بند نہیں کر سکتی ہے رشوت کو رفت ایک چیز بند کر سکتی ہے وہ کیا ہے؟ کہ صرف اپنے ضمیر کا علا نح

کیا جائے جب ہم اپنے ضمیر کا معاسبة کریں گے۔ اپنے ضمیر کا علاج کریں گے۔  
 تو رشوت بند ہو گی۔ اس کے علاوہ رشوت کے خاتمے کئے لئے ہم لوگوں کو کئی اور  
 طریقے اختیار کرنے پڑیں گے ہمیں سادگی اختیار کرنا ہو گی۔ اب اس دور میں  
 جب لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص کے پاس گاڑی ہے فلاں اچھا مکان رکھتا ہے  
 ایسا کندھیں میں رہتا ہے ان کی سروں کے لئے بہت نوکر چاکر، میں دفتر کے کام  
 کے لئے خاتون سیکرٹری ہے۔ زندگی آرام طلب بن چکی ہے۔ اس آرام دہ زندگی  
 کے لئے پھر تو پیسہ چاہیے جب پیسہ نہیں ہوگا تو لازماً وہ غلط طریقے اختیار کریں  
 گے خواہ وہ افسر ہونو کہ ہو یا مزدوج ہو کچھ بھی ہو تو جب ان کی فضولیات اپنی آمدنی  
 سے بڑھ جائیں گی تو لازمی ہے ان کی توجہ غلط کاموں پر کر پشن پر ہوگی اس کو  
 کوئی بھی نہیں روک سکتا ہے اس کا واحد علاج یہ ہے کہ سادگی ہو ہمیں سادگی  
 کو اپانا چاہیے ہمارے بزرگ بھی سادہ تھے مگر آج کل ہمارا گزارہ ایسا کندھیں کے  
 بغیر نہیں ہوتا ہے ہمارے بزرگ بہت سادہ تھے وہ گرمی دھوپ دیکھتے تھے۔  
 وہ ایسا کندھیں میں نہیں رہتے تھے۔ جتنی بھی گرمی ہو وہ اپنے گستاخی میں  
 کرتے ہیں۔ میں آپ کو انگریز افسروں کا حوالہ دیتا ہوں آپ اپنے دور غلامی  
 کو دیکھئے وہ انگلستان سے اس لک میں آئے تھے اور خیبوں میں رہتے تھے۔  
 وہ گرمی کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ رات دن کام کرتے تھے اس لئے کہ کوئی یہ نہ  
 کہہ سکے کہ فلاں انگریز نے غلط کام کیا ہے برا کام کیا ہے۔ تاکہ اس سے  
 ان کے تابع بر طائفہ کو کوئی برانہ کہہ کے ان لوگوں کو تابع بر طائفہ کا کتنا  
 خیال تھا تابع کی عزت کمال کو خیال تھا مگر ہمارا تابع تو پاکستان ہے

پاکستان کی عزت ہے لیکن ہم لوگوں کو اس کا بھی خیال نہیں ہے اس کا  
حوالہ میں نے پہلے بھی دیا ہے۔ جب آپ چون جاتے ہیں راستے میں آپنے  
ایک بہت بڑی سُنگ کو بھی دیکھا ہوا اس میں ایک انگریز اجنبی کام کرتا تھا  
دولف سرنگوں کے دھانوں کو ایک ساتھ آکر مٹا تھا لیکن کسی نے آکر اسے تباہ کر  
آپسیں دولف سرے نہیں مل رہے ہیں آپ جانتے ہیں اسے کتنا افسوس ہوا اس  
نے فوری طور پر خود کشی کر لی جب اس کا آخری سانس تھا تو پھر اس کو خوشخبری سنان  
گئی کہ سرے آپسیں مل گئے ہیں۔ لیکن اسکی آخری سانس تھی وہ ختم ہو گیا لیکن آج  
جنما بھی بڑا سانحہ ہو جائے تو ہم لوگ پرداہ نہیں کرتے یہ صرف بات احساس کی ہے  
حضرت اس بات کی ہے کہ احساس پیدا کیا جائے اور احساس اس وقت  
پیدا ہو سکتا ہے جب ہم اس ملک پاکستان کو ہم اپنا ملک سمجھیں لیکن بر قدمی  
کا مقام یہ ہے کہ ہم بھائی ہیں پاکستانی ہیں ہم سے نہ تو کوئی پنجابی ہے نہ کوئی  
سنگھاری ہے نہ کوئی افغانی ہے ہم نے بھی مل کر کام کرنے ہے۔ لیکن جب ان کے  
سلامتے اپنی مصلحتیں سامنے آتی ہیں تو پھر مختلف قومیتوں میں بٹ جاتے ہیں۔  
میں ان سے عرض کروں گا کہ خدا کے واسطے ہمیں قومیتوں میں نہیں ٹینا چاہیے  
بلوچستان میں دو بڑی قومیں رہتی ہیں باقی یہاں ہمارے سیٹلرز ہیں وہ بھی ہمارے  
بھائی ہیں اگر بلوچستان کے لوگ خلوص سے سوچیں سمجھیں تو پھر یہ مخالف قوتوں  
کا اکھاڑہ نہیں بننے گا۔ میں اتنا ان سے عرض کروں کا کہ بلوچستان کو  
اکھاڑہ نہ بناؤ یہ کوئی تجربہ کا ہ نہیں ہے اسے اپھے کام سے نزاکتے تاکہ یہ جو  
اچھا ملبوث نہ ہے ترقی کرے اور جب بلوچستان کا نام آتا ہے تو غیر مالک اور یو کے  
دلے بھی چونک پڑتے ہیں کہ بلوچستان میں کیا ہو رہا ہے ان کو یہاں کی صحیح

صورت حال کا بھی پتہ نہیں ہے ایسا نہیں ہے جیسا اخباروں میں آتا ہے اگر لوگوں سے پوچھیں تو یہ لوگ افراتقری نہیں چاہتے ہیں لیکن پھر بھی دکھ فریق کا پله بھاری ہے۔ یکوں بھاری ہے آپ سچائی کا بھرم رکھنے والے لوگ ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ چیز بُری ہے۔ یقیناً بُری چیز بُری ہے۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے، میں چاہیے کہ ہم ابھی مسلمان بنیں۔ اور صحیح شہادت دینے والے بن جائیں گے پورے پاکستان میں یہ جو افراتقری ہے ختم ہو گئے گی۔ اگر یہ لوگ جان جائیں تو ان کا فائدہ ہے اگر نہیں جانیں گے تو اور بہت سنگین حالات ہو سکتے ہیں ہمارا حال بڑا سنگین اور افنسوس ناک ہو سکتا ہے ہمیں تاریخ کو روکھنا چاہیے جنہوں نے مانی کو نہیں دیکھا ہے جنہوں نے مانی سے سبق حاصل نہیں کیا ہے الی یہ قوموں کا انعام بڑا تھا اور افنسوس ناک ہوا ہے اپنے مسلمان کی تاریخ دیکھیں پہلے ایک مجموعی سی قوم عرب کو دیکھیں وہ ابھری ہے اور پوری دنیا پر مچا جاتی ہے کبھی ہم نے اس پر غور کیا ہے یہ عرب کا محرومی علاقہ ہے پہلے عرب میں تو صرف پانی نہیں ملتا تھا درخت نہیں ہوتے تھے آبادی بہت کم تھی اب آپ دیکھیں پوری دنیا پر ان کا اثر ہے پوری دنیا پر قابض ہو گئے لیکن آج کیا حشر ہے مجموعی قوم میں عرب یعنی پر پہنچی ہیں ایک اسرائیل ہے جمہوڑا سامنگ ہے تمام عرب مالک جن کو اللہ تعالیٰ نے سب کچھ دیا ہوا ہے سونا دیا ہے تیل دیا ہے لہنی فراوانی اللہ تعالیٰ نے ان کو نہیں دی ہے؟ لیکن اسرائیل ان سب پر مچایا ہوا ہے ان کو اب فکر ہے ہم اپنی آزادی کیسے قائم رکھ سکتے یہ چیزیں سوچنے کی ہیں فکر کرنے کی ہے۔ اگر کوئی سچا اور صحیح مسلمان ہے آپ کو پاکستان میں ملے گا نمازی بھی پاکستان میں ملے گا آپ کو اس

پیارے پاکستان میں آپ کو ہر چیز ملے گی۔ اس ملک میں کیا نہیں ہے؟۔  
اس ملک کو اپنا سمجھنے کی ضرورت ہے جب ہم نے پاکستان کو اپنا سمجھو لیا  
تو انشاء اللہ پاکستان مزود ترقی کے منزل کو پہنچے گا۔  
جناب اسپیکر! آخرہ میں چندالیسی چیزوں کا ذکر کرنا چاہوں گا جن کے بارے  
میں میرے بھائیوں نے فرمایا ہے۔

اقبال گھوسمہ عاصمہ نے بجلی کے بارے میں گھایا لکھ شکوہ کیا ہے میں انھیں یقین  
دلانا چاہتا ہوں اگر بارہ لاکھ کی گنجائش سال روائی کے دران ہوئی تو صحیح درست  
اگلے ماں سال میں اٹھا اللہ ان کی شکایت کا ازالہ کریں گے۔ موجودہ ماں سال اب  
ختم ہو رہا ہے۔ جہاں تک ہماری سول سرومنز کا تعلق ہے مجھے یہ کہتے ہوئے  
خوشی ہوتی ہے آپ دیکھیں بلوچستان میں اس قلیل عرصہ میں سول سرومنز میں  
کتنی پردموشن دیکھی ہے موجودہ حکومت نے کتنے لوگوں کو ترقی دی ہے آپ  
میری تقریباً دو پہ یقین مت کریں لیکن ریکارڈ دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ گذشتہ  
سال ۸۔۹۔ سال میں اتنی ترقی نہیں دیکھی تھی جتنا آپ کی موجودہ حکومت  
نے اپنے صوبائی ملازمین کو دی ہے۔ آپ دیکھیں صوبائی سول سکریٹریٹ میں  
مقامی لوگ میں آپکے ڈی سی مقامی میں لیونیہ سب مقامی لوگوں پر مشتمل ہے۔  
لیکن کجی کیا ہے میں اسکی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا تاہم مجھے امید ہے کہ ہمارے  
مقامی افسران بہتر کام کریں گے کیونکہ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان  
کا یہ کہنا ہے کہ خطہ بلوچستان کے لوگ کام نہیں کرتے جس وقت ان کو کوئی  
ذمہ داری دی جاتی ہے تو وہ اسکو پورا نہیں کرنا چاہتے۔ جب بڑے بڑے  
کام آتے ہیں تو ہر ایک کہتا ہے کہ میرے کندھے پر ذمہ داری نہ آئے ہر ایک

دوسرا کے نزدیک پریندوں قہلانا چاہتا ہے۔ اور کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا کہ پشن کی باتیں ہوتی ہیں مجھے اس کا تنہ کہہ کرتے ہوئے بڑی شرم محسوس ہوتی ہے کہ بلوچستان کے کام میں ہر ایک کو محی نظر آتی ہے سڑکوں میں محی نظر آتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں یہ بھی ہمارے لئے ایک چیلنج ہے مجھے امید ہے کہ بلوچستان کے جتنے مقامی افسران میں چاہے ان کا تعلق ایرانیش سے ہے اسی اینڈڈبلیو سے ہے تعلیم یا نراثت کے معمول سے ہے میں ان سے توقع کر دوں گا کہ وہ دیانت داری کو سامنے لایں گے میں کبھی مانتا ہوں کہ اس بارے میں کام شکایت ہے۔ تاہم مجھے یقین ہے کہ ہم کام کر سکتے ہیں۔ اور دیانت کو قائم رکھا جاسکتا ہے۔ آپ دیانت دار ہو کر دھائیے کام مجھے میں آپ کو تحفظ کا یقین دلاتا ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں جو مشکل ہو گی اسیں آپ کا تحفظ کیا جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ دیانت والے بھی نکل پڑیں۔ یہاں شک نہیں کہ لوگوں کا ذائقہ مقصد ہوتا ہے کہ میرزا نام نکلے اچھی تقریبیں ہوں لوگ انہیں سننیں کہ ہم بلوچستان کیلئے کیا کمر رہیے ہیں۔ لیکن مجھے آپ اپنا دوست اور فیق سمجھیں میں نے بھی بھی اپنے آپ کو چیف منستر نہیں سمجھا میں نے ہمیشہ افسروں سے کہا ہے کہ میں ان کا دوست اور فیق ہوں اور میں یقین دلاتا ہوں کہ میں آپکے کام کی قدر کروں گا۔ آپکی حوصلہ افزائی ہو گی جہاں کہیں دیکھیں جب کوئی اقدام اٹھایا جاتا ہے تو چاروں طرف سے پیاری پیاری صفاتیں آنا شروع ہو جاتی ہیں اور ہمارے ہاتھ رک جاتے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہ ہوتا بھی ہے تو بہتری کے لئے۔ لہذا آپ میرے ہاتھ مفبوٹ کیجئے میں انشاء اللہ آپکو اچھی سے اچھی انتظامیہ دوں گا میں آپ سے اس کا

وعلہ کہ تا ہوں لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ مجھے آپ کی معاونت حاصل ہو  
یہ ضروری ہے کیونکہ یہاں برادریاں اور رشتہ داریاں ہیں۔ تا ہم اس کے  
باد جو د ہم سے جن قدر ہو سکتا ہے ہم کر رہے ہیں جیسیں بلوچستان کے  
لوگوں کی بہتری اور بھلائی ہو گی۔

جناب اسپیکر! میں نے آپ کا بہت وقت لیا ہے میں آپ کا انتہائی  
منون مشکور ہوں۔ میں نے پہلے آنکھ اٹھان تو چیزیں نظر یا پا ہجہ  
کو دیکھا لیکن آپ تشریف نے آئے اور مجھے سننا گوارا کیا۔ میں آپ سے  
معذرت چاہتا ہوں اگر میں نے کوئی غیر پاریمانی لفظ کہا ہو۔ اگر میرے کسی  
بھائی یا بھن کے جذبات میرے الفاظ سے بخوبی ہوئے ہوں تو میرے  
اس کے لئے بھی معذرت خواہ ہوں۔ جناب والا! اس معززہ ایوان کے ایکن  
کا تعاون تھا کہ ہم نے اجلاس کی کارروائی کو اتنے بہتر انداز میں چلایا۔ میں اپنے  
بھائیوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم ترقی کی اس گاڑی کو اس منزل پہنچنے کیا ہیں کے  
جسے اصلی ترقی کہا جاتا ہے جیسے میرے بھائی ارجمند اس صاحب نے کہا تھا کہ مادی  
ترقی سے شوری ترقی ضروری ہے ہم بات تو شوری کی لکھتے ہیں لیکن افسوس  
کامقاوم ہے کہ اب تک ہم شور حاصل نہیں کر سکے ہیں اور اسی طریقے سے  
مادی ترقی کی طرف بارہے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ ابھی شور پختہ نہیں ہے  
ہے مجھے یقین کہ آپ جیسے نوجوانوں میں شور کی پختگی لازمی طور پر پیدا  
ہو گی اور جن شور کے لئے ہم محنت کر رہے ہیں بزرگوں کا اور آپ کا تعاون  
لے ہاتھ یہ ملک ضرور شور حاصل کرے گا۔ والسلام۔ (تالیاں)

مسرڑ پی اسپلیکس - جام صائب کا مشکل ہے کہ ان کی نظر کرم بخوبی پڑی۔ معززہ اداکین کل کا اجلاس کتنے بچے کیلئے رکھا جائے؟ چونکہ اکثر اداکین کی خواہش ہے کہ دس بچے اجلاس منعقد کیا جائے لہذا

اس سبکی کارروائی کل صبح دس بچے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(بعد دوپہر ایک بجکہ پنٹا لیس منٹ پہا اجلاس موڑنے، ۱۱۔ مارچ ۱۹۸۷ء  
صبح دس بچے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

(گورنمنٹ پرنسیپل بلوچستان کوئٹہ ۹۶۶، ۱۹۸۷ء، تعداد ۱۵۱ کاپی)